ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
جولائی ۲۰۰۶ء
دیو بند
ایک طلسم خاص
خوشحالی کے طریقے
تسخیر خلائق کا بے مثال عمل
RS. 20/-

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:

(عمر الٰہی، راشد قیصر)

ہاشمی کمپیوٹر

محلہ ابوالمعالی، دیوبند

فون : 223377

بینک ڈرافٹ صرف

"TILISMATI DUNYA"

کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**

محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

ہم اور ہمارا ادارہ

مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بےزاری کرتے ہیں

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Hasan Ahmed Siddiqui Shoaib Ofset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband U. P.

کیا اور کہاں

اداریہ

بقلم خاص

یہ بات مشہور عام ہے کہ جب کسی عالم کی وفات ہوتی ہے تو ایک انسان نہیں بلکہ ایک جہاں اور ایک عالَم رخصت ہو جاتا ہے اور عالِم کی وفات درحقیقت ایک عالَم کی وفات ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ایک عالم دین کے گزر جانے سے ایک دنیا کا نقصان ہوتا ہے اور وہ فوائد ختم ہو جاتے ہیں جو عالم دین کی ذات سے وابستہ ہوتے ہیں۔

اس حقیقت کا انکار کون کر سکتا ہے کہ عالم دین کا وجود ایک ہمہ گیر وجود ہے۔ ایک عالِم کی موت ایک عالَم کی موت ہے، ایک عالم کی حیات ایک عالَم کی حیات ہے۔ ایک عالِم کے علم کی خوشبو سے ایک عالَم معطر ہوتا ہے اور ایک عالِم کے علم کی روشنی ایک عالَم کو منور کرتی ہے۔ اس حساب سے اگر یہ کہا جائے کہ علماء کا وجود مسعود تمام عالَم کیلئے زبردست اہمیت رکھتا ہے اور علماء دین ہی اس کائنات کی روح رواں ہیں تو قطعاً غلط نہیں ہوگا۔ علماء کی ذات سے ہزاروں لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ ہزاروں لوگ علماء کے علم سے ان کے فہم سے، ان کے مشوروں سے اور ان کی عالمانہ رہنمائی سے استفادہ کرتے ہیں اسی لئے جب عالم کا وصال ہو جاتا ہے تو ایک دنیا سوگوار ہو جاتی ہے اور ایک عالَم میں درد وغم کے اندھیرے بکھر جاتے ہیں۔ لیکن یہ تصویر کا صرف ایک رخ ہے تصویر کا دوسرا رخ یہ بھی ہے کہ اگر عالِم بگڑ جائے تو ایک عالَم بگڑ جاتا ہے۔ اگر ایک عالِم میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے تو ایک عالَم خراب ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی ایک شخص بگڑ جاتا ہے تو اس کا بگاڑ صرف اس کی ذات تک محدود رہتا ہے لیکن اگر کوئی عالم بگڑ جائے تو ایک قوم بگڑتی ہے اور عالِم کے بگاڑ سے عالَم بگڑتے ہیں اور علماء کی خرابی ایک کائنات کو خراب کر دیتی ہے۔

امام ابوحنیفہؒ نے جب کسی لڑکے کو یہ نصیحت کی تھی کہ ذرا سنبھل کر چلو تم پھسل جاؤ گے تو لڑکے نے جواب دیا تھا۔ امام عالی! میری فکر نہ کریں میں اگر پھسلا تو تنہا ہی پھسلوں گا اگر آپ پھسل گئے تو ایک قوم پھسل جائے گی۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ علماء دین کی ذمہ داری کس قدر ہے اور انہیں کس قدر محتاط ہو کر زندگی گزارنی چاہئے۔ جب ایک عالِم کی موت ایک عالَم کی موت ہوتی ہے تو ایک عالِم کی روحانی اور اخلاقی موت سے ایک عالَم کی روحانی اور اخلاقی موت واقع ہو جاتی ہے۔

علماء کو چاہئے کہ وہ اپنی رفتار اپنی گفتار اور اپنے کردار پر بار بار نظر ثانی کرتے رہیں اور اس دنیا میں پھونک پھونک کر قدم رکھیں۔ ان کی ایک ادائے غلط ایک خلقت کو غلطیوں میں مبتلا کر سکتی ہے آج مسلم قوم میں جو بگاڑ پیدا ہو رہا ہے خدانخواستہ وہ علماء کی غفلت یا دنیاداری کا نتیجہ تو نہیں ہے؟ تمام علماء کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اگر کوئی ایک عالِم بے حس ہو گیا تو سمجھ لیجئے ایک عالَم بے حس ہو گیا کیونکہ ایک عالِم کی بے حسی ہزاروں لاکھوں انسانوں کو بے حس، مردہ اور بے ضمیر بنا دیتی ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

● اگر ننھے بچوں کو ماں کا دودھ نہ پلایا جارہا ہوتا، بوڑھے لوگ عبادت میں نہ جھکے ہوتے اور چھوٹے جانور میدان میں چرنہ رہے ہوتے تو یقیناً تم پر سخت عذاب نازل ہوتا۔

● اگر تمہیں قسمت سے پارسا عورت ملے تو سمجھو کہ ساری مسرتیں تمہارے لئے ہیں۔

● جو شخص ایک لڑکی کی پرورش کرتا ہو وہ جنت میں جائے گا

● اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے اہل وعیال کو نظر انداز کردو۔

● راستے سے غلاظت دور کرنا صدقہ ہے۔

● اگر تم میں کوئی شخص اپنے بچے کو نظم وضبط کی تعلیم دیتا ہے تو یہ اس کے لئے اس کام سے بہتر ہے کہ وہ خیرات کرے۔

● تین لعنتوں سے بچو۔ پانی کی گزرگاہ اور ذخیرے، عام راستے اور درختوں کے سائے میں قضائے حاجت کرنے سے۔

مہکتے ہوئے لفظ

● اعتماد ایک روح کی طرح ہوتا ہے جو ایک دفعہ چلا جائے تو واپس نہیں آتا۔

● جو لوگ چپ چاپ سب کو برداشت کرلیتے ہیں ان کے بارے میں طے ہے کہ ان کا دل زخم خوردہ ہے۔

● انسان کو سورج کی طرح شفیق، دریا کی طرح سخی اور زمین کی طرح نرم ہونا چاہئے۔

● اگر ایک پیارا دوست سو بار روٹھ جائے تو اسے سو بار منالو کیونکہ موتیوں کی مالا جتنی بار ٹوٹتی ہے اتنی بار موتی چن لیے جاتے ہیں۔

● خدا کے بعد تمہارا بہترین ساتھی تمہارا اعتماد ہے۔

علم کا دروازہ

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے پاس ایک دن تین تاجر ۱۷ اونٹوں کے ساتھ حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ ''امیر المومنینؓ یہ اونٹ ہماری مشترکہ ملکیت ہیں مگر مسئلہ یہ ہے کہ ایک تاجر کا اس میں آدھا حصہ ہے دوسرے کا تیسرا اور تیسرے کا نواں حصہ ہے۔ ہم انہیں کیسے آپس میں تقسیم کریں کہ ہمارا حصہ مل جائے۔؟''

حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسکرائے اور فوراً اپنی طرف سے ایک اونٹ سترہ اونٹوں میں شامل کردیا۔ اس طرح ان کی تعداد ۱۸ ہوگئی۔ اب آپؓ نے فرمایا۔ ''جس تاجر کا اس میں آدھا حصہ ہے وہ ۹ اونٹ لے لے اور جس تاجر کا تیسرا حصہ ہے وہ ۶ اونٹ لے لے اور جس تاجر کا نواں حصہ ہے وہ ۲ اونٹ لے لے، اس طرح ۱۷ اونٹ بھی پورے ہوگئے اور تاجروں کو ان کا مطلوبہ حصہ بھی مل گیا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا دیا ہوا ۱ اونٹ واپس لے لیا۔

خوبصورت جذبے

● زندگی کی بساط پر وہ لوگ قابل تحسین ہیں جو دوسروں کی خطائیں معاف کردیتے ہیں لیکن قابل پرستش ہیں وہ لوگ جو خطائیں معاف کرکے ان کو گلے لگا لیتے ہیں۔

● شکستہ قبروں پر غور کرو کیسی کیسی حسین صورتیں مٹی ہورہی ہیں۔

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی
خوشبو کی

● محبت اس کائنات کا سب سے خوبصورت جذبہ ہے۔

● محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔

انمول موتی

● انسان ہوکر ایسے کام نہ کرو جس سے انسانیت رسوا ہو۔

● دلوں کو فتح تلوار سے نہیں، عمل سے کیا جاتا ہے۔

● اپنے کردار کو اتنا بلند کرو کہ لوگ تمہاری مثالیں دینے لگیں۔

● کسی کو ناراض کرنا بہت آسان ہے لیکن منانا بہت مشکل ہے۔

● اپنا راز کسی کو بتا کر اس کو پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنے کے بجائے اسے نہ بتانا ہی بہتر ہے۔

● زبان کی طاقت ہتھیاروں کی طاقت سے کئی گنا خطرناک ہوتی ہے۔

● کتنی حسین ہے وہ سادگی جو عیش و آرام سے زیادہ پرکشش ہوتی ہے۔

● اپنے دوست کو محبت دو مگر راز نہ دو۔ انسان پہاڑ پر سے گر کر تو سنبھل سکتا ہے لیکن کسی کی نظر سے گر کر نہیں۔

کل اور آج

● کل تک کا مرد اپنی بہن بیوی ماں اور بیٹی کے خیال سے کسی کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتا تھا آج نظر کے دیکھنے کو وہ گناہ سمجھتا ہی نہیں۔

● کل تک مسلمانوں کے لئے اس کے دشمنوں کے ہتھیار نیزہ، اور تلوار تھے آج ڈش کیبل اور وی سی آر ہیں۔

● کسی دانا کا قول ہے کہ جس کا آج گزرے ہوئے کل سے اچھا نہیں وہ خسارے میں ہے تو کیوں نہ ہم کل کی طرف لوٹ جائیں آج کو بنانے کے لئے۔

شمع فروزاں

● کوئی شیشہ انسان کی اتنی حقیقی تصویر پیش نہیں کرسکتا جتنی اس کی بات چیت۔ (بینس جونس)

● گفتگو ختم کرنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب دوسرے کچھ کہے بغیر اثبات میں سر ہلا رہے ہوں۔ (ہاپکنز)

● نکمی سے نکمی بات کی تائید کے لئے بھی کوئی نہ کوئی حمایتی نکل ہی آتا ہے۔ (گولڈ اسمتھ)

● جو بات معلوم نہ ہو اسکے اظہار میں شرم نہ کرنی چاہئے۔ (ارسطو)

● اچھی بات چاہے کسی نے کہی ہو وہ اچھی ہے۔ اسے غور سے سنو۔ (بقراط)

● سچ بات کہنے کی عادت ڈالو چاہے وہ کتنی ہی کڑوی ہو، سچ سننے کی عادت ڈالو چاہے وہ تمہارے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ (حکیم محمد سعید)

رہنما باتیں

● جو لوگ معمولی معمولی باتوں پر روٹھ جائیں ان سے بہتر ہے کسی بچے سے دوستی کرلیں۔

● ہم انصاف کو تو بے حد پسند کرتے ہیں مگر انصاف کرنے والوں کو بہت کم۔

● بہت زیادہ بولنے والے کی بہت کم باتیں لوگوں کو یاد رہتی ہیں۔

● وقت سے پہلے کبھی اپنے ارادے کا اظہار نہ کرو۔

● بہترین کی امید رکھو اور بدترین کے لئے تیار رہو۔

● جو شخص اپنے خلوص کی قسم کھائے اس پر کبھی اعتبار نہ کرو۔

● ہمیں کل کی کچھ خبر نہیں ہمارا کام آج خوش رہنا ہے۔

● آنسو غم کو مایوسی بننے سے روکتے ہیں۔

● یہ نمکین پانی کے چند قطرے جن کو ہم لوگ آنسو کہتے ہیں اپنے اندر غم اور خوشی دونوں سمیٹے ہوئے ہیں۔ غم کے موقع پر آنسو نکلنا ایک عام سی بات ہے کیونکہ آنسو ہی غم کا اظہار ہیں اور آنسو ہی غم میں انسان کا ساتھ دیتے ہیں مگر بہت زیادہ خوشی ملنے پر بھی آنسو نکل پڑتے ہیں۔ وہ آنسو خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

آنسو بھی پھولوں کی مانند ہیں جو غم اور خوشی دونوں ہی میں انسان کا ساتھ دیتے ہیں یہ مختلف انداز میں آنکھوں سے بہتے ہیں، کسی کے بچھڑنے پر، کسی کی جدائی پر یا کسی کے اچانک مل جانے پر یہ آنسو موتیوں کی طرح ہماری آنکھوں سے بہنے لگتے ہیں۔

جسے لے گئی ہے ہوا ابھی وہ ورق تھا دل کی کتاب
کہیں آنسوؤں سے مٹا ہوا کہیں آنسوؤں سے لکھا ہوا

چراغ راہ

● زندگی کے ہر غم کو پہلا غم سمجھ کر برداشت کر لینا چاہئے۔

● چمن میں پھول کبھی بھی پیدا نہیں ہوسکتے جب تک کہ کانٹے پیدا نہ ہوں۔

● کسی پر نکتہ چینی کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لو۔

● آسمان پر نظر ضرور رکھو مگر یہ نہ بھولو کہ پاؤں زمین پر ہی رکھے جاتے ہیں۔

● نصیحت اگرچہ ناخوشگوار ہوتی ہے لیکن اس کا انجام خوشگوار ہوتا ہے۔

● زندگی اتنی خوبصورت ہے جتنا ہمارا اعتماد۔

● دوسروں کے مال طمع نہ کرنا بھی دراصل سخاوت ہے۔

● خوش کلامی ایک ایسا پھول ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا۔

● بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔

● کسی کی بے بسی پر کبھی خوشی نہ مناؤ۔

خوشبو باتوں کی بہت دور تک

● منزل تک پہنچنے کے لئے راستے کا انتخاب ضروری ہے۔

● جو استادوں کی قدر نہیں کرتے کامیابی نہیں پاتے۔

● گناہ کے مضر اثرات سب سے پہلے دل پر اثر انداز ہوتے ہیں اگر دل خراب ہو تو سب کچھ خراب ہے۔

● حاسد کبھی تم کو اپنی آنکھوں کے سامنے ترقی کرتا نہیں دیکھ سکتا۔

● شیطان کو اس بات کا سخت خطرہ ہے کہ کہیں تمہیں کہیں سے حق کی بات نہ مل جائے۔

● زندگی میں کچھ بننے کے لئے سخت محنت کی ضرورت ہے۔

● بار بار غصہ مت کرو بلکہ غصہ کی وجوہات بہتر طریقے سے ختم کرو۔

● شرارتی لوگوں پر شیر کی آنکھ رکھو کیونکہ یہ تمہاری عزت، مال اور کردار کے ساتھ کھیلنے کے شوقین ہیں۔

● ایک وقت میں ایک راستے کی پیروی کر کے کئی منزلیں عبور کی جاسکتی ہیں مگر ایک وقت میں کئی راستوں کی پیروی کر کے ایک منزل بھی عبور نہیں کی جاسکتی۔

● ہم دولت سے ہم نشیں حاصل کر سکتے ہیں، دوست نہیں۔

● ہم دولت سے نرم بستر حاصل کر سکتے ہیں، نیند نہیں۔

● ہم دولت سے غذا حاصل کر سکتے ہیں، اشتہا نہیں۔

● ہم دولت سے کتابیں حاصل کر سکتے ہیں، علم نہیں۔

● دل آزاری سب سے بڑی معصیت ہے۔

● نیکی کا آغاز مشکل اور انجام خوش آئند ہے۔ بدی کی ابتدا لذیذ اور انجام تلخ ہے۔

فکر ونظر

● کوئی تم سے بے اعتنائی برتے تو جواباً تم اس سے محبت سے پیش آؤ اور اسے رویئے کی مٹھاس سے شرمندہ کرو۔

● بے رخی، بے اعتنائی، بے اعتباری کہنے کو تو یہ صرف تین لفظ ہیں لیکن ان میں ان دیکھی قیامتیں چھپی ہوئی ہیں۔

● جسم پر لگنے والے زخم اتنے نہیں رستے جتنے کہ روح پر چرکے

لگتے ہیں تو وہ فگار ہو جاتی ہے۔

● اگر تم دنیا میں کسی کو اپنی ذات سے خوشی نہیں دے سکتے تو اسے دکھ کا ذریعہ بھی مت بناؤ۔

● نفرت کا بیج بڑھ کر تناور درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے لیکن محبت کی ایک میٹھی پھوار اس کو بھسم کر دیتی ہے۔

● اکثر لوگ زندگی کی کتاب پڑھنا شروع کر دیتے ہیں بغیر اس کے کہ انہوں نے زندگی کی زبان سیکھی ہو۔

● وہ انسان نہیں بلکہ زمین پر ایک داغ ہے۔ جو سکھ چین میں ساتھ دے اور دکھ میں دامن کھینچ لے۔

راہ عمل

● پھل بھی اس کو ملتا ہے جو کچھ پانے کی کوشش کرتا ہے۔

● خالی بہادری نقصان دہ ہے۔ انسان میں عقل اور حکمت بھی ہونی چاہئے۔

● دھوکے باز ساری مخلوق کو دھوکا دے سکتا ہے لیکن اپنے ضمیر کو نہیں۔

● دعوے تھوڑے اور عمل زیادہ کرو کامیاب ہو جاؤ گے۔

● یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے کہ جو اپنے ناشکروں کو بھی کھلا رہا ہے اور صالحین کو بھی۔

● خدا لفظی عبادت سے نہیں، عمل سے ملتا ہے۔

منتخب اشعار

ایک حادثے میں بن گیا اخبار کی خبر
خبریں جمع جو کرتا تھا اخبار کے لئے

●

یہ زندگی بھی کیا ہے کہ آئے چلے گئے
وہ زندگی جیو کہ زمانہ مثال دے

●

مقتول سے کچھ یوں بھی پریشان ہے قاتل
نیزے پہ ہے سر، سر پہ ہے دستار ابھی تک

●

جہاں میں ایسے بھی کچھ انقلاب آتے ہیں
سوال کچھ نہیں ہوتے جواب آتے ہیں

●

یہ منظر بھی عجب حیرت زدہ ہے
میرا دشمن میرے فن پہ فدا ہے

●

بیچ دیتا ہے جو مطلب کے لئے اپنا ضمیر
وہ کبھی قوم کا سردار نہیں ہو سکتا

اقوال زرّیں

● مومن کو چاہئے اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے جو کام طاقت سے باہر ہو اس میں ہاتھ نہ ڈالے۔

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

● عورت میں گھمنڈ حسن کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کی نیکی اس کے مداح پیدا کرتے ہیں اور اس کی وفا اسے دیوتائی صورت میں نمایاں کر دیتی ہے۔ (ولیم شیکسپئر)

● جو کوئی ایسا دوست تلاش کرے گا جس میں کوئی عیب نہ ہو وہ ہمیشہ دوست سے محروم رہے گا۔ (کے خسرو)

ماں

● ماں کی خدمت اپنے اوپر لازم کر لے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

● میری محفوظ ترین پناہ گاہ میری ماں کی آغوش ہے۔ (ابن جوزی)

● دنیا میں ماں سے زیادہ ہمدرد ہستی کوئی ہے ہی نہیں۔

(خلیل جبران)

● جس کی ماں مر جائے وہ اس کائنات کا مفلس ترین آدمی ہے۔

(گوئٹے)

● اگر میری ماں مجھ سے جدا کر دی جائے تو میں پاگل ہو جاؤں۔

(فردوسی)

● اس بات سے ہر وقت بچنے کی کوشش کرو کہ ماں نفرت کرے یا بددعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ (بوعلی سینا)

● اگر کوئی اس حقیقت کو جان لے کہ ماں اس دنیا میں سب سے زیادہ مہربان ہستی ہے تو وہ کبھی بھی ماں کی نافرمانی کا تصور بھی نہ کرے۔

● بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے خواہ بچے کی عمر کتنی ہی ہو چکی ہو (شیکسپئر)

● ماں محبت کا عظیم پیکر ہے۔ (حضرت ابن عباسؓ)

باتوں سے خوشبو آئے

● اگر کچھ پانے کی تمنا ہے تو کھونے کا تصور پہلے سے ذہن میں رکھو۔

● بعض رشتوں کو برقرار رکھنا انکے توڑ دینے سے زیادہ اذیت ناک ہوتا ہے۔

● خوشی انسان کو اتنا نہیں سکھاتی جتنا غم سکھاتا ہے۔

● مسلسل محنت کرو کیونکہ پانی ایک جگہ مسلسل گرتا ہے تو پتھر میں بھی سوراخ ہو جاتا ہے۔

● صورت بغیر سیرت کے ایسا پھول ہے، جس میں کانٹے زیادہ ہوں، مگر خوشبو نہ ہو۔

دوست کا ظلم دشمن کے کرم سے بہتر ہے۔

موتی سمجھ کر شان کریمی نے چن لئے......

(۱) حضرت یزید رقاشیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص اپنے گناہوں پر روتا ہے تو اس کے (پاس رہنے والے اس کی حفاظت کرنے والے اس کے اعمال لکھنے والے) فرشتے اس کے گناہ کو بھول جاتے ہیں۔

(۲) حضرت زازان فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو جہنم کے خوف سے رویا اللہ اس کو جہنم سے پناہ دیتے ہیں اور جو جنت کے شوق سے رویا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے۔

(۳) حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ بندے کا گناہوں پر رونا اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح ہوا خشک پتوں کو درختوں سے جھاڑ دیتی ہے۔

(۴) حضرت کعبؓ فرماتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر میں اللہ کے خوف سے روؤں اور آنسو میرے رخسار پر بہنے لگیں، یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کروں۔

(۵) مولانا عارف رومیؒ فرماتے ہیں کہ وہ آنکھیں بڑی مبارک ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں رونے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں جو آنسو گرتے ہیں حق تعالیٰ کے نزدیک ان آنسوؤں کی قدر شہیدوں کے خون کے برابر ہے۔

کام کی باتیں

● زندگی میں وہ راہیں اپناؤ جہاں سے کچھ حاصل کرسکو۔

● دوست ہزار بھی کم ہیں، دشمن ایک بھی زیادہ ہے۔

● اس خوشی سے دور رہو جو کل غم بن کر دکھ دے۔

● محبت کرنا اور محبت کو کھو دینا محبت نہ کرنے سے بہتر ہے۔

● عقل مند کہتا ہے۔ "میں کچھ نہیں جانتا۔" مگر بے وقوف کہتا ہے "میں سب کچھ جانتا ہوں۔"

● جو اپنے محسن کا ناشکرا ہے وہ اپنے اللہ تعالیٰ کا ناشکرا ہے۔

● کسی کا دل نہ دکھاؤ۔ ہوسکتا ہے اس کے آنسو تمہارے لئے سزا بن جائیں۔

مہکتی کلیاں

● تمہارا راز تمہارا قیدی ہے لیکن افشاء ہونے کے بعد تم اس کے قیدی بن جاؤ گے۔

● بدقسمتی بہتان ہے جو کاہلوں کی طرف سے خدا پر لگایا جاتا ہے۔

● جس شخص کے انجام کا تمہیں پتہ نہ ہو اس کے بارے میں حتمی فیصلہ نہ کرو۔

● سردی کی شدت میں وہ چبھن نہیں جو دوستوں کی بے رخی میں ہے۔

● بات الفاظ کی نہیں لہجے کی ہوتی ہے۔

● جب کسی کو چاہو تو اپنے دل کو جھوٹ، فریب اور شکوک وشبہات سے پاک رکھو۔

اسلامی جنتری میں اگلا مہینہ رجب کا کہلاتا ہے۔ ہندوستان میں اس کی خاص شہرت اس بنا پر ہے کہ اسی مہینہ کی چھٹی تاریخ کو یہاں کے ایک مشہور ولی خواجہ معین الدین حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی تھی۔ اور اسی مہینہ کے ابتدائی عشرہ میں ان کا عرس بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ عرس کے موقع پر جو بہت سی مخالف شرع رسمیں انجام دی جاتی ہیں، ان پر بے شبہ ماتم کیجئے کہ آج کوئی بھی اسلامی شعار اپنی اصلیت پر نہیں قائم ہے، لیکن کیا آپ کو نفس واقعہ کی اہمیت سے انکار ہے؟ کیا خواجہؒ کی شخصیت کی عظمت آپ کے دل میں نہیں؟ کیا خواجہؒ کی زندگی اور موت دونوں کے بابرکت ہونے میں آپ کو شبہ ہے؟ اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندوں کی زندگی اور موت دونوں بابرکت ہوتی ہیں، کیا خواجہؒ کی شخصیت اس قانون سے مستثنٰی ہے؟

وہ ایک شخص تھا جس نے اپنا رشتہ ماسوا سے توڑ کر اللہ سے جوڑ رکھا تھا۔ وہ ایک شخص تھا، جس کی عمر کی ایک ایک گھڑی اطاعت الٰہی میں بسر ہوتی تھی۔ وہ ایک شخص تھا، جس کی زندگی صدق وصفا، زہد وتقویٰ، عبادت وطہارت کی عملی تفسیر تھی۔ وہ ہندوستان میں آیا، اور تن تنہا ایسے وقت آیا، جب سارا ملک گمراہی وجہالت سے گونج رہا تھا۔ اس اکیلے نے بے یار ومددگار اس کفر وشرک کی سرزمین پر توحید کا جھنڈا بلند کیا۔ اس کی تبلیغ ہماری انجمنوں کی طرح نمائشی نہ تھی۔ اس کی تبلیغ سچی تبلیغ تھی۔ اس کے سینہ سے جو سانس نکلتی تھی، تبلیغ کرتی تھی۔ اس کے جسم کا رویاں رویاں دعوت اسلام کا کام کر رہا تھا۔ اس پر بلائیں آئیں، آفتیں ٹوٹیں، مصیبتیں اُمڈیں، لیکن دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اس سرزمین پر اسلام وتوحید کا پودا لگا دیا۔ اس کے پاس نہ کوئی سرمایہ تھا نہ خزانہ، نہ فوج تھی نہ سپاہی، نہ توپ تھی نہ تلوار، نہ لکچر تھے نہ رسالہ۔ البتہ سچائی کا سرمایہ تھا، خلوص کی فوج تھی، اور صداقت کی تلوار تھی۔ وہ اس سچے گروہ کا سچا چیلا تھا، جو ساری دنیا کے لئے اتھاہ پریم کا ساگر بن کر آیا تھا۔ اس نے اپنے اسی پریم کے بل سے سب کے دلوں کو موہ لیا۔ بڑے بڑے راکشس اس کے مٹانے اور دبانے کو جھپٹے، پر آپ ہی اس سے ٹکرا کر چکنا چور ہو کر رہ گئے۔

کیا خواجہؒ کے زمانے میں بھی مسلمانان ہند کی تعداد سات کروڑ کی تھی؟ کیا خواجہؒ کے پاس بھی کسی تبلیغی انجمن کا کوئی بڑا دفتر تھا؟ کیا خواجہؒ بھی پوسٹروں کے ذریعہ تبلیغ کا کام انجام دیتے تھے؟ پھر یہ کیا ہے کہ خواجہؒ باوجود اس بے سروسامانی کے، باوجود اپنی تنہائی کے، باوجود بے یار ومددگار ہونے کے کامیاب ہو گئے اور ہم باوجود اپنے ذرائع ووسائل کے باوجود اپنے اخبار ورسائل کے باوجود اپنی انجمنوں اور اپنے دفتروں کے، باوجود اپنی کثرت تعداد کے، قدم قدم پر ناکام ہو رہے ہیں؟ کیا خواجہؒ کی زندگی سے ہم کوئی سبق ہدایت نہیں حاصل کر سکتے؟ آپ کہتے ہیں کہ خواجہؒ کے مزار پر جانا ناجائز ہے، اس لئے کہ وہاں بہت سے مراسم شرک ادا کئے جاتے ہیں، لیکن کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم خواجہؒ کے مزار پر جا کر بجائے ان سے اولاد مانگنے کے، بجائے ان سے مقدمہ میں اپنی جیت چاہنے کے، بجائے ان سے کسی بڑے عہدے کی طلب کرنے کے محض یہ تصور جمائیں، دل میں یہ نقشہ قائم کریں، دماغ کے اندر یہ سمجھا جائیں کہ جس قادر مطلق نے بے یار ومددگار، یکہ وتنہا معین الدین حسن سنجریؒ سے بت کدۂ ہند میں اشاعت اسلام ودعوت توحید کا کام لیا، وہی ہماری نیتوں میں خلوص، ہمارے دلوں میں ایمان، ہماری ہمتوں میں استقامت نصیب کرے اور جو فیضان الٰہی اجمیر کے اس اچھے اور سچے بندے کے حصہ میں آیا تھا، کاش اس کا عشر عشیر اس کا کوئی ادنیٰ حصہ بھی ہم بدکار وخطاشعار بندوں کے حصہ میں آجائے؟ کیا یہ تصور بھی مشرکانہ ہے؟ کیا دل میں اس آرزو کا پیدا ہونا اور لب پر اس دعا کا آنا بھی کوئی جرم، کوئی معصیت ہے؟

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

سیدنا "طٰہٰ" صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تیرہواں صفاتی نام طٰہٰ ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس اسم مبارک میں صرف ۲ حرف ہیں ایک حرف ط ہے اور دوسرا حرف ہ۔ ط سے مراد طہارت ہے اور ہ سے مراد ہدایت۔ یعنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت وہدایت کا مجسمہ ہیں، وہ سرتاپا طہارت اور سرتاپا ہدایت ہیں۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص نیا لباس پہنتے وقت تین مرتبہ سیدنا طٰہٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ لے تو جب تک وہ لباس اس کے بدن پر رہے گا اس کو خیر وبرکت میسر رہے گی۔ کاروبار کی شروعات کرتے وقت اگر اس اسم مبارک کو گیارہ سو مرتبہ اس جگہ بیٹھ کر پڑھ لے جہاں کام شروع کرنا ہے تو کاروبار میں زبردست خیر وبرکت رہے۔

● اس اسم مبارک کو روزانہ سو مرتبہ پڑھنے سے تندرستی بحال رہتی ہے اور دل ودماغ سکون وانبساط محسوس کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کو ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلے تو اس کا سینہ کشادہ ہوجائے اس کے دل ودماغ میں تطہیر اور پاکیزگی پیدا ہو اور وہ ضلالت وگمراہی سے محفوظ ہوجائے۔

● کسی بھی کام کو شروع کرنے سے پہلے اس اسم مبارک کو اگر سات مرتبہ پڑھ لیا جائے تو اس کام میں خیر وبرکت بھی ہو اور وہ کام پایۂ تکمیل کو بھی پہنچے۔

● گھر میں داخل ہوتے وقت اگر اس اسم مبارک کو صرف ایک بار پڑھ لیا جائے تو گھر خیر وعافیت کا مسکن بنا رہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ سوتے وقت اس اسم مبارک کو ۱۴ مرتبہ پڑھنے سے برُے خوابوں سے حفاظت ہوتی ہے اور اچھے خواب نظر آتے ہیں۔

سیدنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چودھواں صفاتی نام "رسول" ہے۔ رسول آپ کو اس لئے کہا جاتا تھا کہ رسالت کی دولت بیکراں سے آپ سرفراز تھے۔ اور قرآن حکیم جیسی عظیم الشان کتاب کا آپ پر نزول ہوا تھا۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۲۹۶ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص مالی مشکلات کا شکار ہوجائے اور غربت وافلاس میں مبتلا ہوجائے اس کو چاہئے کہ روزانہ صبح شام باوضو ہوکر دو نفلیں قضاء حاجت پڑھ کر سیدنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۲۹۶ مرتبہ پڑھا کرے۔ انشاء اللہ گیارہ روز کی پابندی سے غربت وافلاس سے نجات ملے گی اور رزق کے لئے نئے نئے دروازے کھلیں گے۔

● اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہو اور وہ اس مصیبت سے کسی بھی طرح چھٹکارا نہ پارہا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ عصر کی نماز کے بعد مغرب تک لاتعداد مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ چند روز کی پابندی سے مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم مبارک کو ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیا کرے تو اس کا سینہ رشد وہدایت سے مہکتا رہے۔ اور اسکے خیالات فساد اور گمراہی سے محفوظ رہیں۔

● اس اسم مبارک کا نقش مصائب سے نجات خوش حالی کی فراہمی اور ضلالت وگمراہی سے حفاظت کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ف، م، ش یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۳	۷۷	۸۰	۶۶
۷۹	۶۷	۷۲	۷۸
۶۸	۸۲	۷۵	۷۱
۷۶	۷۰	۶۹	۸۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۰	۹۴	۱۰۲
۱۰۱	۹۹	۹۶
۹۵	۱۰۳	۹۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب،و،ی،ن،ص،ت یا ض ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۹	۷۵	۷۲	۸۰
۸۱	۷۱	۷۸	۶۶
۷۶	۶۸	۷۹	۷۳
۷۰	۸۲	۶۷	۷۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۵	۱۰۱	۱۰۰
۱۰۳	۹۹	۹۴
۹۸	۹۶	۱۰۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج،ز،ک،س،ق،ش یا ظ ہوان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر ایک بٹھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۰	۶۶	۷۳	۷۷
۷۲	۷۸	۷۹	۶۷
۷۴	۷۱	۶۸	۸۲
۶۹	۸۱	۷۶	۷۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۰	۱۰۱	۹۵
۹۴	۹۹	۱۰۳
۱۰۲	۹۶	۹۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د،ح،ع،ر،خ،یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر لکھ کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۶	۷۰	۶۹	۸۱
۶۸	۸۲	۷۵	۷۱
۷۹	۶۷	۷۲	۷۸
۷۳	۷۷	۸۰	۶۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۸	۱۰۳	۹۵
۹۶	۹۹	۱۰۱
۱۰۲	۹۴	۱۰۰

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۲۹۶ مرتبہ ''سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت میں کئی گنا اضافہ ہوجائے۔

ہر عامل کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے، دواؤں اور تعویذوں میں تاثیر پیدا کرنے والی ذات رب العالمین کی ہے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تمام انسانوں نبیوں اور رسولوں میں سب سے بڑا ہے اور ذات خداوندی کے بعد سب سے بڑا مقام سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہے بقول شاعر ۔

بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر

اس لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی سے برکت حاصل کرنا قرین عقل بھی ہے اور قرین عقیدہ بھی۔ عاملین کو چاہئے کہ نقوش ہمیشہ باوضو ہوکر لکھیں اور نقوش لکھتے وقت بخور کا استعمال بھی کریں۔

(باقی آئندہ)
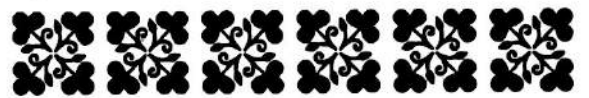
مقدمہ میں کامیابی ہوجائے

جو کوئی کسی جھوٹے مقدمے میں گرفتار ہوگیا ہو دشمنوں نے مقدمہ میں پوری طرح پھنسالیا ہو اور کوئی بھی صورت رہائی کی دکھائی نہ دیتی ہو تو مقدمہ میں باعزت طور پر بری ہونے اور دشمنوں پر فتح پانے کے لئے یہ عمل کرے۔ یکشنبہ کے دن غسل کرے اور ظہر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیرے اور مصلے پر قبلہ رخ بیٹھا رہے اپنی حاجت کو ایک سفید کاغذ پر لکھ کر اپنے سامنے رکھ لے اور اکتالیس مرتبہ نہایت توجہ ویکسوئی کے ساتھ یہ کہے۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ اس کے بعد وہیں بیٹھے ہوئے ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر سورۂ انعام پڑھے بعد میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ بفضل باری تعالیٰ مقدمہ سے بری ہوجائے گا اور مقدمہ کا فیصلہ قیدی کے حق میں ہوجائے گا۔

اس پتھر کو انگریزی میں راک کرسٹل Rock Crystal کہتے ہیں۔ یہ عقیق کی ایک قسم ہے۔

● ماہرین حجرات کا دعویٰ ہے کہ بھیکہم کے پہننے سے عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کو پہننے والا محفل میں، برادری میں، مجمع میں ممتاز اور نمایاں ہوتا ہے اور سب کی توجہ اسی کی طرف ہوتی ہے۔

● اس کے استعمال سے حافظہ قوی ہوتا ہے، نسیان کی بیماری سے نجات ملتی ہے، یادداشت بہتر ہو جاتی ہے۔

● مشکل معاملات میں آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ آلام و مصائب سے نجات دلاتا ہے اور اعتماد کی قوت کو بحال کرتا ہے۔

● بھیکہم کے استعمال سے طبیعت میں نشاط پیدا ہوتا ہے، حوصلے اور ولولے بڑھتے ہیں اور عزائم پختہ ہو جاتے ہیں، جو لوگ اس کی انگوٹھی پہنتے ہیں ان کے ارادوں میں استحکام پیدا ہو جاتا ہے اور ان میں پیش قدمی کرنے کی جرأت اور جسارت پیدا ہو جاتی ہے۔

● بھیکہم کی انگوٹھی دل و دماغ کو تقویت پہنچاتی ہے، دماغی کمزوری کو دور کرتی ہے، دماغی فالج کے لئے فائدہ مند ہے اور ذہنی کمزوریوں کو اس کی انگوٹھی دور کرتی ہے۔

● بھیکہم زہر کے لئے تریاق کا کام کرتا ہے اور زہر کے اثرات کو دفع کرتا ہے۔

● اگر اس پتھر کو باریک پیس کر دانتوں پر لگائیں تو اس سے دانتوں کی تمام بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔

● بھیکہم پھیپھڑوں کے امراض سے نجات دلاتا ہے، اگر کسی شخص کو پھیپھڑوں کی بیماری ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ اس پتھر کو تعویذ بنا کر گلے میں ڈالے اور ایک پتھر پانی میں ڈال کر اس پانی کو تینوں ٹائم کھانے کے بعد پئے۔ صبح ناشتے کے بعد، دوپہر کھانے کے بعد اور رات کو کھانے کے بعد۔ انشاء اللہ ایک ماہ کی پابندی سے پھیپھڑوں کی ٹی بی سے نجات ملے گی، اگر ایک ماہ میں پوری طرح فائدہ نہ ہو تو اگلے ماہ اس عمل کو پھر جاری رکھیں انشاء اللہ ۳/ماہ میں ٹی بی سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

● بعض عورتوں کو ماہواری کی بیماری ہوتی ہے، کبھی انہیں ماہواری زیادہ آتی ہے اور کبھی کم، بھیکہم کی انگوٹھی ماہواری کو اعتدال پر لاتی ہے اور ماہواری کی کمی، زیادتی سے نجات دلاتی ہے۔

● بعض حضرات کو دل کی دھڑکن کا مرض ہو جاتا ہے۔ یہ ایک اختلاج کی سی کیفیت ہوتی ہے اور انسان کو بہت پریشان کرتی ہے، ایسے لوگوں کو چاہئے کہ بھیکہم کی انگوٹھی پہنیں۔

● بھیکہم دردِ سر، دردِ کمر، دردِ سینہ سے بھی نجات دلاتا ہے۔

● بھیکہم نکسیر، خونی بواسیر میں بھی مفید ثابت ہوتا ہے

● جن حضرات کو بھوک نہ لگنے کی شکایت ہو ان کو چاہئے کہ بھیکہم کی انگوٹھی استعمال کریں اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں اور اندازہ کریں کہ اللہ نے کیسی کیسی نعمتیں اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں۔

● بھیکہم امریکہ، برازیل اور جرمنی وغیرہ میں پایا جاتا ہے، ہمارے ملک میں کم دستیاب ہے لیکن تلاش کرنے سے تو خدا بھی مل

قسط نمبر:۹

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

جنت کی حوروں کی یاقوت اور مرجان سے تشبیہ دے کر حق تعالیٰ نے پتھروں کی موزونیت اور ان کی افادیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس جگہ جنت کی حوروں کی صرف خوبصورتی مراد نہیں لی گئی ہے اگر صرف خوبصورتی کی طرف اشارہ کرنا ہوتا تو یاقوت اور مرجان سے تشبیہ دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ خوبصورتی کو ظاہر کرنے کے لئے ان چیزوں سے تشبیہ دی جاتی جو دیکھنے میں خوبصورت اور پرکشش ہوتی ہیں۔ جب کہ یاقوت اور مرجان دیکھنے میں بہت زیادہ خوبصورت نہیں ہوتے۔ البتہ ان کی افادیت دوسری بہت سی خوبصورت چیزوں سے زیادہ اہم ہے۔

قرآن حکیم ایک اصولی کتاب ہے۔ اس کتاب میں بعض چیزوں کی طرف صرف اشارہ کیا گیا ہے لیکن قرآن حکیم کے بعض اشاروں سے چیزوں کی حقیقت اور ان کی افادیت واضح ہوتی ہے اور یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس کائنات کی ہر شئے اپنی جگہ اہم بھی ہے اور مفید بھی۔

سورۂ رحمٰن میں یاقوت اور مرجان سے تشبیہ دے کر حق تعالیٰ نے پتھروں کی افادیت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ہم نے اس کائنات میں بے شمار ایسے نگینے بھی پیدا کئے ہیں جو دیکھنے میں خوبصورت ہیں اور جن کے استعمال کرنے سے ہمارے بندوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔

ماہرین حجرات نے پتھروں کی افادیت پر بے شمار کتابیں لکھی ہیں اور تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ پتھروں میں باذن اللہ افادیت موجود ہے اور مختلف پتھر حق تعالیٰ کے حکم سے مختلف فائدے اللہ کے بندوں کو پہنچاتے ہیں۔

قارئین کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے ہم چند پتھروں کی چند خصوصیات اور ان کے فوائد پر مختصر گفتگو کریں گے تاکہ پڑھنے والوں کو یہ اندازہ ہو سکے کہ رب دوجہاں نے اپنے بندوں کے لئے کیسی کیسی مفید اور عنقا چیزیں پیدا کی ہیں۔ ہم اس کی کس کس نعمت کو جھٹلا سکتے ہیں؟

● الماس کو اگر ولادت کے وقت عورت کے گلے میں لٹکا دیں تو دردِ زہ میں کمی واقع ہو سکتی ہے اور بچہ آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے۔

● الماس کی انگوٹھی دل کو تقویت پہنچاتی ہے۔

● الماس بینائی میں اضافہ کرتا ہے، بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتا ہے، مصروف ترین زندگی گزارنے والوں کے لئے الماس انتہائی مفید ہے، یہ ذہنی سکون عطا کرتا ہے اور باذن اللہ روح اور قلب پر نشاط طاری رکھتا ہے، الماس کے استعمال سے انسان موذی جانوروں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور ان پر بجلی اثر انداز نہیں ہوتی، الماس سستی اور کاہلی کو بھی دفع کرتا ہے اور انسان کی قوت ارادی میں اضافہ کرتا ہے۔

● پکھراج غم وغصہ کو دور کرتا ہے۔ عزت ووقار میں اضافہ کرتا ہے، مذہبی عقائد میں پختگی پیدا کرتا ہے، پکھراج کے استعمال سے جادو ٹونے سے حفاظت ہوتی ہے، جن خواتین کو لیکوریا کا مرض ہو یا جن خواتین کے مثانے میں پتھری ہو ان خواتین کے لئے پکھراج حد سے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے اور مذکورہ بیماریوں سے نجات دلاتا ہے، پکھراج پہننے سے انسان کے اخلاق درست ہو جاتے ہیں اور اس کے خیالات میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔

● زرقون لکنت کو دور کرتا ہے، لقوے اور فالج کو دفع کرتا ہے، زرقون سوزاک اور آتشک جیسی اذیت ناک بیماریوں سے نجات دلاتا ہے، زرقون خواتین کو سیلان الرحم جیسی بیماریوں سے بچاتا ہے، زرقون ازدواجی زندگی میں خوشگواری پیدا کرتا ہے اور میاں بیوی کے درمیان محبت کے جذبات اُبھارتا ہے۔

● قدیم اطباء کی رائے یہ ہے کہ اگر "پنا" کو کسی مٹی کے برتن میں ڈال کر اس میں پانی بھر دیں اور اس برتن کو تین راتوں تک کھلے آسمان کے

نیچے رکھیں تو یہ پانی ''آب شفا'' بن جاتا ہے اور یہ پانی ہر طرح کے امراض میں باذن اللہ مؤثر ثابت ہوتا ہے، یہ پانی مردوں میں استقلال پیدا کرتا ہے، ریاحی امراض سے خاص طور پر بچاتا ہے، روح کو تقویت پہنچاتا ہے اور نبض کی رفتار کو درست رکھتا ہے۔ اس پانی کو اگر زخموں پر چھڑکیں تو زخم مندمل ہوجاتے ہیں، یہ پانی ہر طرح کے زہریلے اثرات سے بھی نجات دلاتا ہے۔ اگر پنا عورت پہنے تو اس کو ہمیشہ اپنے شوہر کی توجہ حاصل رہے اگر بوقت ولادت پنا کو عورت کی بائیں ران پر باندھ دیں تو بچہ آسانی سے پیدا ہوجائے پنے کی انگوٹھی مال و دولت میں اضافہ کا سبب بھی بنتی ہے۔

● لہسنیا ہر طرح کے اثرات سے بچاتا ہے جو بچہ حد سے زیادہ روتا ہو اس کے گلے میں لہسنیا ڈال دیں تو بچے کا رونا موقوف ہوجاتا ہے۔ لہسنیا کی انگوٹھی مقاصد حسنہ میں کامیابی سے ہمکنار کراتی ہے۔

● موتی کے بارے میں ارسطو نے کہا تھا کہ اس کے استعمال سے شادیاں کامیاب ہوجاتی ہیں۔

● موتی انسان کے مزاج میں اعتدال اور پارسائی پیدا کرتا ہے ،موتی امراض معدہ ، امراض قلب ، امراض دماغ اور امراض جگر کو دفع کرتا ہے۔

● باریک موتیوں کو اگر خمیرے میں ملا کر کھائیں تو جسم کی کمزوری دور ہوتی ہے۔

● موتی جگر اور معدے کو تقویت پہنچاتا ہے، خونی پیچش کو رفع کرتا ہے۔ موتی منہ کی بدبو کو ختم کرتا ہے، حیض کی کمی کو دور کرتا ہے۔

● موتی بواسیر اور یرقان سے نجات دلاتا ہے۔

● موتی جنون اور پاگل پن سے نجات دلاتا ہے۔

● موتی کے استعمال سے چہرے کی رنگت نکھرتی ہے۔

● اگر مرجان کو بچوں کے گلے میں ڈال دیں تو بچے آسیبی اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔

● اگر مرجان کو بوتل میں ڈال کر بوتل میں پانی بھر لیں اور اس بوتل کو ایک گھنٹے دھوپ میں رکھ کر محفوظ رکھ لیں تو یہ پانی کھانسی کو دفع کرنے میں تیر بہدف ثابت ہو۔

● مرجان کی انگوٹھی تنگ دستی کو دفع کرتی ہے، مرگی سے نجات دلاتی ہے۔

● اگر مرجان کو پیٹ پر باندھ لیا جائے تو پیٹ کی تمام بیماریاں ختم ہوجائیں۔

● مرجان (مونگا) سفلی عملیات سے محفوظ رکھتا ہے۔

● نیلم ماہواری کی بے قاعدگی کو ختم کرتا ہے۔

● نیلم انسان میں تحمل اور بردباری پیدا کرتا ہے۔

● اگر کسی کی نکسیر پھوٹ گئی ہو تو اس کی پیشانی پر نیلم کو رگڑ دیا جائے تو نکسیر بند ہوجاتی ہے۔

● یاقوت کی انگوٹھی امراض قلب اور امراض دماغ سے نجات دلاتی ہے۔

● یاقوت کی انگوٹھی درد گٹھیا سے بھی نجات دلاتی ہے۔

● اگر اس پتھر کو بچے کے گلے میں ڈال دیا جائے تو ام الصبیان سے حفاظت ہوتی ہے۔

● یاقوت اسقاط حمل سے بچاتا ہے۔

● یاقوت درد غم سے بھی نجات دلاتا ہے۔ یہ انسان کے اندر صبر وضبط کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔

● یاقوت کے پہننے سے دشمن مغلوب رہتے ہیں۔

● اوپل معدہ کے نظام کو درست رکھتا ہے۔

● اوپل کے پہننے سے خوش مزاجی پیدا ہوتی ہے۔

● ایمتھسٹ طبیعت کے اندر صفائی پیدا کرتا ہے ، خیالات میں پاکیزگی لاتا ہے۔

● ترمری پاگل پن اور مالیخولیا جیسے امراض سے نجات دلاتا ہے۔

● ترمری خرابیٔ خون سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

● گارنیٹ سے نفس کشی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے، یہ پتھر انسان کے اندر روحانیت پیدا کرتا ہے۔

● گارنیٹ کے استعمال سے افلاس ختم ہوتا ہے اور گھر میں خیر و برکت پیدا ہوتی ہے۔

● گارنیٹ احساس کمتری سے نجات دلاتا ہے ، گارنیٹ حادثوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

● سن اسٹون نامردی کو ختم کرتا ہے، سستی کو دور کرتا ہے، اس کے پہننے سے تسخیر خلائق کی دولت حاصل ہوتی ہے۔

● مون اسٹون طبیعت میں اعتدال پیدا کرتا ہے، قوت باہ میں

اضافہ کرتا ہے، بینائی بڑھاتا ہے۔

● سنگ سلیمانی جنات سے محفوظ رکھتا ہے، رعشے کی بیماری سے نجات دلاتا ہے۔

یہ چند پتھروں کی چند خصوصیات کا تذکرہ کیا گیا ہے، مزید تفصیل درکار ہو تو راقم الحروف کی تصنیف پتھروں کی خصوصیات کا مطالعہ کریں۔

ان چند پتھروں کے ذکر سے قارئین کو یہ اندازہ بخوبی ہو گیا ہوگا کہ رب العالمین نے انسانوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے کیسی کیسی عظیم الشان نعمتیں پیدا کی ہیں اور کس کس طرح اپنے بندوں کو فائدہ پہنچانے کی اسکیمیں مرتب کی ہیں۔ ہم ان کی کس کس نعمت اور کس کس عنایت کی تکذیب کرسکتے ہیں اور قربان جایئے ان کی شان رحمت کے کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ نیکی کا بدلہ سوائے نیکی کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ اس آیت میں رب العالمین نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب میرے بندے نیکی کرتے ہیں اور ہماری اطاعت بجالاتے ہیں تو پھر ہماری بھی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم نیکی کا بدلہ انہیں نیکی سے دیں اور ان عبادات کا صلہ اس انداز سے پیش کریں کہ وہ خوش ہوجائیں اور انہیں خود یہ اندازہ ہوجائے کہ ہم نے ان کی نیکیوں کی قدر کی اور انہیں بہتر جزا سے نوازا اگر دیکھا جائے تو یہ بھی رب العالمین کی ایک نعمت ہے۔ جس دنیا میں لوگ نیکیوں کی ناقدری کرتے ہوں، بھلائی کے جواب میں برائی کرتے ہوں، احسان کے بدلے میں ستم ڈھاتے ہوں، محبت کے بدلے نفرت سے دیتے ہوں، اس دنیا میں اگر کوئی بھی ذات نیکی کے بدلے میں نیکی عطا کرے اور محبت کے بدلے میں محبت اور چاہت بخشے تو یہ بھی ایک طرح کا کرم اور ایک طرح کا انعام ہے اور کوئی بھی بندہ اس کرم اور اس انعام کو کیسے نظر انداز کرسکتا ہے؟

اس کے بعد فرمایا۔

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مُدْهَآمَّتٰنِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

فرمایا کہ ان باغات کے علاوہ جن کا اوپر ذکر کیا گیا تھا اور بھی دو چھوٹے باغیچے ہوں گے اور وہ ہرے بھرے ہوں گے۔

اس دنیا میں باغات پر کچھ دن ایسے بھی گزرتے ہیں جب درختوں کے پتے سوکھ جاتے ہیں، زرد پڑجاتے ہیں اور جھڑ جاتے ہیں۔ یہ زمانہ پت جھڑ اور خزاں کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں باغات کا رنگ روپ ماند پڑجاتا ہے اور ہریالی کی جگہ زردی پیدا ہوجاتی ہے، پت جھڑ کے اس موسم میں باغات کی خوبصورتی ختم ہوجاتی ہے نہ وہ پھول رہتے ہیں نہ پھل اور نہ پتوں پر ہریالی باقی رہتی ہے لیکن سورۂ رحمٰن میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جنت کے باغیچے کبھی خزاں آلود نہیں ہوں گے۔ وہاں پت جھڑ کا موسم کبھی نہیں آئے گا وہاں ہمیشہ ہریالی رہے گی اور وہاں کے درختوں پر کبھی پھل اور پھول کھلتے رہیں گے وہاں ہردم بہار کا موسم رہے گا اور باغیچوں کی شگفتگی اور شادابی کبھی خزاں آلود نہیں ہوگی۔ اس بات کو بیان کرنے کے بعد پھر رب العالمین نے اپنے خاص انداز میں فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

سورۂ رحمٰن میں حق تعالیٰ ایک نعمت بول کر اس کے ضمن میں ہزاروں حقیقتوں اور نعمتوں کی طرف اشارہ کیا ہے اور دونوں جہاں کی نعمتوں کی طرف اشارہ کرکے پھر یہ فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نشانی کس کس حقیقت اور کس کس نعمت کی تکذیب کروگے؟

حق تو یہ ہے کہ انسان کتنا بھی احسان فراموش ہو اور کتنا بھی ناقدرا ہو وہ اپنے رب کے ان انعامات اور ان احسانات کو نظر انداز نہیں کرسکتا جو اس کے اردگرد بکھرے ہوئے ہیں جو مرنے کے بعد اسے جنت میں عطا ہونے والے ہیں۔

سورۂ رحمٰن ہمیں اپنے رب کے انعامات پر غوروفکر کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ بے شک ہمارے رب نے اس دنیا میں جو کچھ بھی پیدا کیا ہے وہ عبث اور بے فائدہ نہیں ہے، انسان کی عقل محدود ہے اور اس محدود عقل سے حق تعالیٰ کے لامحدود انعامات اور لامحدود حقائق کا نہ اندازہ کرسکتے ہیں نہ ادراک۔ (باقی آئندہ)

فالنامہ کلیم الارقامی

ک	ا	ا	ا	ا	م	ا	ا	ر	پ	س	س	س	ن
م	ا	ک	ک	خ	ت	ت	ی	د	و	ا	ی	ق	ظ
ا	ہ	ا	م	ا	ل	ا	ب	ب	س	م	ل	م	ر
ی	ا	ک	ی	ک	ز	ح	ح	ل	ا	ن	و	ا	س
س	ک	م	ن	ت	ج	ی	ب	ل	م	ف	ر	ی	ن
م	ص	ی	ع	ک	س	ب	ن	ح	ن	ہ	ک	ے	ت
ش	ی	خ	ے	ر	ک	ا	ا	ح	ط	خ	و	ا	و
ن	ہ	ر	د	و	م	ف	ہ	ے	ے	ا	ر	ک	ا
ی	ب	ہ	ک	ن	ر	ل	ن	ح	ی	ا	ہ	و	ن
ہ	ک	ن	ن	ن	ت	ی	ے	م	ن	ا	ق	ذ	ک
م	خ	ک	م	ص	ب	ہ	گ	د	ر	ل	ا	ذ	ے
ر	ا	ن	ی	ن	ب	ت	ک	ک	ا	ک	م	ن	ی
ر	ا	ب	ر	ی	ق	ن	ن	م	ہ	ش	ن	ص	د
ا	ی	ت	ر	ر	ا	ن	خ	ا	ر	و	ہ	ن	ص
د	ب	ہ	ع	ی	د	ب	ب	ی	و	ک	ن	ہ	ر
ہ	ہ	گ	ر	گ	ہ	ک	ے	ے	ا	و	ے	ے	ر

اس جدول میں کسی جگہ سوال دل میں سوچ کر بسم اللہ پڑھ کر انگلی رکھو جس حرف پر انگلی رکھی جائے اس سے آگے ۶ حروف چھوڑ کر ساتواں حرف لکھتے جائیں یہاں تک کہ آخر میں وہی حرف آئے گا جس پر انگلی رکھی تھی۔ پس جواب پورا ہوا ان حروف کو ملا کر جملے بنالیں۔ انشاء اللہ آپ کے سوال کا جواب ہوگا۔

(فالنامہ کلیمی یعنی بولنے والا فالنامہ اور ارقامی یعنی لکھنے والا فالنامہ)

❁❁❁❁❁❁❁

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔(ایڈیٹر)

آسیبی اثرات

سوال از: محمد عبداللہ ـــــــ مہاراج گنج

بندہ آپ کے طلسماتی دنیا کا برسوں کا قاری ہے۔ بدقسمتی سے آج تک خدمت عالیہ میں کوئی نوازش نامہ تحریر نہ کرسکا۔

ہمارے ایک بہت عزیز دوست کا بچہ برکت علی ولد مبارک علی کافی پریشان ہے۔ درجنوں ڈھونگی حضرات سے سابقہ بھی پڑا نتیجہ خیز نہ رہا تکلیف مندرجہ ذیل رات کو دکھائی نہ دینا، ہنسنا، رونا، الٹی سیدھی باتیں کرنا حتیٰ کہ کبھی کبھی ننگے ہوجانا۔ پورا گھر پریشان، یہ معلوم نہ ہورہا ہے کہ یہ کیا ہے، دماغی توازن برقرار نہیں رہتا ہے۔ ممکن ہے تو طلسماتی دنیا میں تحریر فرمادیں ورنہ جواب بذریعہ خط تحریر فرمادیں کرم ہوگا۔

بندہ طلسماتی دنیا کا خریدار سالانہ ہونا چاہ رہا ہے اس کو جاری فرمادیں۔ قیمت وڈاک خرچ بندہ ادا کرے گا۔ دعادوا کیا ہے طریقہ علاج روحانی عنایت فرمادیں۔

عمل ہمزاد: واضح نہیں ہے کہ وہ کس طرح کا جواب دے گا اور کیسا سوال کیا جاسکتا ہے کوئی خطرہ تو نہیں۔ مثلاً بیماری سے متعلق قسمت سے متعلق وغیرہ وغیرہ۔

جواب

آپ کے دوست مبارک علی آسیبی اثرات کے اندر مبتلا ہیں اور آسیبی اثرات کی وجہ سے اس کی دماغی کیفیت نارمل نہیں ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ آپ ان کا علاج باقاعدہ کسی عامل سے کروائیں۔ آپ تلاش کرینگے تو آپ کے ہی علاقہ میں ڈھنگ کے عامل مل جائیں گے اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل ڈھونگی اور لپاٹی قسم کے عاملوں کی بہتات ہوچکی ہے اور ہر گلی کوچے میں دھوکہ دینے والے لوگ مختلف حلیوں میں دندنا رہے ہیں یہ عملیات کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہیں لیکن انتہائی بے حیائی اور چالاکی کے ساتھ یہ اللہ کے بندوں کو فریب دے رہے ہیں۔ کچھ شعبدوں کی مدد سے یہ لوگوں کا بے وقوف بنانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اور اس طرح یہ مکار وعیار قسم کے لوگ دونوں ہاتھوں سے پیسے بٹور رہے ہیں اور مسلمانوں کے عقائد بھی خراب کررہے ہیں۔ پھر بھی یہ دنیا ابھی اچھے لوگوں سے خالی نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں ڈھنگ کے خداترس عاملین موجود نہ ہوں۔ اگر آپ تھوڑی سی جدوجہد کریں گے تو آپ کا رابطہ کسی نہ کسی معتبر عامل سے ہوجائے گا۔ جب تک آپ کا رابطہ کسی اچھے اور نیک عامل سے نہ ہو اس وقت تک چند باتوں کا اہتمام کرلیں۔

صبح کو ناشتے سے پہلے اور رات کو سوتے وقت سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۂ طارق کی آخری تین آیات اور معوذتین ایک ایک مرتبہ پڑھیں اور مبارک علی پر دم کردیں۔ اگر آپ یہ کام کرسکتے ہیں تو آپ ہی کردیں ورنہ مبارک علی کے گھر میں کوئی کردے۔ اس کے علاوہ چالیس مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ۔ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرُالْاِنْسِ وَالْجِنِّ۔ يَارَحِيْمُ يَاكَرِيْمُ يَاشَفِيْعُ يَامَانِعُ يَادَافِعُ پڑھکر ایک بوتل پانی پردم کرلیں اوردن میں پانچ مرتبہ یہ پانی مبارک علی کو پلائیں۔صبح کوناشتے سے پہلے پھرناشتے کے بعد۔دوپہرکوظہر کے بعدپھرعصر کے بعداورپھر رات کوسوتے وقت۔اس کے بعدایک کاغذپرمندرجہ ذیل نقش بنائیں۔

۷۸۶

۳۴۸۵	۳۴۹۹	۳۴۹۶	۳۴۹۳
۳۴۹۷	۳۴۹۲	۳۴۸۶	۳۴۹۸
۳۴۹۱	۳۴۹۴	۳۵۰۱	۳۴۸۷
۳۵۰۰	۳۴۸۸	۳۴۹۰	۳۴۹۵

بحرمت این نقش ہرقسم کہ آسیب وشیاطین وسحر ونظر بددروجود مبارک علی را
دفع شوددفع شوددفع شود

اسی تعویذ کی پشت پریہ نقش لکھیں۔

۷۸۶

اجب یااسرافیل بحق الف

ا	ب	ج	د
د	ج	ب	ا
ب	ا	د	ج
ج	د	ا	ب

(دائیں جانب:) اجب یاعزرائیل بحق دال
(بائیں جانب:) اجب یاجبرائیل بحق با
(نیچے:) اجب یامیکائیل بحق جیم

ان دونوں تعویذوں کوآتشی چال سے مرتب کریں،تب ہی یہ مؤثر ہوں گے۔آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

پہلے والے نقش میں ۳۴۸۹ نہیں ہے۔رفتار کے اعتبار سے چوتھے خانے میں ۳۴۸۸ کے بعد پانچویں خانے میں ۳۴۹۰ آئے گا۔ایسا ان نقوش میں ہوتا ہے جن میں کسر آرہی ہو۔یہ ایک فنی بات ہے،جس پرغور کرنے سے فائدہ نہیں ہے یہاں اس لئے وضاحت کردی گئی ہے کہ نقش بھرتے وقت آپ کوشبہ نہ ہواورآپ نقش پُرکرتے وقت ۳۴۸۸ کے بعد ۳۴۸۹ نہ لکھ دیں۔اگرآپ ایسا کریں گے تو نقش غلط ہوجائے گا اور جب نقش غلط ہوجائے گا تواس کی تاثیر ختم ہوجائے گی۔صحیح نقش کی پہچان یہ ہے کہ اس کاٹوٹل چاروں طرف سے ایک ہی آتا ہے اور کسی ایک سائڈ کاٹوٹل بدلا ہوا ہوتو سمجھ لیں کہ نقش غلط ہے۔

یہ نقش کالی روشنائی سے لکھ لیں اور مبارک علی کے گلے میں ڈال دیں۔انشاءاللہ ان کوآسیبی اثرات سے نجات ملے گی ورنہ شدت اثرات میں کمی آئے گی اس کے بعد کسی معتبر عامل سے انکا باقاعدہ علاج کرالیں۔

ایک دم آپ ہمزاد کے چکر میں نہ پڑیں۔ہمزادوغیرہ کے عمل ناممکن نہیں ہیں لیکن بہت زیادہ آسان بھی نہیں ہیں اوراس طرح کے عملوں میں کوئی خطرہ بھی نہیں ہے لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ دوران عمل کچھ بھی نظر نہ آئے۔ظاہر ہے کہ جب کسی ہمزاد کو تابع کرنے کی کوشش کی جائے گی تو کچھ نہ کچھ زحمت اٹھانی پڑے گی اور کسی نہ کسی خوف اورڈر سے دوچار ہونا پڑے گا۔اگرکوئی انسان دل کا کمزور ہوتو اس کومزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ تنہائی میں جب ہمزاد حاضر ہوگا تو ڈرخوف کا دل میں پیدا ہونا توایک فطری امر ہے اوراگرانسان کا دل کمزور ہوتوہارٹ فیل بھی ہوسکتا ہے رہی ہمزاد کی طرف سے کسی کارروائی کی بات تو اگر عامل نے حصار باندھ رکھا ہوتو ہمزاد حصار کے اندر کوئی بھی حرکت کرنے سے قاصر رہے گا۔لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ابھی آپ اس طرح کے کسی عمل میں ہاتھ نہ ڈالیں تو بہتر ہے۔اس طرح کے عمل ان ہی لوگوں کو زیبا دیتے ہیں جواس لائن کی بنیادی ریاضتوں سے خود کوگزار چکے ہوں اور ہمزادوغیرہ تابع کرنے کی تمام شرطوں اور قاعدوں سے واقف ہوں۔

مرض بھی اثرات بھی

سوال از:(نام وپتہ مخفی)______ بھیونڈی

میں (.........) دس سال سے دوا کررہی ہوں مگرکوئی فائدہ نہیں

ہوتا، ہمیشہ بیمار رہتی ہوں، دوا بھی کرایا تب بھی کوئی فرق نہیں ہوا، مجھے کمر درد پھیپھڑے میں درد رہتا ہے۔ ہفتے میں سنیچر، اتوار طبیعت بہت زیادہ خراب رہتی ہے۔ گھر میں برکت نام کی کوئی چیز نہیں آپس میں اختلاف، انتشار بہت رہتا ہے۔ میری اولادیں بھی پریشان رہتی ہیں۔ جب کہ نماز قرآن درود وظائف کو پانچ وقت پابندی کرتی ہوں اور ہر کام میں رکاوٹ ترقی بھی رک گئی ہے اور بلندی سے پستی کی طرف آرہے ہیں کئی لوگوں کو گھر دکھایا تو لوگوں نے کہا کہ کرنی ہے اور سب پڑا اور ہر کام میں رکاوٹ ڈالی جاتی ہے، سفلی کے ذریعہ۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ معلوم کرکے ہمیں بتائیں کہ کیا معاملہ ہے یہ صحیح ہے کہ غلط اگر ہاں تو اس کا حل کیا ہے۔ ہمیشہ ذہن انتشار کا شکار رہتا ہے۔ بہت دعا کرتی ہوں مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اب آپ ہی حل بتائیں بہت مہربانی ہوگی۔

اور آپ ہمارا نام مخفی رکھنا صرف بھیونڈی لکھنا بہت مہربانی ہوگی۔ ہم آپ کا رسالہ ۱۹۹۶ء سے پڑھ رہے ہیں آپ ہمارا جواب ضرور دیں۔

جواب

آپ اثرات کی بھی شکار ہیں اور آپ کسی ایسے جسمانی مرض میں مبتلا ہیں جو ڈاکٹروں کی پکڑ میں نہیں آسکا ہے۔ لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ جادو یا سحر سفلی کا شکار نہیں ہیں۔

اب رہی یہ بات کہ گھر میں انتشار اور افتراق رہتا ہے اور خیر و برکت کا بھی فقدان ہے تو اس کی وجوہات کچھ اور ہوسکتی ہیں اور اثرات بھی ہوسکتے ہیں کیونکہ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جن گھروں میں آسیبی اثرات ہوتے ہیں وہاں خیر و برکت نہیں ہوتی اور ان گھروں میں آپسی اختلافات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے لئے آپ کو یہ کرنا چاہئے کہ سورۂ بقرہ کی تلاوت چالیس دن تک لگاتار کرائیں اور تلاوت کا وقت صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان رکھیں۔ تلاوت بہ آواز بلند کرائیں۔ اتنی آواز میں کہ گھر کے افراد سن سکیں۔ انشاء اللہ گھر کی نحوست دور ہوگی۔ آپسی انتشار و افتراق سے نجات ملے گی اور خیر و برکت کا معاملہ بھی شروع ہوگا۔

اپنی صحت کیلئے آپ مندرجہ ذیل نقش اپنے گلے میں ڈالیں اور ایک بوتل پانی پر چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں اور یہ پانی دن میں دوبار صبح شام پابندی سے پیا کریں۔ اور یہ نقش کسی عامل سے لکھوا کر یا خود لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

اس نقش کو آتشی چال سے پُر کریں۔ آتشی چال کی وضاحت اسی کالم میں کی گئی ہے۔ اس کو ملاحظہ کرلیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر آپ محسوس کریں گی کہ آپ رو بہ صحت ہو رہی ہیں اور آپ کے گھر کے حالات میں بھی فرق پڑ رہا ہے یقین وایمان کے ساتھ ان روحانی فارمولوں پر عمل کریں انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا۔

زندگی کی ابتلائیں

سوال از: (نام مخفی) ــــــــــــ میدک

روحانی ڈاک کے کالم میں آپ پریشان حال اور غمگین لوگوں کے دکھوں کو دور کرتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اللہ تک پہنچنے کا راستہ آپ ہی سے ہو کر گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہزار سال کی عمر بخشیں اور اسی طرح آپ ہمارا بیڑا پار لگاتے رہیں۔ (آمین)

میں آپ کے دربار میں اپنی مالی پریشانیاں لے کر حاضر ہوئی ہوں اس وقت جب میں آپ کو یہ خط لکھ رہی ہوں اتنی پریشان اور زندگی سے مایوس ہوں کہ دل چاہتا ہے یہی میری زندگی کا آخری دن ہو، بچپن میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا بہت سی غریبی اور تنگ دستی میں بچپن گزرا شادی کے وقت سسرال کی حالت دیکھی تو ایسا لگا کہ وہ دن گزر گئے اب سکون کی سانس نصیب ہوگی لیکن جیسے ہی میں اس گھر میں آئی غریبی میرے ساتھ اس گھر میں داخل ہوگئی۔ میرے شوہر کی مالی حالت بہت خراب ہوگئی یہاں تک کہ قرضے ہوگئے، کاروبار بدلا مگر پھر بھی وہی حالت ہے جہاں کچھ امید سے جاتے ہیں مایوسی ہی ہاتھ آتی ہے۔ برائے کرم بتایئے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ میرے شوہر بتاتے ہیں کہ شادی سے پہلے وہ بہت کماتے تھے۔

بچپن میں یتیمی کی وجہ سے پریشان تھی مگر شادی کے بعد ایسا کیوں ہوگیا برائے کرم میری رہنمائی فرمایئے۔ ایک خط کے جواب میں آپ نے روحانی ڈاک کے کالم میں بتائے تھے کہ مالی حالت کا تعلق بیوی کے عدد سے متعلق ہوتا ہے کہیں ایسا تو نہیں ہے۔ بس میری پریشانی ختم ہوجائے۔

مایوسی کفر ہے یہ جانتے ہوئے بھی زندگی سے اتنی مایوس اور نا امید ہوں ایسا لگتا ہے کہ موت کے ساتھ ہی یہ مصیبتیں دور ہوں گی۔

مہربانی کر کے میری مدد فرمایئے میں زندگی بھر آپ کی احسان مند رہوں گی۔ میرے شوہر کا اسم اعظم کیا ہے؟

جواب

رب العالمین کا فضل و کرم ہے کہ روحانی ڈاک کے کالم کی وجہ سے اللہ کے بندوں کو زبردست فائدہ ہو رہا ہے ان کے جسم وروح کی تطہیر ہو رہی ہے اور ہمارے روحانی مشوروں پر عمل کر کے ان کو پریشانیوں سے اور کلفتوں سے نجات بھی مل رہی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک مسلمان کیلئے مایوسی کفر ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا کہ اللہ کی رحمتوں سے مایوس مت ہو اور اللہ کی رحمتوں سے کافروں کے سوا کوئی مایوس نہیں ہوتا کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پریشانیوں کے دن رات لمبے ہو جاتے ہیں اور زندگی گھٹن محسوس کرنے لگتی ہے اور یہی وقت بندوں کے امتحان کا ہوتا ہے ان برے حالات میں بھی اگر بندے ثابت قدم رہیں تو اللہ کی رحمتیں ایک نہ ایک دن ان پر برسنے لگتی ہیں کیونکہ یہ دنیا بے شک اور بے شک فانی ہے اور اس دنیا کی ہر چیز فنا کے گھاٹ اُتر جانے والی ہے وہ خوشی ہو یا غم وہ راحت ہو یا مصیبت وہ دن ہو یا رات وہ خزاں ہو یا بہار دوام کسی کو بھی نصیب نہیں ہے خوشی کا زمانہ آتا ہے تو وہ بھی گزر جاتا ہے، غموں کا دور آتا ہے وہ بھی باقی نہیں رہتا، دن طلوع ہوتا ہے تو پھر غروب ہو جاتا ہے، رات آتی ہے تو وہ بھی گزر جاتی ہے اور یہی نظام قدرت ہے۔ اسی لئے قرآن حکیم میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔ سردیوں کی راتیں لمبی ہوتی ہیں لیکن وہ بھی تو گزر جاتی ہیں گرمیوں کے دن بڑے ہوتے ہیں لیکن ان کو بھی گزرنا ہی ہوتا ہے۔ بلاشبہ اس وقت آپ پریشانیوں کا شکار ہیں لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ آپ اپنی زندگی کے آخری سانس تک پریشانیوں میں مبتلا رہیں گی۔ انشاء اللہ آپ کا یہ دور ایک دن گزر جائے گا، مصائب کی یہ راتیں ایک دن کٹ جائیں گی اور خوشیوں کا آفتاب آپ کی صحن قسمت میں ضرور طلوع ہوگا۔ پت جھڑ کا یہ دور جسے دیکھ کر آپ گھٹن محسوس کر رہی ہیں بہت جلد بیت جائے گا اور انشاء اللہ آپ کی زندگی میں بہاریں آئیں گی خوشیوں کے پھول کھلیں گے۔ روحوں کو متاثر کرنے والی خوشبوئیں آپ کے گھر میں بکھریں گی اور آپ زندگی کی حقیقی مسرتوں سے انشاء اللہ ضرور بہرہ ور ہوں گی کیونکہ خدا جسے غم دیتا ہے اسے خوشیاں بھی عطا کرتا ہے۔ اللہ کی طرف سے جسے مشکلیں ملتی ہیں اسے آسانیاں بھی عطا ہوتی ہیں ازراہ قسمت جسے درد وغم نصیب ہوتے ہیں اسے عیش وعشرت بھی عطا ہوتے ہیں بے شک جس گھر میں خوشیاں ہوتی ہیں وہاں غم بھی اپنا ڈیرہ جماتے ہیں اور جس گھر سے باراتیں نکلتی ہیں ان ہی گھروں سے جنازے بھی نکلتے ہیں۔ بقول شاعر ؎

خوشی کے ساتھ دنیا میں ہزاروں غم بھی ہوتے ہیں
جہاں بجتی ہے شہنائی وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

یہی نظام قدرت ہے۔ اس دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ نظام قدرت کا ایک حصہ ہے لیکن آپ دیکھ لیجئے کسی بھی چیز میں بقا اور ٹھہراؤ نہیں ہے۔ جو خوش حال ہیں ان پر بدحالی بھی آسکتی ہے جو بدحال ہیں انہیں خوشیاں بھی میسر آسکتی ہیں۔ ماسوا ذات خداوندی کے کسی بھی چیز میں بقا نہیں ہے جہاں کل عالیشان عمارتیں تھیں وہاں اب کھنڈرات ہیں اور جہاں کل لق ودق جنگل تھا وہاں اب خوبصورت عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ یہ تمام حقائق یہ ثابت کرتے ہیں اندھیرے کے بعد اُجالا اُجالے کے بعد اندھیرا، مشکلوں کے بعد آسانیاں آسانیوں کے بعد مشکلیں، غم کے بعد خوشی، خوشی کے بعد غم بہاروں کے بعد خزائیں، خزاؤں کے بعد بہاریں۔ یہی دنیا ہے اور اس دنیا کی ہر چیز آنی جانی ہے۔ جب یہ بات ہے تو پھر کسی بھی مشکل میں پھنسے ہوئے بندے یا بندی کو مایوس نہیں ہونا چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس کی پریشانیاں وقتی ہیں۔ انشاء اللہ ظلمت شب دفع ہوگی اور صبح کا نور گھر میں پھیلے گا، غربت کا دور ختم ہوگا اور خوش حالی کی گھڑیاں میسر آئیں گی۔

آپ کے شوہر کا اسم اعظم "یاحسیبُ" ہے روزانہ ۸۰ مرتبہ پڑھنا چاہئے آپ کا اسم اعظم "یالطیفُ" ۱۲۹ مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے۔ آپ کو روزانہ سورہ یٰسین اس طرح پڑھنی چاہئے کہ ہر مبین پر سات مرتبہ اَللّٰہُ لَطِیفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَا الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ پڑھیں اس عمل کو لگاتار ۴۱ دن تک پڑھیں اور صبح شام گھر کے ہر فرد کو "یَاسَلَامُ یَاوَھَّابُ یَاکَرِیْمُ" کی ایک تسبیح پڑھنی چاہئے۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ یہ درود پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّم۔

ان چند وظائف واعمال کی پابندی سے آپ دکھوں سے نجات پالیں گی اور آپ کی زندگی میں انشاء اللہ خوش گوار انقلاب آجائے گا۔

تین سوال

سوال از: شمس اللہ ــــــــــــ بنگلور

۱۹۹۶ء سے طلسماتی دنیا کا باقاعدہ مطالعہ کر رہا ہوں اور تب سے مکمل سیٹ محفوظ ہیں اور وقت ضرورت ان شماروں سے استفادہ کرتا ہوں ویسے بنگلور میں ملاقات بھی ہوئی ہے۔ برائے کرم نیچے دیئے گئے سوالات کے جوابات تفصیل سے دیجئے۔ امید ہے کہ اگلے شمارے میں جواب ملے گا اگلے ماہ کی طلسماتی دنیا کا بے چینی سے انتظار کرتا ہوں۔

(۱) ستارہ دن کے اول منزل کا معتبر ہے یا پیدائش کے وقت جو ستارہ ہوتا ہے وہ معتبر ہے؟

(۲) میرے روحانی استاد سے معلوم ہو کہ جن کے منہ میں دانت نہیں ہوتے وہ نقش لکھنے سے مؤثر نہیں ہوتے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

(۳) لکی نمبر معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے۔؟ مہربانی فرما کر تحریر کریں۔

جواب

انسان کی زندگی پر کئی ستارے اثر انداز ہوتے ہیں، جس وقت انسان پیدا ہوتا ہے اس وقت جس ستارے کی ساعت ہو وہ ستارہ بھی انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جن دنوں میں انسان پیدا ہوتا ہے اس وقت جو برج چل رہا ہو اس برج سے متعلق جو ستارہ ہو وہ انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ انسان کے نام کا جو مفرد عدد ہو اس مفرد عدد سے متعلق جو ستارہ ہو وہ بھی انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اب اس تفصیل کو ایک مثال سے سمجھیں۔

مثلاً ایک شخص جس کا نام انجم حسن ہے اور جس کی پیدائش ۱۵ر مئی بروز پیر ۲۰۰۶ء ہے۔ یہ شخص پیر کے دن پہلی ساعت میں پیدا ہوا ہے تو اس کا ایک ستارہ تو قمر ہے اور یہ قمر اس کی زندگی پر اثر انداز رہے گا۔ ۲۱ر اپریل سے ۲۱ر مئی کا زمانہ برج ثور کا ہے اور برج ثور سے متعلق ستارہ زہرہ ہے چونکہ انجم حسن کی پیدائش برج ثور کے عرصے میں ہوئی ہے اس لئے اس پر زہرہ ستارہ بھی اثر انداز رہے گا۔

انجم حسن کا مفرد عدد تین ہے اور عدد تین سے متعلق ستارہ مشتری ہے اس لئے کبھی نہ کسی درجے میں ستارہ مشتری انجم پر اثر انداز رہے گا لیکن سب سے زیادہ اس کی زندگی پر وہ ستارہ اثر انداز رہے گا جو اس کے برج سے تعلق رکھتا ہے اور وہ ہے زہرہ۔ اعتبار تینوں ہی ستاروں کا رہے گا لیکن سب سے زیادہ انجم حسن کی زندگی پر جس ستارے کے اثرات پڑیں گے وہ زہرہ ہے اور انجم کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہی کہلائے گا۔

میں نے فن کی پندرہ سو سے زیادہ کتابوں کا مطالعہ کیا ہے لیکن کتابوں میں یہ بات کہیں بھی میری نظر سے نہیں گزری کہ جس عامل کے منہ میں دانت نہ ہوں۔ اس عامل کے بنائے ہوئے نقوش مؤثر نہیں ہوتے۔ کوئی بھی عیب جو بعد میں پیدا ہوا ہو انسان کی صلاحیتوں کو موقوف نہیں کرتا۔

مثلاً کوئی شخص صحیح اعضاء لے کر پیدا ہوا ہو بعد میں اس کے جسم کا کوئی عضو متاثر ہو جائے تو اس کی فطری صلاحتیں ختم نہیں ہو جائیں گی۔ دانت ظاہر ہے کہ بعد میں ہی جھڑتے ہیں، ماں کے پیٹ سے تو سبھی بچے بغیر دانت کے پیدا ہوتے ہیں بعد میں دانت نکلتے ہیں پھر عمر طبعی کو پہنچ کر یا کسی حادثہ کی بنا پر دانت جھڑ جاتے ہیں۔ چونکہ یہ کمی پیدائشی نہیں ہے اس لئے اس کمی کی وجہ سے کسی بھی فطری یا کسی صلاحیت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا البتہ فن کی بعض کتابوں میں یہ بات نظر سے گزری ہے کہ اگر عامل کی ایک آنکھ قدرتی طور پر متاثر ہو آنکھ میں کوئی خرابی ہو یا بھینگا پن ہو تو اس کو روحانی عملیات میں کامل دسترس حاصل نہیں ہو سکتی اور کم سے کم باموکل عمل میں وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا۔

لکی نمبر نکالنے کا طریقہ ہے کہ تاریخ پیدائش کے مجموعی اعداد سے مفرد عدد جو برآمد ہوتا ہے اس کو نام کے مفرد عدد کے ساتھ جمع کر کے پھر مفرد عدد برآمد کریں بس یہی لکی عدد ہے۔

مثلاً کسی شخص کی پیدائش ۱۵ر جون ۱۹۹۰ء ہے اور اس کا نام زاہد ہے تو تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہے اور زاہد کا مفرد عدد ۸ ہے۔ چار اور آٹھ کو جمع کیا تو ۱۲ ہوا۔ بارہ کا مفرد عدد تین ہوا۔ بس زاہد کا لکی عدد تین ہے۔ اگر لکی عدد نام کے عدد سے ٹکراتا ہو تو پھر قیاس سے بھی لکی عدد برآمد کیا جا سکتا ہے لیکن یہ ایک لمبی بحث ہے اگر آپ فن اعداد کی کتابوں کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو اس کا مفصل جواب مل جائے گا۔

ازدواجی زندگی کا دکھ

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ جیسے دین کی دعوت اور خدمت کرنے والوں کا سایہ ہم امتیوں پر ہمیشہ قائم رکھے۔ (آمین)

آپ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ میرے اس خط کو آپ اس بار ضرور طلسماتی دنیا کے اوراق میں شامل کریں۔ پہلے بھی دو تین مرتبہ میں نے اپنی زندگی کے مسئلوں میں آپ کی رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کی مگر بدقسمتی سے آپ کی کوئی دستگیری حاصل نہ ہوئی۔ اس مرتبہ آپ کو رب العزت کا واسطہ دیتے ہوئے عاجزانہ درخواست کرتی ہوں آپ میری اس تحریر کو رد نہ فرمایئے اور میرے مسئلے کا حل مرحمت فرمایئے میں تاحیات مشکور رہوں گی۔ میرا نام (..........) شادی نکاح میں بدل کر (..........) رکھا گیا ہے۔ شادی ۱۹۹۹ء میں ہوئی۔ ہم لوگ شادی ہوئے تین ماہ خوش رہے اس کے بعد گھر میں لڑائی جھگڑے جائیداد کے بارے میں ہوئے۔ نہ جائیداد ملی نہ رہنے کے لئے ٹھکانہ نہ گھر۔ میرے شوہر لڑائی کی ابتدا کرنے کی وجہ سے مجھے مورد الزام ٹھہرایا گیا اس کے بعد میرے زیورات گم ہوگئے اور ایک ماہ بعد مجھے جہیز میں کولر دیئے تھے موم بتی جلا کر دیکھے۔ آدھی موم بتی میں پورا کولر جل گیا اور ہم لوگ آدھی رات کو جلتے جلتے بال بال بچ گئے پھر ڈیلوری میں مجھے ڈاکٹر نے جینے کا بھروسہ ہی نہیں دیا اور بہت تکلیف کے بعد ڈیلوری ہوئی۔ ایک مرتبہ مجھے میرے شوہر امی کے گھر سے پیسے لاؤ بولے تھے نہ لائے تو کیروسین کا تیل جسم پر جلانے کے لئے ڈالے تھے۔ جلانے کیلئے میرے شوہر کے بڑے بھائی ہم سے پچاس ہزار روپے جوڑے کی رقم لے کر اب تک نہیں دیئے، پوچھتے تو صرف دینے کو کہتے ہیں کب دیں گے خدا بہتر جانتا ہے اب میرے شوہر پانچ سال سے ایک دھوکہ باز انسان کے ساتھ کاروبار کر رہے ہیں وہ آدمی کئی مرتبہ بہت سے لوگوں کو دھوکہ دیا ہے وہ آدمی میرے شوہر کو پوری طرح اپنی چنگل میں پھنسا کر رکھا ہے۔ میرے شوہر بہت جلد اس کی باتوں پر اعتماد یقین کرتے ہیں اور کئی مرتبہ بہت بہت نقصان اٹھا چکے ہیں، اس کے باوجود بھی انہیں اپنے نقصان کا احساس ہی نہیں ہوا۔ میرے شوہر چار لاکھ روپے فائنس سے لاکر زیورات بیچ کر سیلائنگ کمپنی تھی سامان بیچ کر سب پیسہ کاروبار میں لگا دیئے ہیں جو بھی کماتے ہیں وہ رقم اس آدمی کے گھر میں رکھتے ہیں۔ ان کا زیادہ وقت اس کے گھر میں گزرتا ہے نہ بیوی بچوں کی فکر ہے نہ سیدھے منہ بات کرتے ہیں نہ اب ہمارے پاس رہنے کے لئے گھر ہے نہ پیسہ نہ زیورات۔

مولانا صاحب اگر ہمارے اوپر جادو ہو اور اس کے لئے تعویذ وظائف دیں وہ میری بات سنے اور اس آدمی سے چھٹکارے کے لئے وظائف دیں اور وہ اس آدمی سے کاروبار الگ کریں۔

جواب

آپ دونوں کے یعنی میاں بیوی کے اعداد میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ آپ دونوں کا مفرد عدد آٹھ ہے۔ لیکن تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ آٹھ عدد کا ملن آٹھ عدد کے ساتھ خرابیاں لاتا ہے۔ کیونکہ دونوں کی شخصیت ٹھوس ہوتی ہے اور دونوں کی طبیعت میں ضد اور ہٹ دھرمی ہوتی ہے اس لئے یہ دونوں ہی ایک دوسرے کے سامنے جھکنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور اپنے خیالات پر سختی کے ساتھ جمے رہتے ہیں اور یہ ضد یہ ہٹ دھرمی اور یہ سختی اور تشدد ازدواجی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ آپ دونوں کے مزاجوں میں بھی بہت فرق ہے اور آپ دونوں کی سوچ وفکر ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے اس لئے دونوں کے درمیان اختلافات کا ہونا کوئی حیرتناک بات نہیں ہے۔ اب ازدواجی زندگی کی خوش حالی اسی میں ممکن ہے کہ آپ دونوں ہی ایک دوسرے کے لئے مسلسل قربانیاں دیں اور ایک دوسرے کی غلط باتوں کو برداشت کریں۔ ازدواجی زندگی میں بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک فریق کو دوسرے کی خاطر قربانی قدم قدم پر دینی پڑتی ہے کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ہی فریق ایک دوسرے کے لئے قربانی دیتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک فریق قربانی دیتا ہے دوسرا نہیں دیتا۔ لیکن ایک فریق کی قربانی کی وجہ سے بھی ازدواجی زندگی پامال ہوجانے سے محفوظ رہتی ہے۔ ہمارے خیال میں ازدواجی زندگی کی بقا کے لئے عورت کو زیادہ قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے یہ گزارش کریں گے کہ آپ ہر لمحہ خود کو قربانی کے لئے تیار رکھیں۔ اگر آپ ہی ضد اور تسلط کا راستہ اختیار کریں گی تو ازدواجی زندگی کے پامال ہوجانے کا اندیشہ رہے گا۔

اب رہی یہ بات کہ آپ کے شوہر آپ کی بات نہیں مانتے اور صرف اپنی چلاتے ہیں تو ایسا تو آج کل گھر گھر میں ہو رہا ہے۔ اکثر شوہروں کا وطیرہ یہی ہے کہ وہ عورتوں کے مشوروں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ لیکن ایک اچھی بیوی کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کو مشورہ دیدے اور اس کے بعد صبر کرے۔ مشورے پر عمل کرنے کی ضد نہ کرے ورنہ گھر کے نظام میں خرابی پیدا ہوگی۔ دوسری بات وہ کہ آپ کے شوہر کسی ایسے شخص کے ساتھ مل کر کاروبار کر رہے ہیں جو انہیں دھوکہ دے رہا ہے یا دھوکہ دے گا لیکن آپ کے شوہر کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے یہ دونوں ہی باتیں ضد اور ہٹ دھرمی سے ختم نہیں ہوسکتیں۔ ان دونوں باتوں کو صرف محبت اور نرمی سے

حل کیا جا سکتا ہے۔ آپ محبت اور پیار ہی سے یا پھر خدمت سے اپنے شوہر پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ وقت کتنا بھی لگے لیکن شوہر کو رام کرنے کے لئے آپ صرف محبت اور خدمت کا راستہ اختیار کریں۔ غصہ، ضد، سختی اور انانیت عورت کو صرف نقصان پہنچاتی ہے۔ ضدوں سے بے شمار گھر تباہ ہوگئے ہیں اس لئے آپ ضد اور ہٹ دھرمی کو قطعاً ترک کر دیں اور اپنے شوہر کے خراب مزاج کو محبت اور خدمت سے بدلنے کی کوشش کریں۔ یقین کریں کہ محبت اور خدمت سے پتھر بھی پگھل جاتے ہیں۔

آپ روزانہ صبح کو ''یَالَطِیْفُ یَاوَدُوْدُ'' ۵۱۲ مرتبہ پڑھا کریں اور شام کو مغرب کی نماز کے بعد ''یَادَافِعُ یَامَانِعُ'' دوسو مرتبہ پڑھا کریں۔ اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ انشاء اللہ مہینے دو مہینے میں آپ شوہر کے مزاج میں فرق محسوس کریں گی اور وہ شخص جو آپ کے شوہر کو دھوکہ دے سکتا ہے وہ رفتہ رفتہ خود آپ کے شوہر کی زندگی سے الگ ہو جائے گا۔

اس وظیفے کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے رویہ میں نرمی رکھیں۔ جو بات ناگوار گزرے اس پر بھی ناگواری کا اظہار نہ کریں۔ صبر وضبط سے کام لیں اور بے رخی کا جواب محبت اور توجہ سے دیں۔ انشاء اللہ جب آپ شوہر کا احترام تعلیمات دین کی وجہ سے کریں گی تو اللہ کی مدد اور نصرت کی آپ اس دنیا میں بھی حق دار ہوں گی اور آخرت میں بھی اور آپ کو آپ کی محبت اور نیکی کا صلہ اس جہاں میں بھی ملے گا اور اس جہاں میں بھی۔

میں دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین آپ کی محبت کو آپ کے شوہر پر اثر انداز کرے اور آپ کی ازدواجی زندگی مثال بن جائے۔

امریکہ جانا چاہتے ہیں

سوال از: فیاض الدین ـــــــــ مج گاؤں

اللہ تعالیٰ آپ کو تمام آفات وبلیات، مصیبتیں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور آنجناب کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رہے آمین یارب العالمین۔ حضرت والا میں اپنا تعارف کراتا ہوں۔ میرا نام فیاض احمد ولد نورالدین علی ڈونگر کر ہے۔

حضرت میں عرصہ چار سال سے پریشان ہوں میں نے ship (پانی والی جہاز کی نوکری کے لئے) بے انتہا کوشش کی دو جگہوں پر ایجنٹوں کو میں ستر ہزار روپے اسی طرح دوسری جگہ ۲۵ ہزار روپے ان کے کہنے کی وجہ سے دیا لیکن میرا سارا روپیہ ڈوب گیا۔ مجھے نوکری بھی نہیں ملی اور روپیہ بھی ڈوب گیا جب اس ایجنٹ سے بات کرتا ہوں تو وہ کہتا ہے کہ تمہارا روپیہ ملے گا کہیں جائے گا نہیں تقریباً چار سال ہو گئے روپیہ نہیں ملا۔ جب کہ یہ روپیہ میں نے قرض لیا تھا لیکن اتنا زیادہ پریشان ہوں کہ کچھ لکھ نہیں سکتا، دل کہتا ہے خودکشی کرلوں، اب تک میں ان لوگوں کا قرض بھی نہیں ادا کر سکا میں بہت پریشان ہوں لیکن اسی دوران مجھے آپ کا پرچہ طلسماتی دنیا پڑھنے کا اتفاق ہوا مجھے کیسے ملا یہ مجھے خود نہیں معلوم لیکن میں نے اس کو پڑھا تو ایسا لگا کہ میرے دل سے کوئی بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو اور مجھے لگا کہ آپ سے رجوع ہونے پر مجھے نہ یہ کہ سہارا ملے گا بلکہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ خدارا آپ مجھے مایوس نہ کریں۔

ابھی آنے والے ماہ جون میں ۱۶ جون کو مجھے امریکی شپ پر انٹرویو دینے کے لئے جانا ہے اللہ کے واسطے اس پریشان حال کے لئے حضرت کوئی دعا یا تعویذ، وظیفہ بتادیجئے تاکہ میں کامیاب ہو جاؤں۔ آپ کے بارے میں میں نے جان کار لوگوں سے پوچھا بڑی تعریف سنی اور یہ بھی آپ جیسے بزرگوں سے کتنے اللہ کے بندوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ میں اتنا پریشان ہو چکا ہوں کہ کچھ لکھا نہیں جاتا۔ آخری حل کے طور پر آپ کے پاس یہ خط لکھ رہا ہوں، پلیز مجھے مایوس نہ کریں، میری پیدائش ۲ر مارچ ۱۹۷۸ء ہے۔ میرے والد کا نام نورالدین علی ڈونگر کر دادا کا نام علی اسماعیل ڈونگر کر، والدہ کا نام زبیدہ خاتون نورالدین ڈونگر کر، دادی کا نام حفیظہ علی ڈونگر کر، نانا کا نام احمد صاحب مجھگاؤں کر نانی کا نام حلیمہ احمد صاحب مجھگاؤں کر۔

آپ دعا کیجئے کہ ۱۶ر جون کو میرا انٹرویو ہو جائے اور میں انٹرویو میں کامیاب ہو جاؤں، نیز مجھے امریکی شپ کا ویزا مل جائے، آپ کا میرے زندگی پر بڑا احسان ہوگا کرم ہوگا۔

جواب

آپ کو بذریعہ ڈاک ایک نقش روانہ کر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے آپ کو امریکہ کا ویزہ مل جائے گا۔ اگر خدانخواستہ نہ ملے تو پھر آپ چالیس دن تک روزانہ گیارہ سو مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کریں، اول وآخر درود شریف پڑھیں۔ آیت کریمہ یہ ہے۔ لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اس کے علاوہ ۴۰ ہی دن تک عشاء کے بعد ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھیں اور اس وظیفے کے اول وآخر بھی گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر اس انٹرویو میں ناکامی ہوگئی

خدانخواستہ تو آئندہ آپ کو کامیابی مل جائے گی انشاءاللہ۔

آپ نے اپنے خط میں خودکشی کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس طرح کی باتیں خالصتاً بزدلی سے تعلق رکھتی ہیں ایک صاحب ایمان کو اس طرح کی باتوں سے احتراز کرنا چاہئے۔ آپ کو شاید معلوم نہیں کہ خودکشی کرنا حرام ہے اور اللہ کے نیک بندوں نے خودکشی کرنے والوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے بھی گریز کیا ہے۔ جب کہ کسی بھی اجنبی مسلمان کی نماز جنازہ پڑھنا باعث ثواب ہے اور مسلمان کے جنازے کو ۴۰ قدم تک کاندھا دینے سے ۴۰ کبیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں لیکن شرابی کی اور خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھنے سے بھی اللہ کے نیک بندوں نے اجتناب برتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جب انسان کو کسی معاملے میں پے در پے ناکامی ملتی ہے تو دل ٹوٹتا ہے اور جھنجھلاہٹ بھی ہوتی ہے لیکن ایسے مواقعات پر صبر سے کام لینا چاہئے اور اپنی تگ ودو جاری رکھنی چاہئے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ کی مدد صبر اور نماز کے ذریعہ حاصل کرو۔ اس کا مطلب یہی تو ہے کہ جب تک انسان کو کسی جائز معاملے میں کامیابی نہ ملے تو اس کو صبر کرنا چاہئے اور اس کو نماز قضائے حاجت کا شغل رکھنا چاہئے، نہ کہ یہ انسان مایوس ہو کر کسی دریا میں چھلانگیں لگانے کی پلاننگ شروع کردے۔ یہ تو محض بزدلی ہے اور بہت بڑی معصیت بھی ہے ایسی معصیت کہ جس کی تلافی بھی ممکن نہیں ہے۔

آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے، آپ کو پنا، پکھراج اور نیلم باذن اللہ راس آئیں گے۔ اگر ممکن ہو ان پتھروں میں سے کوئی ایک پتھر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں ۹ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں۔ نوچندی جمعرات کو دو کلو گیہوں کے آٹے کی گولیاں بنا کر کسی تالاب یا دریا میں بہ نیت صدقہ ڈال دیں۔ اس صدقہ سے آپ کی رکاوٹیں انشاءاللہ ختم ہو جائیں گی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین آپ کو قرض سے نجات دے اور آپ کو اپنے تمام مقاصد حسنہ میں کامیابی عطا کرے۔ نیز آپ کو امریکہ کا ویزا لینے میں کامیابی مل جائے۔ (آمین)

اعتراف گناہ

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

بہت دن پہلے میں نے آپ کے پاس ایک خط بھیجا تھا، دل و دماغ میں تقویت کے لئے تو آپ نے رات کو سونے سے پہلے یاسلام یا قوی یاحمید تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھنے کو کہا تھا میں نے چار پانچ مہینے تک لگاتار پڑھا ہے تو اس سے مجھے بہت فائدہ ہوا تھا ایسا لگتا تھا کہ میری بیماری بالکل ختم ہو چکی ہے لیکن اس کے بعد میرا تعلق ایک عورت سے ہو گیا اور میں نے اس کے ساتھ غلط کام بھی کیا اور اس کے گھر کا کھانا بھی بہت کھایا اور وہ مجھے اپنے گھر لے جا کر دودھ بھی پلاتی تھی وہ میری عمر سے زیادہ عمر کی تھی، میری عمر ۲۳ سال کی ہے اور وہ شادی شدہ تھی اس کے تین بچے تھے جب کہ میری شادی بھی نہیں ہوئی ہے۔ کچھ دن کے بعد میں اپنے گاؤں میں چلا گیا پونہ سے تو گاؤں میں جا کر پتہ چلا کہ جہاں پر میں رہتا تھا پونہ میں وہاں اس کے فون بہت آتے ہیں اور وہ بار بار مجھے ہی معلوم کرتی ہے کہ اس کا پتہ بتادو میں اپنے گھر پہ رات کو فون کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا تو مجھے بہت گھبراہٹ ہونے لگی اور ایسا لگا کہ پیٹ میں سے گیس اٹھ کر سینے میں آگیا اور مجھے پسینہ آگیا پھر اس کے بعد کچھ دن بعد ایسا ہی ہوا جب سے میں بہت پریشان ہوں مجھے ایسا لگا تھا کہ وہ عورت مجھے پکڑنے آرہی ہے دل و دماغ پہ وزن سا رکھا رہتا ہے الٹی الٹی باتیں دماغ میں آتی ہیں اور میں ہر ٹائم اداس رہتا ہوں اور گھبراہٹ سی طاری رہتی ہے۔ ڈاکٹروں کو بھی دکھالیا ہے وہ تو کچھ بھی بیماری نہیں بتاتے اور کئی سارے عاملوں کو بھی دکھادیا ہے انہوں نے بھی کچھ نہیں بتایا۔

آپ میرے خط کا جواب قریب کے شمارے میں دیں میں بہت زیادہ پریشان ہوں۔

جواب

آپ اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور آئندہ اس طرح کے کسی بھی گناہ کے قریب نہ جانے کا عہد کریں۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کے اعصاب پر وہ عورت سوار ہو گئی ہے یا پھر آپ کا ضمیر آپ کو جھنجھوڑ رہا ہے بہتر ہوتا یہ بات ہم سے بھی چھپالیتے، آپ نے اگر اپنے اس سوال کو رسالے میں چھاپنے کی تاکید نہ کی ہوتی تو ہم اس کو ہرگز ہرگز رسالے میں نہ چھاپتے۔ اب اسی میں عافیت ہے کہ آپ اس عورت سے تعلقات منقطع کرلیں اور دن رات استغفار کریں۔ اللہ غفور رحیم ہے وہ یقیناً آپ کی ہر غلطی کو ماسوا شرک کے معاف کرسکتا ہے۔ لیکن سچی توبہ کے لئے شرط یہی ہے کہ بندہ پھر کبھی اس گناہ کی طرف نہ پلٹے جس کی وہ معافی چاہ رہا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کی غلطیوں کو درگزر کرے اور آئندہ کے لئے آپ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

گھریلو آفتیں

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

خدمت میں عرض یہ ہے کہ میں بی، اے کی طالبہ ہوں، میں آپ کا رسالہ پڑھتی ہوں اور آپ کی اچھی باتیں پڑھ کر دل کو بہت خوشی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے رسالے کو دن دونی رات چوگنی ترقی سے نوازے (آمین)

میں آپ کے ادارے میں دوبارہ خط بھیج رہی ہوں، پہلی بار خط بڑی امید کے ساتھ بھیجا تھا مگر جواب سے نا آشنا رہی بڑا ہی دکھ ہوا۔ مگر پھر بھی خط لکھ رہی ہوں کہ شاید میری پریشانیوں کا آپ کے پاس کوئی حل ہو۔ جب میں ڈاک خط پڑھتی ہوں تو آپ لوگوں کی پریشانیوں کا اتنا اچھا جواب دیتے ہیں کہ لوگ اپنی مصیبت بھول جاتے ہیں اور آپ کی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ اسی لئے میں بھی ایسا جواب چاہتی ہوں کہ میری پریشانی کا آپ کے پاس کوئی حل ہو۔ دن پر دن میرے والدین بیماری میں مبتلا ہوتے جارہے ہیں۔ میری امی کو سنمبل بائی کا مرض ہوگیا ہے۔ دن پر دن روشنی کم ہوتی جارہی ہے، سر میں درد اکثر رہتا ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اگر آپریشن نہیں کرایا تو روشنی چلی جائے گی۔ ٹینشن اتنا بڑھ گیا ہے کہ اب اس کا علاج آپریشن ہی ہے مگر امی آپریشن نہیں کرانا چاہتی ہیں کچھ حافظ کو دکھایا ہے تو ان کا کہنا ہے کہ میری امی کے اوپر سحر جادو کرادیا گیا ہے اس سے مرض بن گیا ہے۔ میری امی کا نام (..........) اور ان کی والدہ کا نام (..........) ہے گھر میں ہر فرد بیماری میں مبتلا ہے۔ والد محترم بھی بہت کمزور ہوگئے ہے۔ دنیا جہاں کی فکر مارے ڈال رہی ہیں۔ گھر پر پریشانی بھی بہت ہوگئی ہے۔

یہ سب باتیں جب سے میرے بھائی کی شادی ہوئی ہے کچھ زیادہ ہوگئی ہیں۔ بھابھی بھی ایسی نہیں ملی کہ گھر سنوارتی وہ تو آگی الگا والی ہیں۔ ہر وقت گھر میں ایک تناؤ سا رہتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ کہیں چلے جائیں۔ جب وہ اپنے گھر چلی جاتی ہیں تو گھر میں تناؤ بھی کم رہتا ہے اور پریشانی بھی۔ محلے والے الگ دشمن جان بنے ہوئے ہیں۔ چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہیں۔ برائے مہربانی مجھے ایک اچھا جواب دیجئے میں آپ کی بہت شکرگزار ہوں گی۔ مجھے یہ بتائیے کہ میں امی کا آپریشن کراؤں کہ نہیں۔ اگر میری امی کے اوپر سحر جادو ہے تو کوئی وظیفہ بتائیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ اس بار آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے میں جواب کی منتظر رہوں گی بہت بہت شکریہ۔

جواب

آپ کے گھر کی پریشانی کو سن کر دکھ ہوا۔ مسلم گھرانوں کا عام طور پر یہی حال ہے کہ جب لڑکوں کی شادی ہوتی ہے تو وہ اپنی بیویوں کے ساتھ صحیح رول ادا نہیں کرپاتے یا تو وہ بیوی کی طرف ڈھلک جاتے ہیں اور بیوی کے غلام محض بن کر رہ جاتے ہیں یا پھر وہ اپنی ماں کے غلام بنے رہتے ہیں اور اپنی بیوی کو پیروں کی جوتی سمجھتے ہیں۔ اس طرح عورتوں کے حقوق پامال ہوجاتے ہیں اگر بیٹا صرف ماں کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے تو بیوی کی حق تلفی ہوتی ہے بیوی بھی ایک عورت ہے، ایک عورت کی چاہ میں دوسری عورت کو نظرانداز کیا جاتا ہے اور اگر بیوی کی ہاں میں ہاں ملاکر ماں کو ذلیل کیا جاتا ہے تو بھی عورت کی حق تلفی ہوتی ہے۔ جب کہ اسلام نے ہمیں اعتدال کی تعلیم دی تھی اور وہ یہ کہ ہم اپنے ماں باپ کی عظمت کو بھی پہچانیں اور اس لڑکی کی بھی قدر کریں جو ہجرت کرکے ہمارے گھر آئی ہے۔ ہمیں اپنی بیوی کے ساتھ وہ معاملہ کرنا چاہئے جو انصار مدینہ نے مہاجرین کے ساتھ کیا تھا۔ آپ کے گھر میں بھابھی کی طرف سے جو پریشانی ہے اس میں اصل قصور آپ کے بھائی کا ہے۔ آپ کے بھائی کو چاہئے کہ وہ صحیح رول ادا کرنے کا ثبوت دے اور جب آپ کے بھائی کا رول صحیح اور مخلصانہ ہوگا تو گھر میں کسی کی بھی حق تلفی نہیں ہوگی۔ ماں ماں ہے، بیوی بیوی ہے، ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔ اب رہی یہ بات کہ آپ کی بھابھی بدزبان ہے، لاپرواہ ہے اور آپ کے ماں باپ کی عزت نہیں کرتی ہے تو ایسا جب ہی ہوتا ہے جب اس کا شوہر اس کو بے جا ڈھیل دے یا پھر بے جا پابندیاں لگائے۔ خواہ مخواہ کوئی عورت نہیں بگڑتی غلط رول عورت کو بگاڑتا ہے۔ اگر شادی کے شروع دنوں سے مرد بیوی پر کنٹرول رکھے اور اس سے محبت کرنے کے ساتھ اس کو پیار سے یہ سمجھائے کہ میں اپنے ماں باپ کی خود خدمت کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ تم بھی ان کی خدمت کرو اور ان کی عزت کرو تو بیوی اپنے ساس وسسر سے محبت کرنے پر مجبور ہوگی لیکن اگر مرد ایک بار بھی یہ غلطی کرے گا کہ اپنے ماں باپ یا اپنے بہن بھائی کی برائی بیوی سے کرے گا تو بیوی بے لگام ہوجائیگی اور وہ اپنے ساس وسسر کو بے حیثیت سمجھنے لگے گی۔ آپ کو اصل شکایت اپنے بھائی سے ہونی چاہئے نہ کہ اپنی بھابھی سے۔ اگر بھابھی بری ہے تو بھی اس میں قصور آپ کے بھائی کا ہے۔ رہی آپ کے والدہ کی بینائی کی بات تو ہمیں ان پر سحر کے اثرات نظر نہیں آتے۔ ان کو تو کوئی دماغی مرض ہے یا پھر انہیں شدید قسم کا قبض ہے جس سے ان کی بینائی تیزی کے ساتھ

گر رہی ہے۔ آج کل شوگر بھی ایک عام سا مرض بن کر رہ گیا ہے اور شوگر میں بھی بینائی تیزی سے متاثر ہوتی ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ اگر بینائی تیزی سے گر رہی ہو تو ڈاکٹروں سے مشورہ کرنے کے بعد آپریشن کرالیں۔ آنکھوں کا آپریشن قدرے آسان ہوتا ہے لیکن اگر آپریشن کرانے پر والدہ تیار نہ ہوں تو ہر فرض نماز کے بعد ''یَانُوْرُ یَابَصِیْرُ'' سات مرتبہ پڑھ کر اپنی اُنگلیوں پر دم کر کے اپنی دونوں آنکھوں پر مل لیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے بینائی ٹھہر جائے گی اور نگاہ کا چشمہ بھی بنوالیں۔ چشمے سے بھی نگاہ ٹھہر جاتی ہے۔

آپ اپنے ماں باپ کی طرف سے دکھی ہیں قابل قدر بات ہے لیکن آپ کے گھر کے مسائل جب ہی حل ہو سکتے ہیں جب آپ کے بھائی کی سوچ و فکر وہ ہو جائے جو سوچ و فکر آپ کی ہے۔ ہم دعا کریں گے کہ آپ کے بھائی کی اصلاح ہو جائے۔ انشاء اللہ بھابھی کی اصلاح خود بخود ہو جائے گی۔

عامل بننا چاہتے ہیں

سوال از: ظفر علی ــــــــــ اورنگ آباد

عرض خدمت یہ ہے کہ میں روحانی عملیات سے دلچسپی رکھتا ہوں، ہمارے ایک شناسا مولانا کے ذریعہ اور کچھ عملیات کی کتابوں کے ذریعہ میں تھوڑا بہت جھاڑ پھونک کا عمل کرتا ہوں اور الحمدللہ لوگوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن اکثر عمل میں اعتماد نہیں ہوتا کیونکہ میں نے مستقل طور پر یہ کسی سے سیکھا نہیں ہے۔ ہمارے مولانا کے ذریعہ آپ کا نام اور خدمات معلوم ہوئی سن کر بڑی مسرت ہوئی کہ اللہ نے اس دور میں آپ کو اس عظیم الشان کام کے لئے چنا، اللہ زور بازو میں مزید قوت دے۔

اگر آپ اس بندہ ناچیز کو شرف تلمذ بخشیں تو زہے نصیب، مجھے بتایئے کہ باضابطہ آپ کا شاگرد بننے کے لئے کیا کرنا ہوگا میں یہ بتا تا چلوں کہ میں فی سبیل اللہ اس کو کرتا ہوں۔

آخیر میں آنجناب سے ادباً گزارش ہے کہ اس ناچیز کی درخواست پر غور کیا جائے اور مجھے قوی امید ہے کہ آپ مجھ پر یہ احسان عظیم ضرور فرمائیں گے۔

مجھے ماہنامہ طلسماتی دنیا جاری کرانا ہے اس کے لئے کیا کرنا ہوگا اور اس کی سالانہ رقم کتنی دینی ہوگی۔ برائے کرم آگاہ فرمایئے، اس خط کا جواب ضرور دیں، میں انتظار کروں گا۔

جواب

روحانی عملیات سے دلچسپی ایک اچھی چیز ہے اور اس سے بھی زیادہ اچھی چیز یہ ہے کہ آپ اس لائن میں صحیح طریقے سے اپنی پکڑ چاہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ اسی وقت ممکن ہے جب آپ اس لائن میں باقاعدگی کے ساتھ قدم رکھیں اور حسب قاعدہ اس لائن میں اپنے قدم اٹھائیں۔ ہر لائن میں کامیابی حاصل کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ اس لائن کے پرائمری اسکول میں داخل ہو کر ہر سال امتحان در امتحان سے گزرتا ہوا انسان میٹرک، اور بی، اے تک پہنچے، جو لوگ اس لائن میں قدم رکھتے ہی اگلے ہی ہفتے بی اے فائنل میں چھلانگ لگانے کی سوچتے ہیں وہ نادان ہیں اور ایسے لوگ کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔ آپ اس لائن میں آہستہ آہستہ اپنا سفر شروع کریں اور مختلف منزلوں سے گزرتے ہوئے آخری منزل تک پہنچنے کی آرزو کریں۔ انشاء اللہ اس طرح آپ کی آرزو ضرور پوری ہوگی صحیح طریقہ سے عامل بننے کے لئے چار پانچ سال لگتے ہیں لیکن اگر صلاحیت ہو اور استاد صحیح معنوں میں رہنمائی کرنے کا اہل ہو تو کچھ کم وقت بھی لگ سکتا ہے لیکن تین سال تو آپ کو یقینی طور پر ریاضتوں سے گزرنا ہوگا۔

ہمارے یہاں شاگردی کا اصول یہ ہے کہ آپ اپنے تین فوٹو بھجوائیں۔ دو پاسپورٹ سائز اور ایک فوٹو اسٹامپ سائز (رسیدی ٹکٹ کے برابر) پانچ سو روپے منی آرڈر کریں۔ اپنا نام والدین کا نام اور اپنی تاریخ پیدائش یا عمر لکھیں اور اپنا مکمل پتہ بھی تحریر کریں۔ آپ کو شاگردوں کی فہرست میں شامل کیا جائے گا اور آپ کی صحیح طریقہ سے رہنمائی کی جائیگی ماہنامہ طلسماتی دنیا کی سالانہ خریداری کے لئے ۲۴۰ روپے منی آرڈر کریں۔ رسالہ جاری کردیا جائے گا۔ روحانی عملیات کی تربیت آپ کسی اور سے بھی لے سکتے ہیں۔ اب ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اس لائن میں قدم رکھ کر ہتھیلی پر سرسوں اگانے کی بات نہ کریں۔ چند سال محنت کریں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

سوال از: محمد ظفر الاسلام ــــــــــ برہانپور

میں نے پہلے بھی خط لکھا تھا اس کا جواب نہیں آیا۔ میں قرآن مجید ناظرہ پڑھتا تھا فارغ ہونے پر مدرسہ سے حفظ کا الہام ہوا، مدرسہ جانے پر وہاں سے بھگایا گیا اور سارے راستے بھاگا روتے ہوئے قریباً عمر سات

سال تھی ۔ پھر کچھ دنوں بعد دوبارہ الہام ہوا ۔ ویسے ہی گیا اس سے پہلے تعویذ پہننے کا الہام ہوا ۔ اسی طرح کئی الہامات ہوئے اور میں بچپن سے کمزور تھا، حافظہ کمزور تھا ۔ سیاہ سایہ اور دوسرے طرح کے جن بھی دیکھا اور بچپن میں اچانک صاف اردو بول کر خاموش ہوگیا ۔ جب عمر ایک سال تھی میں پیدائشی ولی تھا ۔ اسپتال سے بدلا گیا اور مجھ میں یہودی آسیب آئے جو کمزور کرتے گئے اور مدرسہ سے بھگاتے گئے اور کھنڈرات وغیرہ خواب میں دکھائے گئے ۔ اسی طرح تیسری بار نہیں گیا کیونکہ مجھے جادو کرکے بڑے بڑے گناہ کرائے گئے ۔ کتابوں کا شوق لگا اور کتابیں پڑھنے پر گھوڑے محل وغیرہ رنگین فوٹو کی دیکھتا گیا میں اس گھر میں آیا ہوں جو بہت گندہ ہے اور ان کی وجہ سے جادو کے ذریعہ مجھ سے بدفعلی وغیرہ کبیرہ گناہ کرائے گئے اور ولایت سلب کرلی گئی اور یہاں ٹی وی پر ڈراؤنے سیریل اور ٹاکیز کا شوق لگایا گیا مجھے کچھ نہیں معلوم تھا، بستر پر پیشاب کی عادت لگ گئی، اسکول پڑھا اور آج کم وبیش ۲۳ سال کا ہوں اور میں نے اتنے عرصے فضول وقت برباد کیا کتابیں پڑھنے کا شوق اسی طرح مناظر دکھا کر دلایا گیا ۔ میں نے فلم وغیرہ دیکھنا بند کیا اور اتنے عرصے مسجد میں جاروب کشی، آستانوں پر حاضری اور اللہ ورسول کے نام لکھے ہوئے رقعات تھیلا بھر اٹھایا جو میرے پاس رکھے ہوئے ہیں ۔ میں نے عامل کے ذریعہ معلوم کیا تھا تو اس نے دو موکل کے ذریعہ معلوم کرکے آسیب کی تعداد ۵ بتایا جو ناپاک تھے اور وہ عامل تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں لیکن اس کے علاج سے بھی کچھ افاقہ نہ ہوا اور آج بھی مجھے سیاہ چہرہ دکھتا ہے اور آسیب بات بھی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ علاج کراکر مجھے نجات دلا ۔ مجھے آوازیں اور بدمذہب جن بھی دکھے اور پیر پٹکنے کی آوازیں بھی آئیں ۔ اب قریباً دو تین آوازیں ایک ساتھ آرہی ہیں جو بند نہیں ہورہی ہیں ۔ وہ سب اٹھانے پر گندے مقامات سے اور آسیبوں کے جادو سے میرے جسم پر زائد بال ہیں ہر جگہ اور پستان پر ورم، سر پر ورم کو بڑ، اور کمزوری، کان وغیرہ ٹیڑھا ہے اور میرے بچپن میں میری شکل نورانی تھی، کثرت سے درود شریف پڑھنے، ہر تسبیح کے ذریعہ استخارہ آتا ہے، استخارہ کرکے خط لکھ رہا ہوں ۔ مجھے جلد اس آفت سے نجات دلایئے میں ندامت ہونے پر گھر پر نماز پڑھ رہا ہوں اور شرعی معذور ہوں، مجھے پٹخا گیا، ڈراؤنے خواب دکھائے گئے اب تک پیشاب کی بیماری تھی دوا کھانے پر دور ہوئی ۔ اللہ کے خوف سے رویا ہوں، نعت وغیرہ بھی پڑھا ہوں اس لئے آسیب ظاہر ہوئے ورنہ مجھے معلوم نہیں تھا ۔ آسیب ہیں تعویذ پہنا ہوں فائدہ نہیں ہوا ۔ میرے متعلق استخارہ یا زیارت نبویؐ کا عمل کرکے معلوم کریں ۔ میں نے خود گناہ نہیں کیا، گناہ کرائے گئے، مدراس سے بھگایا گیا کیونکہ میں نے صرف دو سال قبل سے تعویذ پہننا شروع کیا میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا اپنے ہی گناہ سمجھتا رہا گناہ مجھے یاد تھے جو درحقیقت آسیبوں سے میرے ذریعہ کئے اور مجھے کمزور کئے عضو مخصوص ٹیڑھا ہے اور مثانہ بھی کمزور ہے ۔ میرے اصل والدین کے متعلق علم نہیں ۔ اللہ نے ملایا لیکن بچپن میں نہیں پہچانا استخارہ اور آسیب کے کہنے پر والد کا نام محمد ظفر الاسلام اور والدہ کا نام انوری بیگم ہیں ۔ مجھے گھر معلوم ہے لیکن معذوری کی وجہ سے نہیں جاسکتا ۔ یہ نقل والدین کا نام محمد یعقوب صادق ہے اور والدہ کا نام گلزار بانو ہے جو آپس میں دوست وغیرہ تھے اور دونوں والدہ اصل اور نقل سہیلیاں تھیں دونوں والد فوت ہوگئے اور دونوں والدہ زندہ ہیں انہیں نہیں دیکھا ان کے پاس ہوں اور دونوں کی ڈلیوری اسپتال میں ہوئی ۔ میں ان کا بیٹا تھا اور پیدائشی ولی تھا ۔ شیطان نے بدل کر ادھر لایا جہاں تعزیہ وغیرہ بنتا تھا ۔ میری شکل میں محلے میں ایک لڑکا ہے جو استخارہ کرنے پر میرا بھائی ہے پہلے بچپن میں میری ایسی شکل تھی اب بھی آنکھ وغیرہ ملتی ہے اور خوبصورت ہیں ۔ میں صرف آپ سے ایک موکل کا عمل بذریعہ جن پڑھوانا چاہتا ہوں اور زکوٰۃ دلوانا چاہتا ہوں اس کے سوا کچھ نہیں چاہتا ۔ زکوٰۃ صرف تین چار دن میں استخارہ کرکے تیزی سے دی جائے کیونکہ استخارہ سے خبر آیا ہے کہ خط پہنچے گا اور زکوٰۃ وغیرہ ادا کی جائے گی اور حاضر کرنے کا عمل آئے گا ۔ جہاں رہتا ہوں ان کے پورے بچے سوائے دو تین کے بدلے گئے اور جائیداد کے الجھے ہوئے مسائل ہیں میری نیت مدرسہ پڑھنے کی ہے اور پرائیویٹ امتحان دے کر وکالت پڑھنے کی ہے اور اچھی نیت سے عامل بننے کی ہے ۔ مجھے الہامات ہوئے ہیں، جن نے چرا کر مدرسہ کا ماڈل بنایا جو کہ صرف ایک بچا ہے اور توبہ کرچکا ہے ۔ مجھے ایک الہام مصنف فتوح الغیب محمد عبدالوہاب قادری صاحب کا ہوا جن کے متعلق غلام نجمی انجم کی کتاب پر نظر پڑی لیکن الہام ہوا کہ وہ یہی ہیں میں وہاں جاتا ہوں کسی کو نام معلوم نہیں یہاں سے اولیاء اللہ کی کتب لی جائی جاچکی ہے ۔ مجھے موکل کا عمل پڑھنا ہے ۔ أجب یا حزورائیل بحق کاف یا کلیم جن سے پڑھوا کر مجھے خط کے ذریعہ حاضر کرنے کا عمل بتایئے اور میں آپ کو اس عمل کا ہدیہ مسائل حل کرکے رزق حلال حاصل کرکے ادا کروں گا ۔ میں نے آپ کی کتابیں پڑھیں عملیات محبت وغیرہ لیکن مفرور ہونے پر عمل نہیں کیا ۔ میرے مسائل اجازت لے کر حل کریں ۔ الہامات آپ کو ہوں گے وہ میرے متعلق ہی ہوں گے لیکن نہ ہو تو وہ امتحان ہے

میری مدد کریں میں وہاں دیوبند میں آکر مدرسہ اور آپ کی شاگردی اختیار کروں گا۔

جواب

یہ جان کر حیرت ہوئی کہ آپ مادرزاد ولی ہیں اور بچپن ہی سے آپ پر الہامات کی بارشیں ہورہی ہیں۔ مادرزاد ولی ہونے کی اصطلاح بہت معروف اصطلاح ہے اکثر لوگ بعض بزرگوں کے بارے میں یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ فلاں فلاں بزرگ مادر زاد ولی تھے جب کہ ہماری محدود معلومات یہ بتاتی ہیں کہ نبوت وہبی ہوتی ہے اور ولایت وہبی نہیں ہوتی کسبی ہوتی ہے۔ نبی ماں کے پیٹ ہی سے نبی بن کر پیدا ہوتا ہے یہ بات تو الگ ہے کہ ہر نبی کو نبوت کی سعادت سے ۴۰ سال کی عمر میں سرفراز کیا گیا لیکن ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں کوئی پیغمبر بھی ایسا نہیں گزرا جس کے بارے میں پہلے سے یہ طے کیا گیا ہو کہ اس کو نبوت عطا کرینگے۔ چنانچہ جب نبی اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تب بھی وہ نبی ہی ہوتا ہے۔ لیکن ولایت ایک کسبی چیز ہے جو بھی مسلمان اس دنیا میں ولایت کے درجے تک پہنچا ہے وہ اپنی جدوجہد ریاضت، عبادات، ترک لذات، ترک خواہشات اور خدمت خلق کے ذریعہ پہنچا ہے لیکن یہ جان کر ہمیں حیرت ہوئی کہ آپ ماں کے پیٹ سے ولی بن کر پیدا ہوئے اور آپ پر کشف والہام کی بارشیں بچپن ہی سے برستی رہیں۔ پھر شیطانی طاقتوں نے آپ کو گناہوں میں مبتلا کردیا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوا کہ آپ کی ولایت کمزور تھی اگر اس میں جان ہوتی تو کوئی شیطان آپ کی ولایت پر اثر انداز نہ ہوتا آپ نے سنا ہوگا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جب دنیا سے رخصت ہونے والے تھے تو شیطان لعین نے ایک روشنی کی شکل میں آکر کہا تمہارے گناہ معاف کردیئے گئے ہیں اب کسی استغفار یا عبادت کی ضرورت نہیں۔ جب کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ مرض وفات میں بھی عبادات سے غافل نہیں تھے۔ جب شیخ نے شیطان کی یہ بات سنی تو فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اس کے بعد چند لمحوں کے لئے وہ روشنی غائب ہوگئی۔ اس کے بعد پھر ظاہر ہوئی اور اس نے کہا جا تجھے تیرے علم نے بچالیا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ مجھے میرے رب کے فضل نے بچایا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ شیطان لعین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پر اثر انداز نہیں ہوسکا اور سچ بات یہی ہے کہ شیطان اولیاء کرام کو ورغلانے میں ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہوتا لیکن آپ کیسے ولی تھے کہ شیطان نے نہ صرف آپ کو بہکایا بلکہ آپ کو فحش قسم کے گناہوں میں مبتلا کردیا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اب آپ ندامت کی وجہ سے نمازیں بھی گھر میں پڑھ رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کے گناہوں کی کچھ شہرت بھی ہوگئی اور آپ رسوا بھی ہوئے۔ اب آپ ہم سے یہ پوچھتے ہیں کہ ہم کسی استخارہ کے ذریعہ یہ معلوم کریں کہ آپ نے گناہ خود نہیں کئے بلکہ آپ سے کرائے گئے۔ عزیزم گناہ انسان خود کرے یا کوئی اسے گناہ کے لئے آمادہ کرے ہر صورت میں وہ خود گناہ گار ہوتا ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ انسان کو گناہ کے لئے شیطان ورغلاتا ہے لیکن اسلامی قانون کے اعتبار سے بہکنے والا خود بھی گناہ گار ہے ہم صرف کسی شیطان کو کسی گناہ کا ذمہ دار ٹھہرا کر اللہ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے۔ ہمارے نزدیک یہ سوچ کہ گناہ ہم نے خود نہیں کئے بلکہ کسی نے کرائے یہ بھی ایک طرح کی غلطی ہے اور اس غلطی کی وجہ سے انسان توبہ کی توفیق سے محروم ہوجاتا ہے۔ سمجھداری کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان گناہ کرنے کے بعد خود ہی کو قصوروار سمجھے اور اپنے رب سے اپنے گناہ کی معافی طلب کرے اسی میں عافیت ہے۔ اپنے گناہ کی ذمہ داری دوسروں کے سر پر ڈال کر انسان نہ توبہ کرے گا نہ شرمسار ہوگا۔

آپ نے یہ فرمائش بھی کی ہے کہ ہم مؤکل تابع کرادیں اور کسی جن کے ذریعہ مؤکل کی زکوۃ ادا کرادیں تا کہ آپ کو کوئی زحمت نہ اٹھانی پڑے، آپ کی یہ غلط فہمی دور کردیں کہ مؤکل اس دور میں تابع کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ مؤکل عامل کی اپنی محنت سے تابع ہوتا ہے۔ ہم لوگوں کو مؤکل تابع کرنے کے عمل بتاتے ہیں، ہم مؤکل سپلائی نہیں کرتے نہ ہمارے ادارے میں مؤکلوں کا کوئی فارم ہے کہ جس کو چاہے مؤکل فروخت کردیں اور نہ ایسا کوئی طریقہ ہے کہ ہم کسی جن کے ذریعہ اس طریقہ پر عمل کرکے مؤکل کسی کی جیب میں ڈال دیں۔ خدا ہی جانے آپ کس ذات سے استخارہ کررہے ہیں اور استخاروں کے جوابات آپ کو کہاں سے موصول ہورہے ہیں آپ نے فرمایا ہے کہ استخارہ میں جواب آگیا ہے کہ آپکا خط ہمارے پاس پہنچے گا مؤکل کی زکوۃ ادا کردی جائے گی اور مؤکل حاضر کرنے کا عمل آپ کے پاس آجائے گا۔ آپ نے اپنے خط کے آخیر میں ایک عمل مانگا ہے اور یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اسی عمل حاضرات کے ذریعہ جو لوگوں کی خدمت کریں گے اس کے بعد آپ کو ہدایا کی صورت میں جو رزق حلال نصیب ہوگا اس میں آپ ہم کو بھی اس عمل کا ہدیہ روانہ کریں گے بڑا اچھا جذبہ ہے، اللہ اس جذبے کا صلہ آپ کو عطا کرے اور ہماری اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو عقل سلیم کی دولت سے سرفراز کرے تا کہ آئندہ آپ ہمارا اور اپنا قیمتی وقت

ضائع نہ کریں۔ انسان کو اس کی زندگی میں کچھ بھی اللہ کی طرف سے عطا ہوتا ہے اس میں سب سے زیادہ قیمتی دولت وقت ہی ہے اور وقت ایسی دولت ہے جو ایک بار ضائع ہونے کے بعد دوبارہ ہاتھ نہیں لگتی۔ باقی آپ کے خط کو طلسماتی دنیا کے قارئین بھی پڑھیں گے۔ ہم نے اپنی بساط کے اعتبار سے جواب دیدیا ہے لیکن نہ ہم عقل کل ہیں نہ علم محض۔ ہم تو آپ کے خط کے بعض اجزا پر نظر ڈال کر یہی کہنے پر قناعت کریں گے کہ کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا۔؟

جسمانی مرض

سوال از: جمیلہ بانو ــــــــــــ ممبئی

یہ خط میں آپ کی خدمت میں ممبئی سے لکھ رہی ہوں کچھ مہینوں سے میری طبیعت خراب تھی۔ پیٹ میں، پسلی میں درد رہتا تھا میں نے بہت علاج کروائی لیکن ٹھیک نہیں ہو پایا بعد میں معلوم ہوا کہ لیور میں سوجن ہے، ڈاکٹروں نے بھرتی کرنے کی صلاح دی۔ اسپتال میں بھرتی بھی ہوئی چھ دن تک اب مجھے چھٹی مل گئی ہے لیکن پسلی میں درد ابھی بھی باقی ہے اور سب سے بڑی الجھن یہ ہے کہ مجھے گھبراہٹ بہت ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری جان نکل جائے گی۔ ڈاکٹر کے پاس جاتی ہوں تو کہتے ہیں تم کو کوئی بیماری نہیں ہے اور مجھے گھبراہٹ کے ساتھ ساتھ پسینہ بہت آتا ہے، بے چینی بہت بڑھ جاتی ہے۔ سب طرح سے ہار کر میں آپ سے فریاد کر رہی ہوں کہ مجھے کوئی ایسی دعا بتایئے یا پھر گھبراہٹ دور ہونے کے لئے کوئی تعویذ دیں تو بہتر ہے۔ میں اپنا پتہ لکھ رہی ہوں میں طلسماتی دنیا کا رسالہ پڑھ کر یہ خط لکھ رہی ہوں، خط لکھنے میں جو غلطی ہو معاف کریں۔

جواب

آپ جسمانی مرض ہی میں مبتلا ہیں لیکن مرض جو بھی ہے وہ پکڑ میں نہیں آرہا ہے۔ غالباً آپ کا مرض پیٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ کسی اچھے ہوسپٹل میں اپنا چیک اپ کرائیں۔ آپ کی بیماری کا روحانی علاج بھی ہم بتاتے ہیں اس فارمولے سے بھی آپ کو انشاء اللہ فائدہ محسوس ہوگا۔

آپ روزانہ صبح کو نماز فجر کے بعد سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ کے میم کو الحمد کے دال میں ملالیں۔ اور ۴۰ مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیں۔ رات کو سوتے وقت ۱۳۱ مرتبہ ''یَا سَلَامُ'' پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر کے سوئیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ پندرہ دنوں میں آپ کو جسمانی تکالیف سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۰	۹۳	۹۶	۸۳
۹۵	۸۴	۸۹	۹۴
۸۵	۹۸	۹۱	۸۸
۹۲	۸۷	۸۶	۹۷

زندگی کی الجھنیں

سوال از: حمیدہ بانو ــــــــــــ ممبئی

میں کافی عرصے سے آپ کی کتاب طلسماتی دنیا پڑھ رہی ہوں جب بھی پڑھتی ہوں اس پر عمل کرتی ہوں۔ میں نے اسی دوران اپنے دو خط کراچی میں روانہ کئے تھے لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔

میری پریشانی یہ ہے کہ میں قبل چھ سال سے پریشان ہوں لیکن میں نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا لیکن میری پریشانی بڑھتی ہی جارہی ہے جب سے میں نے اس گھر میں قدم رکھا ہے پہلے میرے شوہر سعودی میں تھے وہ واپس آگئے اس کے بعد لڑکے کے گلے میں گانٹھ ہوگئی اس کا آپریشن اس کے بعد میں تین سال سے پیٹ درد میں پریشان تھی، بہت علاج کروائی لیکن بیماری معلوم نہ ہوئی، الٹرا، سونوگرافی پیٹرن سب کروائیں لیکن کوئی بیماری نہیں معلوم ہوئی تیس سال بعد اچانک تکلیف بڑھ گئی دواخانہ جانے پر فوراً آپریشن ہوا اور ڈیڑھ کلو کی گانٹھ نکلی، چھوٹی آنت میں پوری آنت کو کاٹ کر آپریشن ہوا۔ اسی دوران میرے لڑکے نے بارہویں پاس کیا لیکن میرا دوا کا خرچ اتنا تھا کہ میں اس کو آگے پڑھا نہ سکی۔ میرے شوہر قرض سے پریشان تھے کسی طرح وہ اپنے بھائیوں سے پیسہ لے کر سعودی گئے وہاں سے بھی دس مہینے میں واپس آگئے۔ بیمار ہو کر ان کے اندرونی جگہ سے مواد آنے لگی۔ پھوتے کے اندر پھوڑا ہوگیا اور وہ پھوڑا ٹی بی کا ہے ان کا علاج جے جے میں چل رہا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ میری بیماری میں پورے ایک لاکھ روپے خرچ ہوا وہ پیسے میرے اپنے رشتے دار نے دیئے تھے اور وہ لوگ یہ سمجھے کہ میرا شوہر باہر جا کر ادھار دیدیں گے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا اور پورے دو سال ہوگئے میرے پاس آمدنی کا کوئی بھی راستہ نہیں

ہے کیونکہ میرا شوہر بیمار ہے لڑکے کو تین ہزار پانچ سو مہینے کا کام ہے اور آدمی بھی کبھی کبھی تھوڑا بہت کام کرتے ہیں جب ان کو تکلیف نہیں ہوتی تب مگر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قرضہ کیسے اترے اور میں بہت پڑھائی کر رہی ہوں پھر بھی نہ معلوم اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے۔ سن ۲۰۰۴ء میں میرے لڑکے نے بارہویں کا امتحان دیا نمبر بھی اچھے آئے لیکن نوکری کہیں اچھی نہیں مل رہی ہے جہاں جاتا ہے کام پر وہ یہی کہتے ہیں کہ B.COM پاس چاہتے ہیں اور یہی سن کر میرا لڑکا بہت روتا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ تم گھر بدل لو یہ گھر نہیں ہے اسی گھر میں آنے کے بعد ابا بیمار پڑے تھے تمہارا آپریشن ہوا چھوٹی لڑکی کے پیر میں سوجن ہے اس سے چھوٹے لڑکے کو پیشاب میں دھات گر رہا ہے اور خود اس کے مہینے میں درد ہوتا رہتا ہے۔ میں اس کو تسلی دیتی ہوں کہ بیٹے سب ٹھیک ہو جائے گا، اللہ پر بھروسہ رکھو نماز پڑھو میں خود بھی بہت پریشان ہوں رات رات بھر سوچ میں رہتی ہوں اور اپنے شوہر اور لڑکے پر ظاہر نہیں ہونے دیتی ہوں حضرت میری آپ سے گزارش ہے کہ سب سے پہلے آپ میرے لئے کوئی ایسی دعا بتائیے کہ میرے گھر سے بیماری کا سلسلہ جو چل رہا ہے وہ ختم ہو جائے دوسرا میرا قرض اتر جائے، میرے شوہر لڑکی اور لڑکے کی جو بیماری ہے اس کے لئے دعا بتائیے کیونکہ جو بھی دعا پڑھنی ہے وہ میں خود پڑھوں گی۔ کسی طرح بھی لڑکے کی اچھی نوکری کے لئے دعا بتائیے میں دو سال سے استخارہ میں فون لگا رہی ہوں لیکن فون لائن نہیں ملتی آخر میں مجھے آپ کی کتاب کے بارے میں معلوم پڑا چھ مہینے سے میں یہ کتاب پڑھ رہی ہوں اس میں سب کے سلسلے کے بارے میں پڑھی تو میں نے سوچا کیوں نہ اپنے گھر کے بارے میں لکھوں۔ اس لئے میں لکھ رہی ہوں کراچی میں بھی میں نے دو خط روانہ کئے ہیں لیکن وہاں سے بھی خط کا کوئی جواب نہیں آیا میں بہت امید سے لکھ رہی ہوں میں یہ بھی لکھ رہی ہوں کہ میرا نام حمیدہ ہے لڑکے کا نام شمیر خان ہے۔ پیدائش ۸۵-۴-۲۳ ہے۔ جو نوکری کی تلاش میں ہے اس کے لئے کوئی دعا بتائیے، شوہر کا نام وصی اللہ ہے۔

سب سے پہلے مجھے یہ بتائیے کہ گھر بدلوں یا نہیں گھر بدلنے کی طاقت میرے پاس نہیں ہے دوسرے گھر کے لئے ڈپوزٹ زیادہ ہے اور بھی بہت کچھ، آپ سے کہنا ہے لیکن خط بڑا ہو رہا ہے آپ میرے خط کا جواب بھیجئے اگر آپ کے رسالے میں چھپنے کا وقت نہ ہو میں بہت ہی ارجنٹ لکھ رہی ہوں خدا کے لئے میرے خط کا جواب آپ ضرور دیجئے اگر آپ کہیں تو میں دیوبند آکر مل بھی لوں گی مجھے آپ کے رسالے پر بہت بھروسہ ہے۔ کسی طرح بھی میری پریشانی دور ہو جائے۔

جواب

فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورۂ الم نشرح ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھنے کا معمول بنالیں۔ صبح شام یا سلام ۱۳۱ مرتبہ پڑھیں۔ بعد نماز مغرب سورۂ واقعہ اور نماز فجر کے بعد سورہ یٰسین کی تلاوت کریں۔ ان چند اعمال کی پابندی کرنے سے انشاء اللہ حالات میں سدھار پیدا ہوگا، گھر میں جو بچے بیمار ہوں یا بلا وجہ روتے رہتے ہوں ان پر تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ انشاء اللہ چند دن اس عمل کی پابندی سے ان کا رونا بھی موقوف ہوگا اور وہ بیماری سے بھی نجات پالیں گے۔

اپنے شوہر سے کہہ دیں کہ وہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد "یَامُغْنِیُّ" تین سو مرتبہ پڑھا کریں۔ اس عمل سے ان کی آمدنی بڑھے گی اور گھر میں خیر و برکت پیدا ہوگی۔

روزگار کے لئے جدوجہد کو جاری رکھتے ہوئے دعاؤں اور وظائف سے فائدہ ہوتا ہے لیکن صرف دعاؤں اور وظیفوں پر قناعت کر کے نہیں بیٹھ جانا چاہئے۔ اگر آپ روزانہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان سورۂ بقرہ کی تلاوت ۴۰ دن تک کرلیں تو انشاء اللہ گھر سے بیماریوں کا سلسلہ ختم ہو جائیگا مغرب کے بعد قرض کی ادائیگی کے لئے ۲۱ مرتبہ یہ پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِی بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ پڑھائی کے دوران کنگھا اپنے بالوں میں کرتی رہیں اگر یہی عمل آپ کے شوہر بھی کریں تو بہتر ہے۔

اگر آپ نے مذکورہ عمل کی پابندی کرلی تو پھر یہ مکان چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاء اللہ اسی گھر میں آپ کے حالات سدھر جائیں گے۔ اپنے شوہر کو اس بات کی بھی تاکید کریں کہ وہ نماز ظہر کے بعد "یَاوَھَّابُ" ۱۴ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ آپ کا بیٹا شبیر خان اگر پابندی کے ساتھ روزانہ "یَاشَکُوْرُ" کی ایک تسبیح صبح اور ایک تسبیح شام کو پڑھ لیا کرے تو اس کے فوائد وہ خود محسوس کرے گا۔

آپ کے بیٹے کا برج ثور ہے عقیق کی انگوٹھی اس کو انشاء اللہ راس آئے گی۔ سات گرام چاندی میں نو رتی کا عقیق کو کا لا رنگ کا جڑوا کر پہنا دیں۔ انشاء اللہ اس کے اثرات مرتب ہوں گے۔ شبیر خاں کے لئے جمعہ کا دن اہم ہے۔ جمعہ کے دن شبیر کو سو مرتبہ درود شریف جو بھی یاد ہو

پڑھنا چاہئے۔ زندگی کی ابتلاؤں اور الجھنوں سے انسان نجات پاسکتا ہے بشرطیکہ وہ واجبی جدوجہد کے ساتھ اپنے رب کو یاد کرتا رہے، دعائیں کرتا رہے اور روحانی فارمولوں کا پابند رہے، مشکلیں کیسی بھی ہوں ایک دن آسانی میں بدل جاتی ہیں۔ رات کتنی ہی بھیانک ہو بالآخر صبح کا نور ہر طرف پھیلتا ہے۔ کسی بھی صاحب ایمان کو مایوس نہیں ہونا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ اس کو درد وغم کے اندھیروں سے نجات دے اور اس کی زندگی میں خوشیوں کا آفتاب طلوع ہو۔ اللہ کے گھر کسی مصلحت کی وجہ سے دیر تو ہوسکتی ہے لیکن وہاں اندھیر نہیں ہے۔ دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں اور دعائیں کسی بھی صورت میں رد نہیں ہوتیں۔ اگر دعا قبول ہونے میں دیر بھی لگے تو دعاؤں کی برکت سے نئے مصائب سے جو مقدر تھے ان سے چھٹکارا مل جاتا ہے اور دعائیں آخرت کے لئے بھی ذخیرہ بن جاتی ہیں اس لئے دعائیں کرتی رہیں اسی میں بھلائی ہے اور اسی میں کامیابی کی امید ہے۔

اوپری اثرات

سوال از: سیدہ۔

آپ کے بارے میں طلسماتی دنیا کے قاری سے معلوم ہوا آپ غریب مظلوم کی فریاد سنتے ہیں۔ میں پہلی بار خط لکھ رہی ہوں اپنی لڑکی کے بارے میں کچھ عرض کر رہی ہوں، میرا نام سیدہ اور لڑکی کا نام تبسم ہے اس کی جلد شادی ہونے والی ہے لیکن ادھر حالات کچھ ایسے ہوگئے ہیں جس وجہ سے میں بہت پریشان ہوں میری بیٹی کو رات میں اکثر کوئی بلاتا ہے اور وہ چھت پر چلی جاتی ہے اسے خوشبو محسوس ہوتی ہے رات میں نیند نہیں آتی۔ خواب میں بار بار بلی دیکھتی ہے کبھی عورت بن جاتی ہے کبھی مرد اسے حیض ٹھیک سے نہیں آتا۔ ڈاکٹر کو دکھایا ڈاکٹر کہتے ہیں کوئی بیماری نہیں ہے۔ گھر میں سبھی لوگ بیمار رہتے ہیں۔ تبسم کے لئے تعویذ دیں کچھ عمل بتائیں ان حالات سے چھٹکارا مل جائے اور اس کی شادی صحیح سلامت ہوجائے۔ آپ جلد سے جلد جواب سے نوازیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اللہ آپ کو جزائے خیر سے نوازیں۔ آمین۔

جواب

آپ کی بیٹی تبسم پر اوپری اثرات ہیں اسی وجہ سے اسے خوشبو یا بدبو آتی ہوگی رات کو سوتے سوتے اٹھ کر چلنا بیماری کی وجہ سے بھی ہوتا ہے اور اوپری اثرات کی بنا پر بھی اگر آپ یہ دیکھتی ہیں کہ تبسم کسی سے بات کر رہی ہے تو اثرات ہی کی علامت ہے۔ آپ روزانہ صبح شام قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں سات مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے تبسم کو پلایا کریں اور سوتے وقت ایک بار آیت الکرسی اور ۱۳ مرتبہ یَا رَقِیْبُ پڑھ کر تبسم پر دم کردیا کریں۔ انشاء اللہ ۲۱ دن ایسا کرنے سے تبسم کو اثرات سے نجات مل جائے گی۔ ایک کاغذ پر سات مرتبہ "یا حفیظ" لکھ کر اپنے گھر میں چسپاں کردیں۔ انشاء اللہ آپ کے گھر کی بیماریاں ختم ہوجائیں گی۔

گھر میں نماز اور قرآن حکیم کی تلاوت کا ماحول بنائے رکھیں تاکہ خیر و برکت حاصل رہے۔ جن گھروں میں قرآن حکیم نہیں پڑھا جاتا وہاں نحوست پیدا ہوجاتی ہے اور خیر و برکت وہاں سے رخصت ہوجاتی ہے۔

اعداد کا ٹکراؤ

سوال از: یونس جمیل ــــــــــ بنارس

بندہ آپ کا رسالہ "طلسماتی دنیا" ۱۹۹۶ء سے مطالعہ کرتا رہا ہے اور کئی مسئلے کا حل بھی روحانی طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ یہ محض آپ کی محنت اور مالک دو جہاں کا رحم و کرم ہے۔ چونکہ میں ایک جگہ مستقل نہیں رہتا اسی لئے برائے مہربانی یہ پرچہ نہیں منگا کر بک اسٹال سے ہی لیتا ہوں۔ کئی بار پرچہ خریدنے سے محروم بھی رہ جاتا ہوں۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ میرا جواب برائے ڈاک سے بھیجے۔

میرا نام یونس جمیل، والدہ کا نام رضیہ سلطانہ اور والد صاحب کا نام جمیل احمد ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۷ رمئی ۱۹۸۱ء ہے۔ علم الاعداد کی روشنی میں دیکھا جائے تو میرے نام کا مفرد عدد دو ہے۔ جب کہ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہے۔ چونکہ ۵ عدد کا دشمن عدد دو ہے۔ لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ ان اعداد کے ٹکراؤ اور برے اثرات سے بچنے کے لئے کوئی وظیفہ ضرور دیں۔ اور یہ بھی بتائیں کہ مجھے کس نمبر پر زیادہ ترجیح دینا چاہئے دو پر یا پھر ۵ پر۔

جواب

تاریخ پیدائش کا عدد اہم ہوتا ہے۔ نام کے عدد کے مقابلے میں۔ کیونکہ نام کا عدد تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ البتہ تاریخ پیدائش کے عدد کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ بہتر تو یہ ہے کہ اگر تاریخ پیدائش کے عدد اور نام کے عدد میں ٹکراؤ ہو تو نام بدل دینا چاہئے اور نام عمر کے کسی بھی حصے میں بدلا جاسکتا ہے لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر ہر فرض نماز کے بعد ۱۴ مرتبہ "یا وہاب" پڑھنے

کا معمول بنالیں ۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے اعداد کے ٹکراؤ سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اس سے آپ محفوظ رہیں گے ۔ آپ کو ۵ عدد ہی کو اہمیت دینی چاہئے کیونکہ یہی آپ کی قسمت کا عدد ہے ۔ دو کا عدد آپ کی شخصیت کا عدد ہے جو اتنا اہم نہیں ہے لیکن اگر نام تبدیل کرنا ممکن نہ ہو تو مذکورہ وظیفے کی پابندی رکھیں۔

برین ٹیومر

سوال از: (ایضاً)

میرے محلّہ میں ایک لڑکی جس کا ''شبنم روحی'' ہے عرف ''لاڈلی'' والدہ کا نام ''خدیجہ'' اور والد کا نام محمد نثار عالم ہے۔ اس لڑکی کو تقریباً دو سال سے سر میں درد کی شکایت ہے۔ ڈاکٹر کے مطابق اسے برین ٹیومر ہے اور اس کا علاج صرف آپریشن سے ممکن ہے۔ لیکن اس لڑکی کے گھر والوں کی مالی حالت ویسی نہیں ہے کہ اس کا آپریشن کراسکے۔ آپ سے گزارش ہے کہ کوئی عمل بتائیں جسے میں خود کروں، یعنی شبنم روحی کا تصور کر کے عمل میں کروں۔ اور اس لڑکی کو اس بیماری سے نجات مل جائے۔ اللہ آپ کو ہمیں اور تمام امت محمدی کو سلامت رکھے آمین۔ خط کا جواب ضرور دیں۔ آپ کا منتظر۔

جواب

مندرجہ ذیل نقش شبنم روحی کے گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر تین دن تک صبح شام پلائیں۔ انشاء اللہ ۴۰ دن اس فارمولے پر عمل کرنے سے دماغی بیماری سے خواہ وہ کچھ بھی ہو نجات مل جائے گی۔ ۴۰ دن کے بعد ڈاکٹر سے ایک بار پھر رجوع کر کے صلاح لے لیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یا اسرافیل بحق الف

د	ج	ب	ا
ا	ب	ج	د
ج	د	ا	ب
ب	ا	د	ج

اجب یا دردائیل بحق دال

اجب یا جبرائیل بحق با

قرض اور نقصانات

سوال از: محمد افتخار حسن ـــــــــ بہار شریف

میرا نام محمد افتخار حسن ہے۔ عمر ۲۵ سال ہے۔ ۵-۴ سال قبل میرے والد صاحب کا انتقال کینسر کی بیماری سے ہوگیا۔ تب سے میرا گھر طرح طرح کی مسائل ومشکلات کے بھنور میں پھنس گیا ہے۔ گھر میں سب میں بڑا میں ہی ہوں۔ کوئی بھی کاروبار شروع کرتا ہوں تو کسی نہ کسی وجہ سے نقصان ہی ہوتا ہے۔ جس وجہ سے فاقہ کشی کے حالات ہوگئے ہیں اور قرض بھی کافی ہوگیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کونسا کام شروع کروں؟ قرض سے بھی چھٹکارا چاہتا ہوں۔ برائے کرم جو بھی مسئلہ کا حل ہو ارسال فرمائیں۔ مجھے نہایت ہی بے چینی سے انتظار رہے گا۔

جواب

نقصانات سے بچنے کے لئے ۴ جمعراتوں تک یہ عمل عصر اور مغرب کے درمیان کریں کہ ایک کلو آٹے کی گولیاں بنائیں، گولیاں کم سے کم ۲۱ ہوں اور ہر گولی پر ''یارزاق'' ایک بار پڑھ کر تالاب یا دریا میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ نقصانات سے حفاظت ہوجائے گی۔ قرض کی ادائیگی کے لئے یہ نقش کسی عامل سے بنوا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں اور مغرب کی نماز کے بعد جو دعا اس نقش کے درمیان میں لکھی ہوئی ہے اس کو ۱۲ مرتبہ پڑھیں اور پڑھتے وقت کنگھا اپنی داڑھی کے بالوں میں یا سر کے بالوں میں کرتے رہیں۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ اپنا اور والدہ کا نام لکھ دیں۔ نقش یہ ہے۔ ۷۸۶

۷۱۹	۷۲۳	۷۲۶	۷۱۲
۷۲۵	۷۱۳	۷۱۸	۷۲۴
۷۱۴	۷۲۸	۷۲۱	۷۱۷
۷۲۲	۷۱۶	۷۱۵	۷۲۷

اللھم اکفنی ... عن سواک

العبد

فلاں ابن فلاں

وظائف سے دلچسپی

سوال از: عابد حسین ـــــــــ کشمیر

میرا نام عابد حسین ہے والدہ کا نام فاطمہ اور والد کا نام بشیر احمد ہے۔ عرض یہ ہے کہ مجھے آپ کی کتاب طلسماتی دنیا بہت پسند ہے جو کہ

بہت قابل تعریف ہے۔ اس میں سے میں بہت سے وظائف کا خواہشمند ہوں اس کے لئے مجھے اجازت دیجئے میں اپنے بارے میں جاننا چاہتا ہوں کہ میرا اسم اعظم، عدد، ستارہ وغیرہ وغیرہ سب کیا ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۰ اپریل ہے۔ جب مجھے اس کتاب پر پہلے نظر پڑی تو مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی۔ اور میں نے بہت وظائف دیکھے اور سوچا کہ ایسا کروں لیکن پھر یہ خیال آیا کہ اس کے لئے اجازت لینا ضروری ہے۔ وظائف سے مجھے بہت دلچسپی ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ مجھے ضرور اجازت دیں۔ مہربانی کر کے اس کا جواب ضرور دیں اور قریبی شمارے میں شائع کریں۔

جواب

خوشی کی بات ہے کہ آپ کو دینی نوعیت کے رسالے پسند آتے ہیں اور ان کا مطالعہ کرنے میں آپ دلچسپی رکھتے ہیں۔ جس زمانہ میں فحش لٹریچر پسند کیا جاتا ہو اور لوگ عریاں قسم کے رسائل پسند کرتے ہیں، اس زمانہ میں دینی رسالوں کی طرف رغبت ایک قابل قدر صفت ہے۔ ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو مزید ذوق عطا کرے اور آپ کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔

آپ کا اسم اعظم "یَا حَلِیۡمُ" ۸ مرتبہ روزانہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیں اور روزانہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ بس ان دو وظیفوں کی پابندی رکھیں اسی میں آپ کو بے شمار فوائد حاصل ہوں گے۔

وظائف بغیر کسی کی اجازت کے بھی پڑھے جاتے ہیں لیکن اجازت لینے سے جو خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے وہ اپنی جگہ مسلم ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد سات ہے۔ آپ کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہے، منگل کا دن آپ کے لئے اہم ہے اور ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۶، اور ۲۵ تاریخیں آپ کے لئے مبارک ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں۔

اعتراف

سوال از: عبدالرحمن ـــــــــــــ حیدر آباد

الحمد للہ امید کرتا ہوں حضور والا بخیر ہوں گے۔ عرض ہیکہ تقویم میں آپ نے جو جو پیشین گوئیاں کی تھیں اب تک جو ہو رہا ہے ٹھیک ہے۔ آپ بش کے بارے میں ذکر کیا تھا وہ معافی مانگے گا وہی ہوا۔ اللہ آپ کو اور علم سے مالا مال کر دیں اور آپ کی تقویم پوری دنیا میں پھیل جائے۔

جواب

اللہ کا فضل بیکراں ہے کہ روحانی تقویم کی پیش گوئیاں اکثر و بیشتر صحیح ثابت ہوتی ہیں اور دنیا کے حالات وہی بنتے رہے جو ہم نے پیشگی بتا دیئے یہ علم غیب نہیں ہے یہ تو علم و فہم کا ایک جچا تلا اندازہ ہے۔ عالم الغیب کے فضل و کرم سے کبھی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوتا ہے اور کبھی اس میں خطائیں بھی ہو جاتی ہیں۔ حق تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر دنیا میں بھیجا ہے اور اس کو خلیفۃ اللہ فی الارض کے گرانقدر خطاب سے سرفراز کیا ہے۔ اگر انسان اپنے رب کی صحیح معنوں میں بندگی کرے اور تقوے اور پرہیز گاری سے کماحقہ سرفراز رہے تو اس کا مقام فرشتوں سے بھی زیادہ بلند ہوتا ہے اور اگر یہ خطاؤں میں لت پت ہو جائے اور گناہوں کی دلدل میں دھنس جائے تو پھر جنگل کے وحشی درندے بھی اس سے شرمانے لگتے ہیں۔ ہم بھی ایک انسان ہیں اور ہمیں بھی اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اپنے رب کے فضل خاص کی بنا پر ہمیں معمولی سے علم و فہم کی جو دولت ملی ہے اس کو بروئے کار لا کر ہم اپنا قلم چلا رہے ہیں اور جو کچھ بھی لکھ رہے ہیں وہ رب کے احسانات کی بنا پر درست ثابت ہو رہا ہے۔ ہم نے بھاجپائی شکست فاش کی بات اس وقت کہی تھی جب مسلمان بھی یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں تھے کہ بھاجپا الیکشن ہار جائے گی اور اقتدار سے محروم ہو جائے گی۔

ہم نے گزشتہ سال بتایا تھا کہ امریکہ ایران پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کر سکے گا صرف چرب زبانی کرتا رہے گا اور اس سال بھی ہماری پیشگوئی یہ ہے کہ امریکہ ایران پر حملہ کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی رائے ہموار کرنے میں ناکام رہے گا۔

صدر بش کے بارے میں ہمارا خیال تھا کہ یہ ذلیل ہوگا۔ اگرچہ کچھ لوگوں نے جن میں نام نہاد علماء بھی شامل ہیں انہوں نے بش کی طرفداری کا فریضہ انجام دیا ہے اور اس کو الیکشن جتوانے کی کوشش بھی کی ہے لیکن ذلت اور عزت کے خزانے علماء کے ہاتھوں میں نہیں ہیں یہ صرف اللہ کے دست قدرت میں ہیں۔ بے شک بش ایک بار پھر امریکہ کے صدر بن گئے ہیں لیکن ذلت و رسوائی سے وہ خود کو محفوظ نہ کر سکے۔ جب وہ ہندوستان آئے تو ہندو مسلم اور سکھ عیسائی سبھی نے ان کا بائیکاٹ کیا اور ان کے پتلے نذر آتش کئے۔ آج امریکہ کے عوام بھی انہیں امریکہ کا تھرڈ کلاس صدر مان

رہے ہیں اور بش صرف لاٹھی کے ذریعہ لوگوں کے جسموں پر حکومت کررہے ہیں اور لوگوں کے دلوں تک ان کی رسائی نہیں ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ جب ذلت ومسکنت کی انتہا ہوجائے گی تو مودی اور بش اپنے آخری انجام کو پہنچیں گے اور دنیادار علماء کی دعائیں بھی انہیں اللہ کی پھٹکار سے نہیں بچاسکیں گی۔

یہ بیماری کیسی بیماری

سوال از: الیف ڈی ———— ناگ پور

یوں تو میں ہر ماہ طلسماتی دنیا پڑھتا ہوں لیکن نہ جانے کیوں مجھے اس رسالے کو دیکھ کر جھنجھلاہٹ ہوتی ہے اور کئی بار میں نے طلسماتی دنیا کو غصے کے مارے جلا بھی دیا ہے۔ مجھے اس کے ٹائٹلوں سے بہت ہی وحشت ہوتی ہے۔ قیامت کے دن میں دانش عامری صاحب کا گریبان ضرور پکڑوں گا کہ انہوں نے کیسے کیسے خوفناک صورتیں بنا کر ہمیں خوفزدہ کیا ہے۔

ہاشمی صاحب اذان بت کدہ کوئی خاص مضمون نہیں ہے مجھے اس سے بوریت ہوتی ہے۔ میں نے کئی بار قسم کھاچکا ہوں کہ یہ مضمون نہیں پڑھوں گا پھر بھی ہر ماہ میں یہ مضمون پڑھ لیتا ہوں اس ماہ کا رسالہ پڑھ کر مجھے عجیب طرح کا غصے آیا اور میں نے رسالہ پھاڑ ڈالا پھر جلا ڈالا۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا اس کی وجہ بتا سکتے ہیں۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر ہمیں حیرت ہوئی کہ خدا ہی جانے آپ کس طرح کی بیماری میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ اگر آپ طلسماتی دنیا کو ہاتھ بھی نہ لگایا کرتے تب بھی ہمیں اندازہ ہوجاتا کہ آپ کو کیا بیماری ہے۔ بہت سے لوگ جو تعویذوں سے وحشت کھاتے ہیں اور جن بے چاروں کا گھریلو علم یہ ثابت کرتا ہے کہ تعویذ شرک ہے تو وہ طلسماتی دنیا جیسے رسالوں کو پسند نہیں کرتے، کچھ ایسے بھی لوگ جو طلسماتی دنیا کی مقبولیت سے جلتے ہیں اور حسد کی آگ انہیں پریشان رکھتی ہے، ایسے لوگ بھی اگر طلسماتی دنیا کو ہاتھ نہ لگائیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن آپ ہر ماہ طلسماتی دنیا پڑھتے بھی ہیں اور اس رسالے کو پڑھ کر جھنجھلاتے بھی ہیں تو یہ تو ایک عجیب طرح کا مرض ہے، جو سمجھ میں آنے والا نہیں۔

آپ نے قیامت کے دن دانش عامری کا گریبان پکڑنے کی بات جو کہی ہے وہ بھی عجیب ہے۔ دانش عامری طلسماتی دنیا کے سرورق پر جو خیالی تصاویر پیش کرتے ہیں وہ محض قارئین کی معلومات میں اضافہ کیلئے ہوتی ہیں کہ رب دو جہاں نے اس دنیا میں کیسی کیسی مخلوقات پیدا کی ہیں۔ ان تصاویر سے اختلاف ہوسکتا ہے اور بعض لوگوں نے اس سے پہلے کیا بھی ہے۔ لیکن اتنا غصہ کہ قیامت کے بعد تک کی آپ نے پلاننگ کرلی۔ ایک افسوسناک پلاننگ ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ایک جذباتی انسان ہیں اور مار وگھٹنا پھوٹے آنکھ والی باتوں میں آپ کو مزہ آتا ہے۔ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے سب ننگے اٹھیں گے دانش عامری کے بدن پر بھی کپڑے نہیں ہوں گے تو آپ گریبان کیسے پکڑلیں گے؟ وہاں گریبان کہاں ہوگا اور اتنے بڑے مجمع میں آپ دانش عامری کو کیسے تلاش کرلیں گے۔ وہاں ہر انسان کو صرف اپنی فکر ہوگی وہاں کون کس کے چکر میں رہے گا۔

حیرت ہے کہ اس دنیا میں ہزاروں رسالے ایسے بھی شائع ہورہے ہیں جن میں عورتوں کی ننگی یا نیم برہنہ تصاویر چھپ رہی ہیں ایسی فحش تصاویر کہ جنہیں دیکھ کر کتے اور بلی بھی شرم سے پانی پانی ہوجائیں انہیں دیکھ کر آپ کو غصہ نہیں آتا اور ان کے چھاپنے والوں کے گریبان آپ کو یاد نہیں آتے کیا وہ تصاویر آپ کو اچھی لگتی ہیں؟

آپ نے اذان بت کدہ کی بھی مخالفت کی ہے اور آپ نے بتایا ہے کہ اذان بت کدہ کوئی خاص مضمون نہیں ہے۔ عزیزم اذان بتکدہ ایک طنزیہ مضمون ہے جو مخصوص انداز میں مرتب ہوتا ہے۔ اس مضمون کو سمجھنے کے لئے بہت ساری عقل کی ضرورت ہے۔ یہ محدود عقل والے لوگوں کے پلے نہیں پڑسکتا۔ اس مضمون کو پڑھنے والے اکثر لوگ ابوالخیال فرضی کے بارے میں غلط خیال کرلیتے ہیں لیکن جب کسی دن وہ اللہ کی دی ہوئی توفیق سے بغور آئینہ دیکھتے ہیں تو انہیں اس وقت سمجھ میں آتا ہے کہ اذان بت کدہ کیا چیز ہے اور کس طرح معاشرے کے ان سفید پوشوں کو آئینہ دکھارہا ہے جو صبح کو کچھ نظر آتے ہیں اور شام کو کچھ۔

آپ نے فرمایا ہے کہ آپ ہر ماہ پابندی سے طلسماتی دنیا پڑھتے بھی ہیں اور اسے پھاڑتے بھی ہیں اور جلاتے ہیں تو عزیزم تو یہ کوئی نامعلوم قسم کا مرض ہے جس کی تحقیقات کرنے کے لئے دنیا بھر کے عاملوں سے رابطہ قائم کرنا پڑے گا۔ جب تک آپ کے مرض کی تحقیق نہ ہوجائے ہم علاج تجویز نہیں کرسکتے صرف آپ کے لئے دعا کرسکتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو اس انجان بیماری سے نجات دے۔ ہمیں طلسماتی دنیا سے زیادہ

آپ کی فکر ہے، آپ کچھ بھی سہی ہمارے رسالے کے قاری ہیں اور اپنے ہر قاری کی فکر کرنا ہمارا اخلاقی فریضہ ہے۔

کونسا نام بہتر

سوال از: فردوس فاطمہ۔

طلسماتی دنیا کے مطالعہ سے مجھے سکون ملا اندازہ ہوا کہ آج بھی ایسے انسان دنیا میں موجود ہیں جو قوم کی بے لوث خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اللہ آپ کے علم اور عمر میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کریں۔

میں اپنا نام بدلنا چاہتی ہوں۔

نام فردوس فاطمہ، والدہ کا نام عذرا خاتون، دن جمعرات رات نو بجے، مہینہ رجب کا، تاریخ پیدائش یاد نہیں ہے۔

میرے نام کا کتنا عدد ہونا چاہئے جو میرے لئے بہتر ہوں کیا یہ دو نام میرے لئے بہتر ہے۔ طوبیٰ فاطمہ اور حمیرہ یسرب۔ کیا آپ میرے ایک سوال کا جواب فون پر بتا سکتے ہیں بہت مہربانی ہوگی۔

جواب

آپ کی صحیح تاریخ پیدائش سامنے نہیں ہے اس لئے ہم صحیح مشورہ دینے سے قاصر ہیں۔ آپ نے جو نام لکھے ہیں ان میں طوبیٰ فاطمہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ اگر آپ اس نام کو فوقیت دیں تو بہتر ہے۔ اگر آپ نے آئندہ اپنا نام طوبیٰ فاطمہ رکھ لیا تو اس کا مفرد عدد ۹ بنے گا اور اس حساب سے آپ کا اسم اعظم ''یاباسط'' ہوگا ۷۲ مرتبہ بعد عشاء پڑھنے کا معمول بنائیں۔ فردوس کے مقابلے میں بھی طوبیٰ فاطمہ نام بہتر رہے گا۔

آپ فون پر بات کر سکتی ہیں۔ ہمارا فون نمبر رسالے کے ٹائٹل پر موجود ہے وہاں سے نوٹ کرلیں۔

اگر آپ اپنے اسم اعظم کا ورد مذکورہ تعداد میں جاری رکھیں تو انشاء اللہ چار ماہ کے اندر اندر اچھے پیغامات موصول ہوں گے اور بہتر جگہ آپ کی شادی طے ہو جائے گی۔

ہماری ایک غلطی

سوال از: اقبال جاوید ــــــــــ بیدر

ماہ جولائی ۲۰۰۵ء کے شمارے میں طلسماتی دنیا کے صفحہ نمبر ۴۳ پر ''کرشمات جفر'' کے عنوان سے ''دولت عمل'' کا نقش بنانے کا طریقہ دیا گیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے اسم ذات کے ساتھ نو عدد اسم الٰہی دیئے گئے ہیں جن کے اعداد کا مجموعہ ۴۰۸۷ ہے۔ چار آیات قرآنی دی گئی ہیں جن کا مجموعہ ۶۶۹۹ ہے۔ صفحہ نمبر ۴۳ پر (۴۰۸۷+۶۶۹۹) کا مجموعہ ۱۶۷۸۶ دیا گیا ہے جب کہ دونوں اعداد کا مجموعہ ۱۰۷۸۶ ہوتا ہے۔ ۱۰۷۸۶ میں طالب اور والدہ کے ناموں کا مجموعہ جوڑ کر حسب قاعدہ نقش مثلث لیا گیا۔ خانہ نمبر ۳۹۷ میں ۳۶۹۴ ہونا چاہئے تھا جب کہ ۳۶۲۴ لکھا گیا۔ جو غلط ہے۔

دس نقش مثلث دیئے گئے ہیں جس میں درمیانی نقش جو اسمائے الٰہی اور قرآنی آیات اور طالب اور ان کی والدہ کے ناموں کے اعداد کے مجموعے سے بنایا گیا ہے وہ سمجھ میں آگیا ہے لیکن باقی ۹ نقش کس طرح بنائے گئے یہ سمجھ میں نہیں آیا۔ کیا یہ نقوش مستقل رہتے ہیں یا طالب اور ان کی والدہ کے ناموں کے مجموعے کے ساتھ بدلتے ہیں معلوم کریں۔ ان نقوش کے اعداد کے مجموعے ''اسمائے الٰہی'' کے مطابق بھی نہیں ہیں۔ اگر اس کی وضاحت فرمائیں تو مناسب ہے۔

ناموں کے اعداد نکالنے کے لئے بعض حروف کے اعداد معلوم نہیں جیسے ''گ'' ہے۔ اکثر خواتین کے ناموں کے ساتھ ''بیگم'' لگایا جاتا ہے، جیسے رضیہ بیگم، دردانہ بیگم، شاہین بیگم، کریم النساء بیگم، رفیق النساء بیگم وغیرہ۔ ''بیگم'' میں ''گ'' مشتمل ہے۔ حرف ''گ'' کے کتنے اعداد لئے جائیں۔ اگر ایسے نام ہوں تو کیا ''بیگم'' کو چھوڑ کر باقی نام کے اعداد نکالے جائیں یا کیا کریں معلوم کریں۔ حروف پ، ٹ، چ، ڈ، ڑ، اور ''گ'' کے کتنے اعداد لئے جائیں معلوم کریں۔

خط طویل ہو گیا ہے، جس کی معافی چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اگلے مہینے کے ''طلسماتی دنیا'' میں اس خط کا جواب ضرور دیں گے۔

جواب

بلاشبہ طلسماتی دنیا جولائی ۲۰۰۵ء کے شمارے میں جو مثال دی گئی ہے اس میں ٹوٹل غلط چھپ گیا ہے۔ یہ کتابت کی غلطی ہے کیونکہ اگلے شمارے میں ٹوٹل درست ہے اور نقش صحیح ٹوٹل کے ساتھ بنایا گیا ہے۔ تاہم اس غلطی پر ہم تمام قارئین سے معذرت چاہتے ہیں۔ اس نقش کے جو ۹ نقوش بنائے جاتے ہیں وہ سب اصولی ہیں ان میں دسواں نقش اصل نقش ہے اور ہر نقش میں جو دسویں مثلث درمیان میں بنائی جائے گی اسی میں آیات اسماء الٰہی کے اعداد اور طالب کے نام کے اعداد شامل ہوں گے۔

علم الاعداد کی رو سے گ ک کے قائم مقام ہے جو اعداد ک کے ہیں وہی گ کے ہوں گے۔ اس طرح پ ب کے برابر ہے، چ ج کے برابر ہے، ٹ ت کے برابر ہے، ڈ د کے ڑ ر کے برابر ہے۔ یعنی جو اعداد ب کے ہیں وہی پ کے ہیں جو ج کے ہیں وہی چ کے ہیں جو ت کے ہیں وہی ٹ کے ہیں جو ر کے ہیں وہی ڑ کے ہیں۔ اسی طرح جو اعداد د کے ہیں وہی ڈ کے ہیں۔

ایک بات ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں کہ مثالی نقوش میں ہم جو تفصیل دیتے ہیں اس میں اصول ذہن میں رکھیں اگر اعداد نکالنے میں ہم سے کوئی بھول ہو جایا کرے تو آپ اس کو درست کرلیا کریں۔ کیونکہ ٹوٹل میں غلطی ہم سے بھی ہوسکتی ہے اور کاتب سے بھی ہوسکتی ہے۔ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ قارئین کی صلاحیتوں میں اضافہ ہو رہا ہے، بہت جلد وہ وقت آئے گا کہ گلی کوچوں میں بیٹھ کر دھونی رچانے والے نام نہاد باباؤں کو منہ کی کھانی پڑے گی اور عوام کے سامنے وہ بغلیں جھانکتے نظر آئیں گے۔

جنات بھگانے کے لئے

سوال از: جمشید بیگ ــــــــــــــــ وارانسی

ہمارے گھر میں جنات کے زبردست اثرات ہیں اور گھر میں چوہے چھپکلی بھی حد سے زیادہ ہیں۔ ان چیزوں کو دفع کرنے کے لئے بیشار عاملین سے رابطہ کرچکے ہیں اور سب عاملوں نے اپنے اپنے انداز سے مکان کی بندش بھی کی ہے لیکن معمولی سا فرق پڑتا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد وہ لگتا ہے کہ جیسے اثرات اور بڑھ گئے ہیں اور حشرات الارض میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ آپ سے بڑی امیدوں کے ساتھ یہ درخواست ہے کہ کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ ہمیں ان اثرات سے اور موذی جانوروں سے نجات ملے۔

جواب

آپ ایک چھری لوہے کی بنوائیں، ایسی چھری جس کا دستہ بھی لوہے کا ہو پھر ایک سرخ رنگ کے کپڑے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھیں۔ اور اس کپڑے کو چھری کے دستے پر لپیٹ دیں۔ اس کے بعد ۳۳۱ مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر اس چھری پر دم کردیں۔ اس کے بعد کالے رنگ کا مرغا لے کر اس کو اس طرح ذبح کریں کہ اس کی گردن اس کے دھڑ سے الگ ہو جائے جس وقت بے سر کا مرغ تڑپنے لگے اس وقت سر اٹھالیں۔ پھر اس سر کو مکان کی چوکھٹ پر دفن کردیں اور دھڑ قبرستان میں لے جاکر دبادیں۔ انشاء اللہ مکان سے اثرات ختم ہوجائیں گے اور ہر طرح کے جانوروں سے بھی نجات مل جائے گی۔

اگر اس سر کو زیتون کے تیل میں غوطہ دے کر کسی مریض کے جسم پر مل دیں تو کیسا بھی مرض ہوگا اس سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔ اسی طرح یہ عمل اس عورت کے لئے بھی مفید اور مؤثر ہے جو استحاضہ کے مرض میں مبتلا ہو یا جس کو حیض بہ کثرت آتا ہو۔

بہتر تو یہ ہے کہ اس عمل کو کسی عامل سے کروائیں ورنہ اس شخص سے کروائیں جو بسم اللہ کا عامل ہو۔ اگر خود کرنا چاہیں تو پہلے چالیس روز تک روزانہ ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھیں اس کے بعد یہ عمل کریں ورنہ رجعت کا خطرہ رہے گا۔

جنات کو بھگانے کے لئے اگر گھر میں ۴۰ دن تک رات کو بہ آواز بلند اذان دیں اور دن میں سورۂ بقرہ کی تلاوت صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان کریں تو بھی جنات بھاگ جاتے ہیں۔ سورۂ بقرہ کی تلاوت بھی اتنی آواز سے کریں کہ آس پاس کے لوگ تلاوت سن سکیں۔ اذان اتنی آواز میں دینی چاہئے کہ صرف اس گھر کے افراد سن لیں گھر سے باہر آواز نہ جائے۔

روزانہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کے بعد اگر پانی پر دم کرکے گھر کے در و دیوار پر چھڑک دیا کریں تو بہتر ہے۔

حسن الہاشمی

بیری کا عمل

کوئی مرض سمجھ میں نہ آتا ہو مریض کی حالت دن بدن گرتی جارہی ہو۔ ایسے وقت میں یہ عمل کریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ سات پتیاں بیری کے پیڑ کی صبح سورج نکلنے سے پہلے توڑ کر لائیں اور ان کو باریک پیس لیں، اس کام کو باوضو انجام دیں۔ جس وقت پتیاں توڑیں اس وقت آیت الکرسی پڑھتے رہیں اور جس وقت پتیاں پیسیں اس وقت بھی آیت الکرسی لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں اس کے بعد پسی ہوئی پتیوں کو پانی میں گھول دیں اور گھولتے وقت بھی آیت الکرسی پڑھتے رہیں۔ اس کے بعد اس پانی کو خوب گرم کریں اور جب اس میں کھدّے پڑنے لگیں تو اس کو چولہے سے اتار کر ٹھنڈا کرلیں اور مریض کو اس پانی سے نہلا دیں۔ انشاء اللہ مریض کو شفا نصیب ہوگی، اس عمل کو ۴ر مرتبہ ہر جمعرات کو کریں اور کرشمۂ قدرت دیکھیں۔

عشق ومحبّت سے نجات پانے کا عمل

جو شخص کسی پر عاشق ہو اور عشق میں دیوانہ ہورہا ہو اور محبوب تک رسائی ممکن نہ ہو اور رسوائی کا زبردست اندیشہ ہو اور ازراہِ مصلحت اس عشق سے نجات پانا ضروری ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک چینی کی بڑی سی پلیٹ لیں، مشک وگلاب زعفران کے ساتھ گھولیں اور اس پلیٹ میں ۵ر مرتبہ آیت الکرسی لکھیں اور اس کا نام بھی لکھیں جس کی محبت سے نجات حاصل کرنا مقصود ہو، اس کے بعد اس پلیٹ کو رات کو کھلے آسمان کے نیچے رکھ دیں۔ اس کے بعد صبح کو نہار منہ اس کو پانی سے دھو کر عاشق کو پلا دیں۔ انشاء اللہ ۳ر مرتبہ اس عمل کی تکرار سے عشق سے نجات مل جائے گی۔

فراخیٔ رزق کا عمل

جو مہینہ ثابت ہو اس مہینے میں اس عمل کو کرنا ہے نو چندی جمعرات سے شروع کریں اور روزانہ مندرجہ ذیل نقش ۲۷ر کی تعداد میں لکھیں، لگاتار ۷ر دن تک ان تمام نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد گھر آکر دو نفلیں پڑھیں اور پھر ایک نقش لکھ کر اس کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔ انشاء اللہ روزی کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔

نقش کے نیچے کے اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۶	۴۸	۱۸
۳۶	۲۴	۱۲
۳۰	نام والدہ کا نام	۴۲

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۲	۹	۴
۷		۳
۶	۱	۸

اس نقش کو بھرتے وقت پہلے اپنا نام اور والدہ کا نام لکھیں اس کے بعد باقی خانوں کو پر کریں۔

عورت ومرد کی محبت کا زبردست نقش

یہ نقش بہت زود اثر ہے اور اس کے پہنتے ہی اثر شروع ہو جاتا ہے اس نقش کو وہ عورت اپنے پاس رکھے جس کا شوہر اس سے بیزار ہو، یا وہ مرد اپنے پاس رکھے جس کی بیوی اس سے بیزار ہو۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے جو بھی بیزار ہوگا اپنی شریک حیات کا گرویدہ ہوجائے گا، اس نقش کو زعفران سے لکھیں اور اگر اس میں ہدہد کا خون بھی ملالیں تو بہتر ہے۔

یہ نقش رات کو ۳ر بجے لکھا جائے۔ نقش لکھتے وقت عروج ماہ میں رخ قبلہ کی طرف ہو مہینہ ثابت یا ذوجسدین ہو۔ اس نقش کو اس طرح

گلے میں ڈالیں کہ شریک حیات کی نظر اس پر نہ پڑے۔ انشاء اللہ حیرت ناک اثر ہوگا اور شریک حیات کی بیزاری دور ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اللہ لا مقصود — اللہ لا معبود

اللہ لا مقصود — اللہ — اللہ لا موجود

الا اللہ — لا الٰہ

الحب فلاں ابن فلاں (نام مطلوب والدہ کا نام)

علیٰ حب فلاں ابن فلاں (نام طالب والدہ کا نام)

اولاد نرینہ کے لئے

اگر کسی عورت کو فرزندی کی آرزو ہو اس کو چاہئے کہ سورۂ یوسف کا نقش لکھوا کر اپنے گلے میں ڈالے اور سورۂ یوسف روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئے۔ اس عمل کو لکھوانے کے ایک ماہ شروع کر کے چوتھے مہینے کے ختم تک جاری رکھے انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوگا۔

سورہ یوسف کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۴	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

بواسیر کا چھلّہ

حلال کی کمائی سے چاندی کا چھلّہ بنوا کر رکھیں اور ماہِ مبارک میں آخری بدھ کو سورۂ یٰسین ۷ مرتبہ پڑھ کر اس چھلّے پر دم کریں اور سات مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھ کر پانی پر بھی دم کریں، اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں، اب چھلّے کو آگ میں تپائیں جب وہ سرخ رنگ کا ہو جائے تو اس کو دم کئے ہوئے پانی میں ڈال دیں۔ پھر اس چھلّے کو دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہن لیں۔ انشاء اللہ بواسیر خونی ہو یا بادی ختم ہو جائے گی۔

زبان دراز خاوند کے لئے

اگر کسی عورت کا خاوند زبان دراز ہو اور اپنی دل خراش باتوں سے بیوی کو تکلیف پہنچاتا ہو تو اس عورت کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے یہ تعویذ لکھ کر کسی شخص سے جنگل میں دفن کرادے۔ انشاء اللہ اس کی زبان بری باتوں سے محفوظ ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۳	۳۵۰	۲	۷
۶	۳	۳۴۷	۳۴۶
۳۴۹	۳۴۴	۸	۱
۴	۵	۳۴۵	۳۴۸

زبان بندِ کردم فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

مالِ مسروقہ کی واپسی کے لئے

کسی کی کوئی چیز چوری ہو جائے تو اس نقش کو لکھ کر دریا کے کنارے پر دفن کر دیں۔ انشاء اللہ چوری شدہ مال ملنے کے اسباب پیدا ہوں گے۔

۷۸۶

۲۰۸	۲۰۲	۲۱۰
۲۰۹	۲۰۷	۲۰۴
۲۰۳	۲۱۱	۲۰۶

یا الٰہی فلاں ابن فلاں کا مال مل جائے

بستر پر پیشاب کرنے کی عادت سے بچانے کیلئے

جو بچہ بستر پر پیشاب کرتا ہو اس کے گلے میں مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر ڈالیں اور یہی کلمات لکھ کر اس پلنگ کے پائے پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ بستر پر پیشاب کی عادت سے نجات ملے گی۔

معصوم ۱۸ ھی لا لا لا لا لا لا

ھیا ھیا ھیا ھیا ھیا رو رو رو

کاروبار کی بندش ختم کرنے کے لئے

کاروبار کی بندش ختم کرنے کے لئے یہ نقش لکھ کر ایک اپنے پاس رکھیں اور ایک دکان یا مکان میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ بندش سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اللہ ۱۶۹۷۳	اللہ ۱۶۹۸۷	اللہ ۱۶۹۸۳	اللہ ۱۶۹۸۰
اللہ ۱۶۹۸۴	اللہ ۱۶۹۷۹	اللہ ۱۶۹۷۴	اللہ ۱۶۹۸۶
اللہ ۱۶۹۷۸	اللہ ۱۶۹۸۱	اللہ ۱۶۹۸۹	اللہ ۱۶۹۷۵
اللہ ۱۶۹۸۸	اللہ ۱۶۹۷۶	اللہ ۱۶۹۷۷	اللہ ۱۶۹۸۲

دکان کی ترقی کے لئے

دکان کی ترقی کے لئے یہ نقش لکھ کر فریم میں لگا کر دکان میں آویزاں کریں۔

۷۸۶

یا اللہ	یارحمٰنُ	یارحیمُ
یا مالک	یارزاقُ	یاقادر
یارزاقُ	قل ھو اللہ احد	یارزاقُ
الحمد لِله	یارزاقُ	الحمد للّٰہ
یارزاقُ	اللہ الصمدُ	یارزاقُ

ہر مقصد میں کامیابی کے لئے

ہر مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر مندرجہ ذیل نقش لکھیں پھر اس کی پشت پر بسم اللہ کا نقش عددی لکھیں اور اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ تمام مقاصد میں کامیابی عطا ہوگی۔

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
الرحیم	الرحمن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمن
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ

بسم اللہ کا نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

بیوی زبان دراز نہ رہے

اگر بیوی زبان دراز ہو اور ہر وقت گھر میں لڑائی فساد کرتی ہو تو اس کے کنگھے سے اس کے ساتھ بال حاصل کریں اور ہر بال پر ۲۷ مرتبہ یَاوَدُوْدُ یَاحَافِظُ یَا بُدُوْحُ پڑھ کر دم کریں۔ اتوار کے دن یہ عمل کریں۔ ۲۷ مرتبہ پڑھ کر ساتوں بالوں پر ایک گرہ لگائیں۔ اسی طرح سات گرہ لگا کر ان بالوں کو بہتے پانی میں کسی ڈبیہ میں رکھ کر بہادیں۔ انشاء اللہ بیوی کی زبان درازی سے نجات مل جائے گی۔

اولاد کی نافرمانی کا علاج

اگر اولاد نافرمان ہو تو مندرجہ ذیل نقش ۷ عدد لکھ کر سات دن تک اولاد کو پانی میں گھول کر پلائیں انشاء اللہ نافرمانی سے نجات مل جائے گی۔ نقش اس طرح بنائیں۔
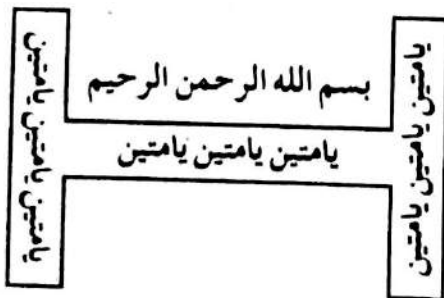
موذی جانوروں سے حفاظت کے لئے

اس نقش کو چینی کی پلیٹ میں لکھ کر نہر کے پانی سے دھو کر گھر میں چھڑکیں۔ گھر کے تمام کونوں میں چھڑکیں۔ انشاء اللہ موذی جانوروں

سے نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۱۲-

۳۰۳۱۱	۳۰۳۰۸	۳۰۳۰۱	۳۰۳۱۴
۳۰۳۰۲	۳۰۳۱۳	۳۰۳۱۲	۳۰۳۰۷
۳۰۳۱۶	۳۰۳۰۳	۳۰۳۰۶	۳۰۳۰۹
۳۰۳۰۵	۳۰۳۱۰	۳۰۳۱۵	۳۰۳۰۴

قرض کی ادائیگی کا نقش

مندرجہ ذیل نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر سبز کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ قرض سے اور وصولیابی کے تقاضے سے نجات ملے گی۔

۱۲-

حسبنا	اللہ	ونعم	الوکیل
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰

حصولِ ملازمت کے لئے

حصولِ ملازمت کے لئے اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں

۷۸۶

۶۸۶	۷۰۰	۶۹۷	۶۹۳
۶۹۸	۶۹۲	۶۸۷	۶۹۹
۶۹۱	۶۹۵	۷۰۲	۶۸۸
۷۰۱	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۶

اجب یاجبرائیل بحق یاباسط

☆☆☆☆

جو مرض سمجھ میں نہ آتا ہو

اگر مرض سمجھ میں نہ آتا ہو اور مریض کی حالت دن بدن گرتی جارہی ہو تو اس وقت یہ عمل کریں۔ سات بتے بیری کے سورج نکلنے سے پہلے توڑ کر لائیں اور ہر پتے کو توڑتے وقت، ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں۔ یہ کام باوضو انجام دیں۔ ان پتوں پانی میں گھول دیں پھر ان کو پیس لیں اور پیستے وقت آیت الکرسی پڑھتے رہیں۔ حتی کہ سات بار ہو جائے پھر ان پسے ہوئے پتوں کو پانی میں گھول دیں اور اس سے مریض کو غسل کرا دیں۔ یہ عمل متواتر سات روز تک کریں۔

انشاءاللہ مریض کو صحت نصیب ہوگی۔

بواسیر کا چھلّہ

حلال کمائی سے چاندی کا چھلّہ ماہِ مبارک میں آخری بدھ کو تیار کریں۔ طریقہ یہ ہے تھوڑا سا پانی کسی برتن میں لیں اُس پر سات مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کریں۔ اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد چاندی کے چھلّے کو آگ میں تپائیں۔ جب وہ خوب گرم ہو جائے تو اس کو پڑھے ہوئے پانی میں دم کر لیں۔ پھر اس چھلّے کو داہنے ہاتھ کی اُنگلی میں پہن لیں۔

انشاءاللہ بواسیر سے نجات ملے گی۔

بخار دفع کرنے کے لئے

مریض کے قد کے برابر سات دھاگے نیلے رنگ کے لیں پھر ان کو دہرا کرلیں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین کی تلاوت شروع کریں اور ہر مبین پر ڈورے میں ایک گرہ لگاتے چلے جائیں۔ ختم سورۂ یٰسین پر پھر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس ڈورے کو مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

انشاءاللہ بخار سے نجات ملے گی۔

سیکولرلرزم کے بغیر جمہوریت ناممکن

ایک انٹلی جینس رپورٹ مین کہا گیا ہے کہ 1990 میں ایل کے اڈوانی کی رتھ یاترا کے نتیجے میں 1947 کے بٹوارے کے فسادات کے بعد سب سے زیادہ افراد مارے گئے تھے۔ پھر بھی اڈوانی بڑی ڈھٹائی سے یہی کہتے ہیں کہ ان کی رتھ یاترا پُرامن تھی۔ بی جے پی کے سربراہ جنہوں نے یاتراؤں کے میدان میں بھی ابھی قدم رکھا ہے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے ہندتو کا برانڈ وانی کے ہندتو کے مقابلے میں زیادہ خالص ہے۔

سڑکوں پر اس طرح کے پرشور مظاہرے عوام کے ذہن پر خراب اثر ڈالتے ہیں۔ وہ اس ملک کی صحت کے لیے مضر ہیں جو حقیقی جمہوریت ہونے کا دعویٰ کرتا ہو، علی گڑھ میں جو کچھ ہوا شاید وہ ان مظاہروں کا براہ راست نتیجہ نہ ہو لیکن ان مظاہروں کے لئے کی گئی تیاری ے ماحول میں زہر ضرور گھولا ہے۔ انتہا پسند مسلمان بھی اس اکھاڑے میں اتر آئے اور انتظامیہ کی ڈھیل کا فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ فی الحال یہ پیش گوئی مشکل ہے کہ کیا اڈوانی راج ناتھ سنگھ سے زیادہ ہندوستان کے تکثیری معاشرےکو نقصان پہنچائیں گے۔ دونوں ہی ہندوستان کے شہری علاقوں کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان پائی جانے والی خلیج کو بڑھانے اور اشتراک واتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے سوچے سمجھے منصوبے کے ساتھ گجرات، مدھیہ پردیش اور راجستھان کی بی جے پی کے زیر اقتدار ریاستوں میں آر ایس ایس پریوار کی پھیلائی ہوئی نفرت کو شدید تر رنے پر تلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ راجستھان حکومت نے ایک قدم اور آگے بڑھ کر مرکزی دھارے سے عیسائیوں کی مختصر سی اقلیت کو جبراً کاٹ دینے کے لیے خود کو تبدیلی مذہب مخالف قانون سے مسلح کرلیا ہے۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک مرحلے پر اٹل بہاری واجپئی یاتراؤں کا سلسلہ پھر سے شروع کرنے پر خوش نہیں تھے اور اس کی وجہ یہ ہو کہ شاید انہیں یہ احساس ہو گیا تھا کہ یاتراؤں کا مقصد اب پورا ہو چکا ہے۔ اڈوانی نے تو ان کے شکوک کا اظہار سرِ عام کر دیا تھا۔ لیکن واجپئی تو بس نام کے اٹل ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کے آر ایس ایس اور بی جے پی میں کے خاص افرواد ان کے مخالف ہیں تو اپنا ذہن بدل دیتے ہیں۔ یہ بات بہت سے لوگ جانتے ہیں کہ نریندر مودی نے گجرات کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے جو کچھ وہاں کیا اس کے بعد وہ اسے ہٹانا چاہتے تھے۔ لیکن جب آر ایس ایس نے ان سے کہا کہ مودی کے آرام خلل نہ ڈالا جائے تو واجپئی نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

اس کے باوجود واجپئی نے گوا میں اگلے پڑاؤ پر اسلامی ممالک پر نشانہ نہ سادھا۔ یہ بات کہ واجپئی نے اڈوانی اور راج ناتھ سنگھ کو اپنی دعاؤں سے نواز ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ یاتراؤں نے زیادہ اعتبار حاصل کرلیا ہے۔ اس سے اس خیال کی توثیق ہوتی ہے کہ واجپئی بھی اسی قبیلے کے ہیں۔ انہوں نے خود اور اس کے وجہ سے ان کی پارٹی نے یہ ثبوت دے دیا ہے کہ وہ ہندوستان کی جمہودی فضا کو برباد کرنے پر کمر بستہ ہیں۔ بی جے پی کو انتخابات میں اپنا مستقبل صرف مسلمانوں کے خلاف لوگوں کے جذبات بھڑکانے میں نظر آتا ہے۔ وہ یہ محسوس کرتی ہے کہ بٹوارے سے پہلے زمانے میں جس طرح مسلم لیگ نے کہا تھا کہ وہ بھی اگر ملک کو مذہبی خطوط پر تقسیم کردے تو ملک پر اس کے اقتدار کا امکان روشن ہوسکتا ہے۔

یہ ملک ماضی میں بھی اپنے جمہودی فضا پر ہونے والے حملوں کو جھیلتا رہا ہے اور ملک ایک بار پھر اس حملے کا سامنا کرے گا۔ مایوسی مجھے اس پر ہوتی ہے کہ ایسے وقت میں جب ہندوستان کو سماجی انصاف کی قیمت پر ترقی کے برے اثرات سے نپٹنے کے لیے تمام تر توجہ کی ضرورت ہے بی جے پی فرقہ واریت کے عفریت کو پھر سے زندہ کررہی ہے اور اس عمل میں اگر ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جائے تو بھی اسے ذرا برابر پروانہیں۔ بی جے پی کو احساس ہونا چاہئیے کہ وہ پہلے ہی اپنی بنیاد کھوئی جارہی ہے۔ اڈوانی اور راج ناتھ سنگھ اس پارٹی کو بچا نہیں سکتے جو ہندوستان کو قرونِ وسطی کی حالت پر واپس پہنچانا چاہتی ہو۔ جب بی جے

پی مرکز میں برسرِ اقتدار آئی تھی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ عوام نہ انتخابات میں اس پارٹی کا انتخاب کیا تھا بلکہ اس وجہ سے کہ بعض علاقائی سیکولر جماعتوں نے عہدہ اقتدار کے لالچ میں آکر بی جے پی حکومت میں شامل ہونے کے لیے اپنے نظریے کو ترک کردیا تھا۔

اب صورتِ حال بدل گئی ہے۔ یوپی میں ملائم سنگھ اور آندھرا میں چندر بابو نائڈو جیسے ریاستی لیڈران یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دیگر علاقائی لیڈروں کے ساتھ ساز باز کرکے مرکز میں اقتدار پر قابض ہوسکتے ہیں۔ بی جے پی کے لیے کوئی امکان ایک اور وجہ سے بھی نہیں رہ جاتا۔ اہم حیثیت رکھنے والا بایاں محاذ صرف انہیں جماعتوں کی حمایت کرے گا جو بی جے پی سے کوئی تعلق نہ رکھتی ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ اگلی پارلیمنٹ میں علاقائی جماعتوں کا غلبہ ہو جنہوں نے بی جے پی کا اصل رنگ دیکھ لیا ہے۔

جہاں تک سوال یاتراؤں کا ہے تو اس کی طرف عوام کی توجہ کم ہی رہی ہے کیونکہ ایک عام ہندو اس پروپیگنڈے سے متاثر ہونے والا نہیں ہے کہ اقلیتیں اسے نگل جائیں گی۔ بی جے پی مندر کا پتہ کئی بار پھینک چکی ہے اور عوام کو مخمصہ میں ڈال چکی ہے۔ گذشتہ عام انتخابات میں جس چیز سے پارٹی کو زک پہنچی ہے ثقافت، تعلیم اور اطلاعات کے شعبوں میں لائی گئی تبدیلیوں کے تئیں دیہی عوام کی ناراضگی اور ناپسندیدگی ہے اور خراب ترین بھی بات یہ ہوئی کہ تاریخ کو مسخ کرکے رکھ دیا گیا۔

بی جے پی کو اس کا احساس نہیں کے ملک میں تکثیریت کی جڑیں کتنی گہری ہیں۔ معروف صحافی اور مصنف ایم جے اکبر کی تازہ ترین کتاب ''بلڈ بردرز'' میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ایک ہندوستانی مسلمان خاندان کی داستان ہے جس میں تین نسلوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے جرأت مندی اور معروضی انداز میں برصغیر کے مشترے ورثے کی مخفی طاقت پر سے پردہ اُٹھایا ہے۔ یہ ایک تہذیب اور ایک زبان نہیں بلکہ کئی تہذیبوں اور زبانوں کا مرقع ہے۔ ایک دوسرے کو برداشت کرتے ہوئے ان سب کی بود و باش نے اس چیز کی تشکیل کی ہے جسے ہندوستان کہتے ہیں یعنی ایک شفاف، روداداز اور مربوط قوم۔ اکبر کا فکری تناظر وسیع ہے۔ انہوں نے اسلام اور ہندوازم دونوں کا مطالعہ کیا ہے جو ہندوستانی عوام کی زندگیوں کو نہ صرف ڈھالتے بلکہ زمانے کی تاریخ پر اپنا نقش بھی ثبت کرتے ہیں۔ اس کتاب میں مذہب کو عہد حاضی کی تہذیب کے ایک زندہ عنصر کے طور پر پیش کیا گیا ہے نہ کہ عجائب گھر کی کسی نادر یادگار کی طرح۔ اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح ہندو مسلمان دونوں ایک خالق میں عقیدہ رکھتے ہیں اور یہ کہ جب مصنف کے دادا نے ہندوازم چھوڑ کر مذہب اسلام اختیار کیا انہیں ''بہت دور تک نہیں جانا پڑا'' دونوں مذاہب میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ ویدوں میں قادر مطلق برہما ہیں۔ برہما نراکار ہیں اور اللہ بھی شکل وصورت سے بے نیاز ہے۔ مماستا کا ہندو فلسفہ یہ کہتا ہے کہ اصنام یا مورتیاں برہما میں ذہن کو لگانے کا محض ایک ذریعہ ہیں۔ ہندو کو وان کی شکل میں زندگی سے نجات ملتی ہے، میں اللہ کا قرب چاہتا ہوں۔ صوفی اور ستیاسی مراقبے اور دھیان گیان کی مدد سے اللہ تک پہنچے۔ ہندو کا ردن، میرا سماعی ہے۔ ہم دونوں ہی سنتے ہیں۔ اس کا مسٹن میرا امراقبہ ہے۔ ہم دونوں ہی مطیع ہیں اس کا ندھی دھیان آسن میری توجہ ہے۔ ہم دونوں ہی مراقبہ کرتے ہیں۔ برہمن کی بُدھی، میرا 'علم' ہے۔ ہم دونوں ہی علم حاصل کرتے ہیں۔ اس کا 'اجنان' میری معرفت ہے ہم دونوں ہی علم کے ذریعے جہل و تاریکی سے نجات چاہتے ہیں۔ آپ جسے مایا (فریب نظر) کہتے ہیں اسے ہم عالمِ خیال یا دنیائے تخیل کہتے ہیں۔

اکبر اس جذبہ کے رواداری کو خاص طور پر اجاگر کرتے ہیں جس نے ہند اور مسلمان کب ایک ایسے شیرازے میں پرو رکھا ہے جو اپنی وحدت کو برقرار رکھتے ہوئے مختلف خیالات کی عکاسی کرتا ہے۔

اس کتاب سے ایک مختصر اقتباس دیکھیں:

''مہمانوں کے سامنے رات کا کھانا رکھا گیا۔ مسلمانوں کے لیے بریانی تھی، اور ہندو حلوائی کے یہاں سے منگائے گئے پکوان ہندو حضرت کے لیے تھے۔ بہترین دستیاب چیزوں میں یہی سبب تھا۔'' اکبر رواداری کے شعور کے جواز کے لیے پند و نصیحت کا سہارا نہیں لیتے۔ بلکہ وہ بڑی خاموشی سے بتا دیتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے برادران وطن کا کتنا لحاظ تھا۔ کیا اڈوانی اور راج ناتھ سنگھ بھی اس جذبے کو گلے لگا سکتے ہیں اگر وہ ایسا نہیں کرتے اور ملک کی تکثیریت کی روایت میں رخنہ ڈالیں گے تو وہ ہندوستانی سماج کو نقصان پہنچانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ انہیں یہ سمجھنا چاہئے کہ سیکولرزم کے بغیر ڈیموکریسی کا وجود ممکن ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دوسری قسط

چہرے کو پڑھنے کا فن

☆ سالک دھامپوری

چہرہ کا بیان

جب آپ کسی مرد یا عورت سے ملتے ہیں تو سب سے پہلے آپ کی نظر اس کے چہرہ پر جاتی ہے۔ کسی کے چہرہ کو دیکھ کر اس کے بارے میں آپ کے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ شخص ایسا ہے یہ شاعر ہے یہ تجارت کرنے والا ہے، یہ مفکر ہے، کسی کو دیکھ کر آپ کہہ اٹھتے ہیں، یہ بڑا ایماندار ہے کوئی جھوٹا و بدمعاش لگتا ہے، ان باتوں سے یہ) پتہ چلتا ہے کہ ہر شخص کا چہرہ اس کے حالات کی غمازی کرتا ہے اب یہ جاننا آپ کا کام ہے کہ کس چہرہ کو دیکھ کر آپ کتنی جلدی اس کا صحیح حال جان پاتے ہیں۔

لمبا چہرہ

جب کسی شخص کی ہڈیاں چہرہ پر واضح طور پر نظر آئیں یعنی اس کے چہرے کو لمبا ظاہر کریں تو ایسے شخص کو ہم طاقت ور پائیں گے۔ وہ آزادی کو پسند کرے گا، اس کے جذبات میں شدت ہوگی۔ ایسے شخص کی نظر بڑی گہری ہوگی۔

مہم جو، فوجی اور دوسرے رہنما خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ایسے ہی چہرے والے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں میں آگے بڑھنے کی امنگ و حوصلہ موجود ہوتا ہے۔ یہ بہت جلد فیصلہ کر لیتے ہیں اور جہاں ان کو جانا ہوتا ہے وہاں پہنچ کر ہی دم لیتے ہیں۔

گول چہرہ

ایسے افراد زندگی کے عیش و آرام کو پسند کرتے ہیں اچھے اخلاق و کردار والے ایسے افراد ہمیشہ ہر حال میں خوش و خرم رہتے ہیں۔ ان لوگوں میں حالات کے سانچے میں ڈھلنے کی صلاحیت ہوتی ہے ان کے کردار میں جتنی مضبوطی ہوتی ہے، اتنی ہی لچک بھی ہوتی ہے، ایسے لوگ محنت کی بجائے کھیل و تفریح کو زیادہ پسند کرتے ہیں، یہ معمولی سی بات پر بھی خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی معمولی بات پر ناراض ہو جاتے ہیں، ان لوگوں میں جوش جتنی جلد پیدا ہوتا ہے اتنی ہی جلدی سرد بھی پڑ جاتا ہے۔

یہ لوگ اپنی زندگی کے اولین دور میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں مگر بعد میں اپنی محنت و لگن سے اپنی زندگی کو کامیاب بنا لیتے ہیں۔ ان لوگوں کے ملنے جلنے والوں کا ایک مخصوص حلقہ ہوتا ہے۔

تکونہ چہرہ

ایسے افراد کے ماتھے کی چوڑائی باقی چہرے کے مقابلے زیادہ ہوتی ہے۔ نچلے جبڑے کی ہڈی اوپری جبڑے اور ماتھے کی ہڈی کے مقابلہ بہت کم ہوتی ہے، ایسے چہرہ والے افراد ذہنی طور پر جذباتی و مشتعل ہوتے ہیں۔ ان کے مزاج میں تلخی ہوتی ہے، ایسے افراد میں خود اعتمادی زیادہ ہوتی ہے، قوت فیصلہ کم ہوتی ہے چوں کہ یہ لوگ جذباتی ہوتے ہیں اور جلد اشتعال میں آجاتے ہیں اس لئے اپنی شریک حیات کے ساتھ خوش گوار و کامیاب زندگی نہیں گذار سکتے۔ ایسے چہروں والے جلد بازی میں غلط قدم اٹھا لیتے ہیں پھر بھی ان لوگوں میں پچھتاوے کا مادہ کم ہوتا ہے ان کو جب کسی بات پر پچھتاوا آتا ہے تو یہ لوگ اپنے کام کو درست بتا کر اپنی شرمندگی کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔

چوکور چہرہ

ایسے چہروں والے کی صفت یہ ہوتی ہے کہ یہ پیدائشی طور پر ذہین اور محنتی ہوتے ہیں ایسے لوگ ایک بار جو فیصلہ کر لیتے ہیں اس پر قائم رہنے کی ہمیشہ کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ مشکلات کا سامنا بڑے صبر و استقامت کے ساتھ کرتے ہیں۔ ان کی کامیابی کا راز یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ دوسروں کی رائے و مشوروں کو جلد قبول نہیں کرتے۔ ایسے چہروں والے بڑے جلد اشتعال میں آجاتے ہیں، یہ لوگ اپنے وقار کو

دوسروں کے وقار سے بلند قرار دیتے ہیں۔ ایسے چہروں والی خواتین اپنی رائے دوسری خواتین پر تھوپنے کی عادی ہوتی ہیں جب کہ ایسے چہرے والے مرد اپنی مرضی کے خلاف کسی حرکت کو پسند نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ان کی فکر کے مطابق عمل کریں۔ مزاج کے معاملے میں ایسے لوگ بڑے سرد ہوتے ہیں۔

چہرے کی شکنیں

کسی بھی چہرے کی شکنیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ وہ شخص اپنے آپ کو حالات کے مطابق ڈھال سکتا ہے اور اس کے اندر بہت سی صلاحیتیں موجود ہیں جن لوگوں کا چہرہ شکنوں سے مبرا ہوتا ہے وہ لوگ صرف اپنی ذات ہی سے تعلق رکھتے ہیں ان کو کسی دوسرے کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔

پریشانی و بے چینی بھی چہرہ پر شکنیں ڈال دیتی ہیں تاہم اگر ماتھے پر شکنیں ہوں تو ایسے لوگوں کے مزاج میں رحم دلی زیادہ ہوتی ہے۔ اگر کسی ماتھے پر ہلکی شکنیں ہوں گی تو وہ شخص سچائی کا متوالا ہوگا اور نہایت خوددار ہوگا۔

انسان کا منہ

انسان کے چہرے پر منہ کی بھی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ کسی کا منہ جتنا زیادہ خوبصورت ہوگا اس کا چہرہ اتنا زیادہ پرکشش اور جاذب نظر ہوگا۔

بڑا منہ

بڑے منہ کے حامل بہادر اور جرأت مند ہوتے ہیں ہر بات کھل کر کہتے ہیں اور ہر قدم جرأت کے ساتھ اٹھاتے ہیں ایسے لوگوں کو اکثر زیادہ بولنے کی عادت ہوتی ہے۔ ہر جشن و پروگرام میں دلچسپی لیتے ہیں، ایسے افراد جو چاہتے ہیں وہ کر گذرتے ہیں۔ ایسے لوگ کبھی کبھی نہایت حیرت انگیز کارنامہ انجام دے ڈالتے ہیں۔ کھیلوں میں پورا پورا حصہ لیتے ہیں لیکن ان کی کامیابی پچاس فیصد سے زیادہ نہیں ہوتی۔ فلم کے شعبہ میں ایسے افراد ۳۰ فیصدی کامیابی ضرور حاصل کر لیتے ہیں۔ ملازمت میں ایسے افراد زیادہ اور کاروبار میں کم ہوتے ہیں، ان کی بات چیت میں تھوڑا سا طنز و تلخی ہوتی ہے جسمانی طور پر یہ لوگ طاقت ور ہوتے ہیں۔ اس لئے دوستی کرنے میں پہل تو کرتے ہیں لیکن مزاج میں لڑکپن کی وجہ سے مکمل طریقہ سے دوستی نبھا نہیں پاتے۔

چھوٹا منہ

ایسے منہ والے افراد شرمیلے، کم بولنے والے اور تخیلات کی دنیا میں رہنے والے ہوتے ہیں، ان میں قوت عمل کم ہوتی ہے ایسے لوگ ہمدرد اور اچھے دوست ثابت ہوتے ہیں۔ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ وفاداری ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے، نفاست پسندی کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ ملازمت میں ان کو زیادہ کامیابی حاصل ہوتی ہے اور کاروبار میں کامیابی کے مواقع کم ملتے ہیں۔

ایسے لوگ کھیلوں میں کم حصہ لیتے ہیں، فلم ریڈیو اور ٹی وی پر ان کی تعداد بہت کم نظر آتی ہے لیکن جو لوگ بھی موجود ہوتے ہیں وہ اپنے فن میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ یہ لوگ بڑے نازک مزاج ہوتے ہیں دبلے پتلے کمزور جسم کے مالک ہوتے ہیں یہ لوگ ہر قسم کی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

درمیانہ منہ

ایسے منہ والے شخص کو بڑی مقبولیت حاصل ہوتی ہے ایسے لوگ سنجیدہ مزاج کے ہوتے ہیں، اچھی اچھی باتیں کرنا و سننا پسند کرتے ہیں، اس لئے اعلیٰ درجہ کے سیاسی لیڈر، فلسفی اور دانش مند ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی باتیں بڑی جاندار ہوتی ہیں ان کے ہر لفظ و ہر جملہ میں بڑا وزن ہوتا ہے۔ ایسے لوگ ہر بات اچھی طرح غور و فکر کے بعد کہتے ہیں، کاروبار میں ان کو بڑی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

ایسے منہ کے حامل لوگ ملازمتوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوتے ہیں، فوج میں بھی اعلیٰ عہدوں پر یہی لوگ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ دوستی اور دشمنی جب کرتے ہیں تو کھل کر کرتے ہیں، اپنے ارد گرد کا پورا خیال رکھتے ہیں، اپنے حریف کا رول بھی یہ بڑے مناسب طریقہ سے ادا کرتے ہیں، ان کو اپنی بات دوسروں سے منوانے کا فن آتا ہے، آزاد پسند ہونے کی وجہ سے یہ لوگ دوسروں کو بھی آزاد دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

پیشانی کا بیان

پیشانی کو دیکھ کر بھی انسان کی زندگی کے بارے میں بہت کا

باتوں کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ پیشانی بھی ہر انسان کی مختلف ہوتی ہیں کسی کی چھوٹی کسی کی چوڑی اور کسی کی تنگ پیشانی ہوتی ہے۔ اس قسم کی بھی پیشانیوں کی یہاں ہم جانکاری دے رہے ہیں۔

چوڑی پیشانی

بڑی اور چوڑی پیشانی وقار اور اقتدار کی علامت ہوتی ہے، ایسی پیشانی کے مالک کھلے دل والے، ملن سار، خوش اخلاق اور جرأت مند ہوتے ہیں، سخی لوگوں کی پیشانی بھی ایسی ہی ہوتی ہے، دوسروں کی غلطیوں اور خامیوں کو معاف کردینا اور نیکی کر کے فراموش کردینا ایسے لوگوں کی فطرت ہوتی ہے، کیوں کہ ایسے لوگ احسان جتانا برا سمجھتے ہیں۔

ایسے لوگ مہمانوں کی خاطر مدارات کرنے والے ہوتے ہیں اور ان کے یہاں لوگوں کی آمد و رفت برابر لگی رہتی ہے، دوسروں کی خدمت کر کے انہیں بڑی خوشی محسوس ہوتی ہے، اپنی ضرورتوں کے لئے یہ لوگ کسی سے کچھ نہیں کہتے بلکہ دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

ایسے لوگ زندگی کے ہر میدان میں کامیابی کی سیڑھی پر چڑھے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مرتے دم تک دوسروں کی برائی کرنے سے احتراز کرتے ہیں ایسے لوگ مرتے دم تک صحت مند رہتے ہیں۔

اس قسم کی پیشانی والے افراد کا ایمان و یقین ہوتا ہے کہ خدا کے علاوہ کوئی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ایسے لوگ دوسروں کے دلوں پر بڑا گہرا اثر چھوڑتے ہیں، اس لئے ان کی یاد طویل عرصہ تک باقی رہتی ہے۔ ایسی پیشانی والوں کو گیس کی بیماری ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو اکثر حادثات کا بھی شکار ہونا پڑتا ہے۔ ان کی اولاد ان کے نقش قدم پر چلتی ہے اور ان کی اچھی باتوں کی وارث ہوتی ہے۔

چھوٹی پیشانی

ایسی پیشانی کے حامل مرد اور عورتیں گہری فکر کے مالک ہوتے ہیں لیکن ان کی سوچ زیادہ تر مثبت انداز کی ہوتی ہے۔ یہ لوگ دوسروں کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ ہی کسی پر اعتماد کرتے ہیں، اس لئے اپنی ہی فکر و سوچ کو اولیت دیتے ہیں۔ یہ لوگ مخالفت کرا کر بھی خوش رہتے ہیں۔

سیاسی حیثیت سے ایسے افراد بڑے ڈپلومیٹ ہوتے ہیں ہر ایک کو گلے لگانے میں پہل کرتے ہیں، اس لئے ان کی دوستی کا دائرہ بڑھتا ہی رہتا ہے۔ شروع شروع میں ایسے لوگ ابھر نہیں پاتے۔ اس لئے الجھن کا شکار رہتے ہیں لیکن تھوڑی ترقی کرنے پر اپنے ہاتھ پاؤں پھیلا دیتے ہیں جس کی وجہ سے دوسروں کی نگاہوں میں بس جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ دوستی محتاط ہوکر کرنی چاہئے۔ ایسے لوگوں کو پہچاننا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ ان کا ظاہر و باطن یکساں نہیں رہتا۔ اس قسم کی پیشانی والی خواتین مغرور ہوتی ہیں چھوٹی پیشانی والے طالب علم تعلیمی میدان میں ترقی کرتے ہیں۔ مشکل ترین امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والوں میں ایسی پیشانی والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے خانگی حالات ٹھیک ہی ہوتے ہیں، ایسے لوگوں کو بن سنور کر سلیقہ سے رہنا آتا ہے۔

تنگ پیشانی

ایسی پیشانی والے مرد تنگ دل اور تنگ نظر ہمیشہ گندے تالات سے مچھلی پکڑنے کا خواب دیکھتے رہتے ہیں، تنگ پیشانی والے اپنے اردگرد کے سوا کچھ دیکھنا ہی نہیں چاہتے۔ ایسی پیشانی والی خواتین جھگڑالو ہوتی ہیں، پڑوسیوں اور رشتہ داروں سے ان کا ہمیشہ تنازعہ چلتا رہتا ہے۔

تنگ پیشانی والے کسی کے کام نہیں آسکتے اور نہ وہ کسی کو کسی قسم کا فائدہ ہی پہنچا سکتے ہیں۔ ایسے لوگ کبھی کسی اچھے عہدے پر پہنچ جائیں تو اپنے ماتحتوں کا زندہ رہنا مشکل کردیتے ہیں۔ ایسی پیشانی والی خواتین کسی بات کو پوشیدہ نہیں رکھ پاتیں۔ ان کے اندر رازداری کی کمی ہوتی ہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت بھی ان کے بس کا کام نہیں ہوتا۔ تنگ پیشانی والے مرد دوسرے کے ماتحت کام کر کے خوش رہتے ہیں لیکن ایسے لوگ کبھی بھی بھروسہ کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔

ابھری ہوئی پیشانی

ایسی پیشانی والوں میں دو عادتیں ہوتی ہیں۔ اگر ایسا شخص اچھائی کی جانب متوجہ ہوتا ہے تو اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے اور اگر برائی کی جانب چلا گیا تو پھر اسی کا ہو جائے گا۔ ایسے شخص ہمیشہ غور و فکر کی کشمکش کا شکار رہتے ہیں۔ ہر وقت منصوبے بناتے رہتے ہیں۔ زندگی کے ہر شعبہ میں تنازعہ کا موضوع بنے رہتے ہیں۔ ویسے وہ زندگی کے ہر میدان میں دلچسپی رکھتے ہیں، سیاست اور کھیلوں کا دورہ کر مزہ لیتے

ہیں بذاتِ خود عملی طور پر کبھی حصہ نہیں لیتے۔

ترقی کی ہر سیڑھی اپنے ہم عمر ساتھیوں سے قبل طے کر لیتے ہیں اور ان کے ساتھی شکل دیکھتے رہ جاتے ہیں ان کی خانگی زندگی انہیں کے تحت بسر ہوتی ہے ایسے لوگ اپنی شریک حیات اور اولاد پر مکمل طور پر اعتماد نہیں کرتے البتہ اپنے رشتہ داروں پر بے تحاشہ دولت خرچ کر دیتے ہیں۔

تعلیم کے میدان میں ان کی تعداد صرف دو چار فیصد ہے کاروبار میں نوکری کے مقابلے زیادہ نظر آتے ہیں اپنے ماتحتوں سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ یہ لوگ اچھے اچھے کھانوں کے شوقین ہوتے ہیں اور بہترین کپڑوں کے پہننے والے ہوتے ہیں، اچھا کھانا اور بہترین کپڑوں کی ہر وقت تلاش میں رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو کھانسی کی وجہ سے سینے کے درد کی شکایت رہا کرتی ہے۔

جبڑہ

انسان کے چہرہ میں جبڑے کی ہڈی ہمت اور ارادہ کی طاقت کو ظاہر کرتی ہے، اگر جبڑے کی ہڈی اٹھی ہوئی اور کان کی لو تک چلی گئی ہو تو ایسے شخص کی قوت خود اعتمادی بڑے کمال کی ہوگی اور اس کے اندر فوری طور پر فیصلہ کرنے کی صلاحیت موجود ہوگی۔

جب جبڑے کی ہڈی ڈھلان کی شکل میں کان کی لو سے ٹھوڑی تک چلی جائے اور یہ ہڈی لمبی بھی ہو جائے تو ایسے شخص کی قوت خود اعتمادی کو ہم بہت زیادہ نہیں کہہ سکتے اس وقت بھی اس کے بلند ہمت ہونے اور اپنے بلند ارادوں کو عمل میں لانے والا شخص ضرور کہہ سکتے ہیں۔

اگر کسی کا جبڑا چوڑا اور بڑا ہو لیکن ماتھا چھوٹا ہو تو ایسے شخص کی فطرت میں سختی، ہٹ دھرمی اور بے رحمی ہوگی۔ ایک چوڑا جبڑا اس صورت میں اچھا سمجھا جاتا ہے جب ماتھا بھی کشادہ ہو جب جبڑا چوڑا اور ماتھا کشادہ ہو تو ایسے شخص کا ارادہ وحوصلہ مضبوط اور پختہ ہوتا ہے اور اس کے ہر کام میں سلیقہ پایا جاتا ہے۔

کمزور جبڑا اس بات کی علامت ہے کہ ایسے شخص پر دوسرے لوگ آسانی سے غالب آجاتے ہیں اور وہ ان کے زیر اثر آجاتے ہیں۔ یہ لوگ غلط قسم کے بھی ہو سکتے ہیں اور ایسے راستے پر ڈال سکتے ہیں جو غلط ہو اور بدنامی کا سبب بنے۔ کمزور جبڑے والے شخص کے ساتھ یہ المیہ ہے کہ وہ کتنا بھی چاہیں ان لوگوں سے نجات حاصل نہیں کر سکتے کیوں کہ ان میں اپنی بات منوانے اور اپنی خواہش کو عملی قدم اٹھانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

گردن کا بیان

گردنیں گول بھی ہوتی ہیں، چھوٹی بھی ہوتی ہیں، اسی حساب سے ان گردنوں کے حامل لوگوں کے حالات بھی مختلف ہوتے ہیں کس گردن کے لوگوں کی کیا خوبیاں ہوتی ہیں۔ ان میں کیا صفات پائی جاتی ہیں یہی سب ہمیں اس باب میں بتانا ہے۔

لمبی گردن

لمبی اور اونچی گردن صراحی دار گردن کہلاتی ہے، ایسی خواتین میں جن کی گردن صراحی دار ہو تخیلاتی عمل زیادہ پایا جاتا ہے اس لئے اپنی بات چیت، چال ڈھال اور اپنے طور طریقوں سے واضح طور پر دکھائی دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں تھوڑی باتونی ہوتی ہیں، شیخی بگھارنا ان کو اچھی طرح آتا ہے اس لئے اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکتیں۔ تعلیمی میدان میں ایسی گردن والی عورتیں اور مرد اچھی بھلی کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کو فلمی دنیا اور ٹی وی بڑا راس آتا ہے، ایسے لوگ کھیلوں میں ضرور حصہ لیتے ہیں۔

درمیانی گردن

ایسی گردن ہر جسم پر خوب صورت دکھائی دیتی ہے۔ ایسی گردن والوں کی تعداد دنیا میں ۹۹ فیصد ہے ایسی گردن والے بڑی اچھی صفات والے ہوتے ہیں ان کی زندگی میں سے اچھائی و برائی کو بآسانی تلاش کیا جاسکتا ہے ایسے لوگ اپنی دوستی اور دشمنی کو کبھی خلط ملط نہیں ہونے دیتے ایسے لوگوں کی وجہ سے دنیا کے کاروبار چل رہے ہیں اچار اور چٹنی وغیرہ کا استعمال ان کو بہت زیادہ پسند ہوتا ہے، سیر تفریح بھی ان لوگوں کو پسند ہوتی ہے، اپنے آپ کو نکھارنا و سنوارنا ان کی کمزوری ہے۔ موسیقی اور شعر و نغمہ میں دلچسپی لیتے ہیں ان کی فکر ہر جگہ غالب رہتی ہے ایسے لوگ ہر قسم کے امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

چھوٹی گردن

چھوٹی گردن انسان کی شخصیت کو ابھرنے نہیں دیتی، لہٰذا ایسی گردن والے لوگ ہمیشہ اپنے آپ کو کمتر محسوس کرتے ہیں اور بزدل ہوتے ہیں۔ پیٹ اور کانوں کے بہت کچے اور ہلکے ہوتے ہیں کبھی کسی

اونچے عہدے پر نہیں پہنچ سکتے نہ بڑے لیڈر بن سکتے ہیں۔ البتہ دوسروں کی ماتحتی میں محنت اور لگن کے ساتھ کام کرتے ہیں ان کی خانگی زندگی بڑی ویران ویران سی رہتی ہے، اپنی شریک حیات واپنے بچوں کے ساتھ ان کا گذارہ نہیں ہو پاتا۔

ایسے لوگ تھوڑے ضدی بھی ہوتے ہیں کسی پر بھی پوری طرح بھروسہ نہیں کرتے۔ ہر وقت شکوہ شکایات ان کی زبان پر رہتی ہے۔ بچت کرنے کی عادت ان کو کنجوس بنا دیتی ہے ایسے لوگ دوسروں کے بہت زیادہ کام آتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے چالاک اور ہوشیار ہوتے ہیں اگر کبھی ان کو کوئی اونچا عہدہ مل بھی جائے تو زیادہ عرصہ اس عہدے پر قائم نہیں رہ سکتے۔ ان کی خوراک بھی بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے موٹاپے کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ جلدی امراض کے علاوہ ذیابطیس و بلڈ پریشر کا بھی شکار رہتے ہیں۔

بالوں کا بیان

گھنے بال

گھنے بالوں والے افراد نازک مزاج ہوتے ہیں عام طور پر ان کا مزاج ادبی ہوتا ہے اس لئے ان کو شعر وشاعری سے بڑا لگاؤ ہوتا ہے ایسے لوگوں میں تصوراتی باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے ہر وقت تخیلاتی دنیا میں گم رہتے ہیں وفا کرنے کا جذبہ ان میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

اچھا مکان اور اچھا کھانا اور اچھے لباس کے خواہش مند ہوتے ہیں ان کو نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خرابی کی شکایت رہتی ہے، چالیس سال کی عمر کے بعد جوڑوں کا درد ان کا ساتھی بن جاتا ہے۔ ایسے لوگ زندگی کے اہم شعبوں میں نظر آتے ہیں ان میں جو ڈاکٹر، انجینئر، وکیل ہوتے ہیں وہ بڑے سلیقے کے ہوتے ہیں، کاروبار اور صنعت وحرفت میں ان کی تعداد کچھ کم پائی جاتی ہے۔ یہ لوگ قسمت کے ماننے والے ہوتے ہیں اپنے بچوں کی تربیت بچوں کے مزاج کے مطابق کرتے ہیں۔ بچوں کو ہر قسم کی آزادی دینا ان کا بنیادی حق تصور کرتے ہیں اپنے آپ پر خرچ کرنے میں بخل نہیں کرتے۔

کم بال

کم بال والے مرد اور عورتیں غیر مطمئن ہوتے ہیں۔ اگر وقت کے ساتھ ساتھ ان کے بال گرتے جائیں تو ان کی طبیعت بے چین رہتی ہے۔ غور وفکر کا سلسلہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ہر وقت غور وفکر تشویش میں بدل جاتی ہے اگر عورتوں کے بال پچیس سال کی عمر میں تیزی سے کم ہونے لگ جائیں تو ان کا امن وسکون غارت ہونے لگتا ہے۔

ان میں بچت کی عادت ان کو بخیل بنا دیتی ہے اور جوڑ توڑ کرنے پر کمر باندھ لیتی ہیں۔ مزاج میں طنز و تلخی آجاتی ہے رشتہ داروں تک سے اختلافات کر کے ان کی مخالف بن جاتی ہیں۔ ان کی سوچ صرف ان کے اپنے تک اور ان کی اولاد تک محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔ مردوں کے بال اگر جلدی یعنی جوانی ہی میں کم ہونے لگیں تو ان کے غموں کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

عمر کے ساتھ اگر بال کم ہونے شروع ہوں تو ایسے لوگ اونچی باتیں کرنے کے ماہر ہوتے ہیں۔ ان کی سوچ بوجھ بڑی مضبوط ہوتی ہے زندگی کے ہر علاقہ میں ان کی تعداد کافی نظر آتی ہے۔

کالے بال

کالے بال عزت و وقار اور عظمت کی نشانی ہوتے ہیں۔ کالے بال والے افسانوی خیالات کے حامل ہوتے ہیں شاعری میں غزل پسند کرتے ہیں، زندگی کے ہر شعبے میں ان کی تعداد زیادہ ہوتی ہے ان کو نزلہ زکام کھانسی کے علاوہ عمر کے ساتھ ساتھ دیگر بیماریاں بھی لگ جاتی ہیں، کالے بالوں والے وفا کرنے کی وجہ سے فکر مند رہتے ہیں۔

خاکی بال

ایسے بال نہ زیادہ کالے ہوتے ہیں اور نہ ہی بھورے ہوتے ہیں بلکہ خاکی رنگ کے ہوتے ہیں جو خوبصورت نہیں لگتے۔ جن لوگوں کے بال ایسے ہوتے ہیں ان کی طبیعت میں بے یقینی ہوتی ہے وہ اداس اداس دکھائی دیتے ہیں ان کے چہرے پر رونق نظر نہیں آتی ان کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ کچھ کہنا چاہتے ہیں مگر کچھ کہہ نہیں پاتے۔ ان کی ساری خواہشات اور آرزوئیں دل ہی دل میں دب کر رہ جاتی ہیں۔ ایسے لوگ عام طور پر وہم کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ کوئی بھی قدم پورے یقین کے ساتھ نہیں اٹھا پاتے۔ پیروں فقیروں اور مزاروں کی جانب ان کا جھکاؤ زیادہ پایا جاتا ہے۔

تعلیم کے میدان میں ان کی تعداد کم ہی ہوتی ہے یہ لوگ کھیلوں

میں کوئی حصہ نہیں لیتے۔ ان کو فوٹو گرافی کا بڑا شوق رہتا ہے۔ ادب میں یہ ٹریجڈی کو پسند کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی دوستی کا دائرہ بھی کم ہی ہوتا ہے۔ یہ اپنے اصول بدلتے رہتے ہیں۔

سنہرے بال

دنیا میں سنہرے بالوں کو وفادار خیال نہیں کیا جاتا۔ سنہرے بال عام طور سے بے وفائی کی علامت ہیں۔ سنہرے بالوں والی عورتیں اور مرد آزاد خیال والے ہوتے ہیں محبت کرنا ان کا مشغلہ ہوتا ہے ساری زندگی وہ اسی مشغلہ میں گزار دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سیر و تفریح کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ کھیلوں میں بھی بڑی گہری دلچسپی ہوتی نہر اور دریا کا کنارا اور سمندری کنارا ان کو پسند ہوتا ہے ان کے مزاج میں شدت ہوتی ہے۔

ہلکے سنہرے بال

ایسے بالوں والے مرد اور عورتیں خاص طور پر بڑے سلیقہ والے اور وفادار ہوتے ہیں۔ ہمدردی کا جذبہ ان میں کافی مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ ایسے لوگ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ بذات خود ہی نقصان اٹھا لیتے ہیں یہ لوگ دوسروں کا نقصان ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتے۔ ایسے لوگ بڑے جفاکش اور محنتی ہوتے ہیں کسی کام کو کرنے سے جی نہیں چراتے۔ ہر وقت کام کرنے میں دل و جان سے مصروف رہتے ہیں اپنی اولاد کی بہتر طور پر دیکھ بھال کرتے ہیں۔ دین کی جانب ان کی توجہ زیادہ ہوتی ہے ایسے لوگ مذہبی احکام کے احترام میں آگے آگے رہتے ہیں۔ آپس میں مل جل کر رہنے کی ان کو عادت ہوتی ہے۔

چھریرے بدن والی عورتیں جن کے بال ہلکے سنہرے ہوتے ہیں وہ بڑی مقبول اور دل کے نزدیک ہوتی ہیں۔ ہلکے سنہرے بال شروع میں بڑے گھنے ہوتے ہیں کالے بالوں کے مقابلے میں ان کی لمبائی زیادہ ہوتی ہے پھر رفتہ رفتہ کم ہونی شروع ہو جاتی ہے مگر پھر بھی ان کے کالے بالوں کے مقابلے میں کم جھڑتے ہیں۔ سیر و تفریح ان لوگوں کو بڑی راس آتی ہے یہ بڑے صفائی پسند ہوتے ہیں، پاکیزگی کا خاص خیال رکھتے ہیں زندگی کے ہر شعبے میں لوگوں کی نمائندگی کرتے نظر آتے ہیں، محنت کرنا ان کی زندگی کا اہم نصب العین ہوتا ہے۔

موٹے بال

موٹے بالوں والے حیوانی صفات کے حامل ہوتے ہیں ان میں ضد کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور عقل بہت کم ہوتی ہے۔ موٹے بالوں والے پچاس فیصد مضبوط جسم کے مالک ہوتے ہیں ان کی عادتیں دوسروں سے مختلف ہوتی ہیں، تعلیمی میدان میں ان کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ موٹے بال والے عموماً موٹے ذہن کے ہوتے ہیں۔ اپنے رسم و رواج کی حدود میں رہتے ہیں یہ لوگ ضد کی وجہ سے دوسروں کی بات کو اہمیت نہیں دیتے اپنی بات اور اپنی خواہش پر قائم رہتے ہیں۔ موٹے بالوں والی خواتین سخت مزاج اور خشک طبیعت کی ہوتی ہیں۔ لوگ ان کی خوبصورتی کو ہمیشہ نظر انداز کرتے ہیں۔

سیدھے بال

ایسے بال عام طور پر یورپی لوگوں کے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کا رجحان زیادہ تر مذہب کی جانب ہوتا ہے، اپنے مذہب اور اپنے فرقہ سے یہ دل و جان سے وابستہ ہوتے ہیں ایسے لوگ جس کام کو شروع کرتے ہیں اسے ختم کر کے ہی چھوڑتے ہیں، عورتیں عام طور پر بچت کرنے والی ہوتی ہیں کبھی دکھاوا نہیں کرتیں۔ سادگی کو پسند کرتی ہیں لیکن نفاست پسند ہوتی ہیں، زندگی کے ہر محاذ پر ہر حالات کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ ایسی عورتیں ہر قسم کے شریک حیات کے ساتھ نباہ کرنے والی ہوتی ہیں۔

ایسی عورتیں برداشت کرنے والی، صبر کرنے والی اور نیک پارسا ہوتی ہیں، چادر اور چار دیواری کو اچھا سمجھتی ہیں اس لئے اپنے گھر کو جنت تصور کرتی ہیں۔ اپنی اولاد کی اپنے طور پر دیکھ بھال کرتی ہیں اور پرورش کی جانب خصوصی توجہ دیتی ہیں۔ ان کی اولاد ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتی ہے اور ماں باپ کی اطاعت کرتی ہے ایسے بالوں والے مرد بڑے نفاست پسند ہوتے ہیں، پیشہ کے اعتبار سے ڈاکٹر اور قابل حکیم ہوتے ہیں۔

باریک بال

ایسے بالوں والے افراد نرم دل اور غم برداشت کرنے والے ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ عقل مند اور ذہین بھی ہوتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کے بال ہمیشہ [illegible]

عادت ہوتی ہے بات کرنے کا ان کو سلیقہ آتا ہے جملہ بڑی نفاست سے اور خوبصورتی کے ساتھ ادا کرتے ہیں، ہمیشہ خوش رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی خوش دیکھنا پسند کرتے ہیں۔
مہمانوں کی بہت زیادہ خاطر مدارات کرتے ہیں اور خود بھی مہمان بننے کو پسند کرتے ہیں، دوستی ان کے ہاتھوں کبھی مجروح نہیں ہوتی۔ ایسے افراد خوبصورت مکانوں میں رہنے اور اچھے عمدہ لباس پہننے اور لذیذ غذا کھانے کے شوقین ہوتے ہیں، صفائی کو بہت پسند کرتے ہیں، ان کا ظاہر و باطن یکساں ہوتا ہے ان کے دانت عام طور پر کمزور ہوجاتے ہیں، لہٰذا ان کو دانتوں کی تکلیف کا شکار رہنا پڑتا ہے، باریک بالوں والے لوگ دوا کا استعمال ٹھیک طرح سے کرتے ہیں ان کو گیس کی وجہ سے پتھری اور پتے کی بیماری لاحق ہوتی ہے ایسے لوگوں کو اس قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے پانی کی تعداد زیادہ استعمال کرنی چاہئے۔

گھنگرالے بال

گھنگرالے بالوں والے افراد قدرتی طور پر جرأت مند اور بہادر ہوتے ہیں۔ طاقت کا استعمال زیادہ کرتے ہیں، گھنگرالے بالوں والے افراد کی پہچان ان کی اعلیٰ تعلیم اور اچھے رہن سہن سے ہوجاتی ہے کھیلوں میں بھی ان کا بہت زیادہ تعاون ہوتا ہے۔
پاکستان اور بھارت میں گھنگرالے بالوں والے غزل گانے اور لکھنے والے شاعروں کو پسند کرتے ہیں تھئیٹر وڈرامے بھی ان کو پسند ہوتے ہیں وزن اٹھانا ان کا بہت ہی پیارا کھیل ہوتا ہے ویسے یہ ہر کھیل بڑے شوق سے کھیلتے ہیں۔ یہ لوگ پکے راگ اور کلاسیکل موسیقی کے دلدادہ ہوتے ہیں یوروپ میں گھنگرالے بال والے ڈسکو ڈانس کے عاشق ہوتے ہیں۔ یہ لوگ عشق و محبت کے معاملے میں بڑے جنونی ہوتے ہیں آنکھیں بند کر کے عشق کی آگ میں کود پڑتے ہیں نتیجے کی مطلق پرواہ نہیں کرتے۔ موت کا خوف بھی ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔

آنکھوں کا بیان

آنکھیں انسان کے چہرہ پر ایسا عضو ہیں جو انسان کے بارے میں سب کچھ بتا دیتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آنکھ انسان کے دل کا حال بتا دیتی ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ آنکھیں دیکھتی ہی نہیں بولتی بھی ہیں، آنکھیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ چھوٹی آنکھیں، کالی آنکھیں، بھوری آنکھیں ان سبھی آنکھوں والے لوگ بھی مختلف قسم کے ہوتے ہیں یہاں ہم اس بارے میں وضاحت کے ساتھ روشنی ڈال رہے ہیں۔

بڑی آنکھیں

بڑی آنکھوں والے حوصلہ مند، ذہین اور قیادت کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ عام طور پر صاحب اقتدار ہوتے ہیں۔ ایسی آنکھوں والی خواتین بڑی نرم دل اور کسی بھی بات کو جلد محسوس کرنے والی ہوتی ہیں لیکن خانگی امور کے معاملے میں کامیاب نہیں سمجھی جاتیں۔ بڑی آنکھوں والے مرد عورتوں کے لئے بڑی کشش رکھتے ہیں ایسے لوگ محبت کرنے میں بڑی عجلت سے کام لیتے ہیں لیکن ان کی محبت شکست خوردہ افراد کی یاد دلاتی ہے۔

چھوٹی آنکھیں

چھوٹی آنکھیں کسی رائے پر قائم رہنے کی علامت مانی جاتی ہیں۔ ایسے لوگ ضدی اور لاپرواہ قسم کے ہوتے ہیں۔ چھوٹی آنکھوں والی عورتیں پاک دامن اور وفا کرنے والی تصور کی جاتی ہیں۔ ایسی عورتیں محبت کے معاملے میں ثابت قدم ہوتی ہیں لیکن اسی کے ساتھ ان کے اندر حسد و نفرت کا جذبہ بھی موجود ہوتا ہے۔

بلوری آنکھیں

بلوری آنکھوں والے کسی ایک رائے یا بات پر قائم رہنے والے نہیں ہوتے ان کے مزاج میں کشمکش و تذبذب کا جذبہ ہوتا ہے ایسے لوگوں میں کسی ایک مسئلہ پر غور و فکر کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ ایسی آنکھوں والی عورتیں کسی نامعلوم خوف سے ہر وقت خوف زدہ رہتی ہیں ان کو ان جانے دشمنوں سے نقصان پہنچنے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔
ایسے لوگ بہت ہی جلد باز ہوتے ہیں اور کبھی کبھی اسی جلد بازی کی وجہ سے نقصان بھی اٹھا لیتے ہیں ایسے مرد بڑے اچھے مزاج کے اور خوش مزاج ہوتے ہیں، ایسے لوگ اپنی زندگی کے کسی مخصوص مقصد کو اختیار کر کے زندگی میں نئے نئے تجربات کرتے ہیں۔

چھوٹی بھوری آنکھیں

چھوٹی بھوری آنکھوں والوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ

لوگ نہایت چالاک اور تیز ہوتے ہیں، ان کی زندگی پیار و محبت سے بھر پور ہوتی ہے، ایسی آنکھوں والوں کی یہ کمزوری ہوتی ہے کہ ان کی شخصیت بڑی پرکشش ہوتی ہے ان کے بارے میں ہر ایک کی مثبت رائے ہوتی ہیں یہ بڑے جذباتی لوگ ہوتے ہیں ایسی آنکھوں والا مرد بے جان ہوتا ہے اس کی طبیعت میں رنگین مزاجی بھری ہوتی ہے۔

کالی آنکھیں

۔ کالی آنکھیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک کالی چھوٹی آنکھیں اور دوسری کالی موٹی آنکھیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کی طبیعت بھی مختلف قسم کی ہوتی ہے کالی چھوٹی آنکھوں والی شخصیت ادبی ہوتی ہے ان میں پڑھنے پڑھانے کا عنصر پایا جاتا ہے ان کی آنکھوں کو غور و فکر والی آنکھیں کہا جاتا ہے۔

کالی موٹی آنکھوں والے مغرور ہوتے ہیں ان میں انتہا پسندی کا جذبہ بڑی حد تک موجود ہوتا ہے، کالی موٹی آنکھوں والی عورت اپنے شریک زندگی کو خود ہی تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے ویسے طبیعت کے لحاظ سے چالاک ہوتی ہے ایسے مرد جن کی آنکھیں کالی موٹی ہوتی ہیں وہ وطن پرست اور ایمان دار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے خاندانی معاملات میں ناکام رہتے ہیں لیکن اپنی معاشرتی زندگی میں بڑے کامیاب رہتے ہیں۔ ان لوگوں میں اعتماد کرنے کی بھرپور صلاحیت ہوتی ہے مگر عام طور پر یہ لوگ جس پر بھروسہ کرتے ہیں ان کو نقصان پہنچتا ہے۔

گول آنکھیں

ایسی آنکھوں والوں کو سانپ کی آنکھوں والا کہا جاتا ہے سانپ چالاک اور پھرتیلا ہوتا ہے لہٰذا ایسی آنکھوں والے بھی چالاک اور بڑے تیز ہوتے ہیں ان کے مخالف ہمیشہ ان سے شکست کھا جاتے ہیں، گول آنکھوں والے ہر میدان میں کامیاب رہتے ہیں ان کی تعداد بھی دنیا میں زیادہ ہوتی ہے، صنعتی حلقوں میں تو ان کا کوئی ثانی نہیں ہوتا۔ یہ لوگ دوستی کے معاملے میں مکمل حالات کا مطالعہ کر کے آگے قدم بڑھاتے ہیں، خواہ مخواہ کی دوستی کو یہ لوگ پسند نہیں کرتے ہیں، ہر قدم دوسروں کے مقابلے میں بدلے کے جذبہ کے تحت اٹھاتے ہیں زندگی کے ہر میدان میں اپنا کردار اور عمل صحیح طریقے سے انجام دیتے ہیں، صفائی کے معاملہ میں ایسے لوگ سب سے آگے ہوتے ہیں، اچھی رہائش، خوب صورت دیدہ زیب لباس اور خوش نما ذائقہ دار کھانے ان کو نہایت پسند ہوتے ہیں۔ یہی شوق ان کا ہر چیز میں موجود رہتا ہے ان کے مزاج میں ہمیشہ لڑنے جھگڑنے کی باتیں موجود رہتی ہیں، عملی دائرہ کار میں یہ لوگ ہمیشہ آگے رہتے ہیں، ہر کام وقت پر اور جلدی کرنا چاہتے ہیں، ایسے لوگ ناکامی کو کسی حالت میں بھی برداشت نہیں کرتے۔

ترچھی آنکھیں

ترچھی آنکھوں والے دنیا میں نہایت ہی کم ہوتے ہیں ایسے لوگ ایک تو عملی زندگی میں کامیاب نہیں ہوتے۔ کامیاب ہونے سے مراد مکمل کامیابی حاصل کرنے سے ہے۔ ان کے اندر جذبات کی بڑی کمی ہوتی ہے، کام میں مگن رہنا ان کا خاص نصب العین ہے، مگر دوسروں کے جذبات کی یہ لوگ بہت زیادہ قدر کرتے ہیں، ایسے لوگوں کا معیار زندگی درمیانہ ہوتا ہے، ان میں مذہبی ذوق وشوق دوسروں کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے، کسی کام کو شروع کرنے سے قبل اس کے انجام کا جائزہ ضرور لگا لیتے ہیں۔ اپنی ذاتی زندگی میں اتنے کامیاب نہیں ہوتے کیوں کہ ان کے دل میں شک موجود ہوتا ہے۔

ترچھی آنکھوں والی عورتیں اپنے کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا اچھا نہیں سمجھتیں بلکہ اپنی بہت سی صلاحیتوں کو بھی صحیح طور پر کام میں نہیں لاتیں۔ ترچھی آنکھوں والا مرد اپنی معاشرتی زندگی میں اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے ایسے لوگ بین الاقوامی امن پسندی کے بھی خواہش مند ہوتے ہیں۔

شربتی آنکھیں

شربتی آنکھوں والی عورت کی ایک خاصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ آپ کی ریڑھ کی ہڈی میں بھی برفیلی کپکپاہٹ پیدا کرسکتی ہے۔ شربتی آنکھوں والی عورت بڑی پراسرار شخصیت کی مالک ہوتی ہے وہ صحیح معنوں میں ساحرہ ہوتی ہے اگر آپ کی نظر ایک بار اس کی نظروں سے ٹکرا جائے تو سمجھ لیں کہ آپ اس کی نظروں کے طلسم سے بچ نہیں سکتے۔ شربتی آنکھوں والے لوگوں کی خامیاں و اچھائیاں ان کے چہرے سے صاف جھلکتی ہیں۔ ایسے لوگ حد سے زیادہ بچت کرنے والے ہوتے ہیں۔

علم الاعداد

اگر آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اور نام کا مفرد عدد ۹ ہو تو

آپ کا ستارہ مریخ ہے۔ یہ ستارہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ کی شخصیت بارعب ہے اور آپ جلال ودبدبے کے انسان ہیں، اگر آپ کے ساتھ کوئی جنگ کرے گا تو اس کو منہ کی کھانی پڑے گی، آپ جنگ جیتنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اختلافات کے معاملے میں آپ کی تقدیر کسی روشن ستارے کی طرح چمکتی رہے گی اور آخری فیصلہ بالعموم آپ کے حق میں ہوگا۔

آپ کے اندر پیش قدمی کرنے کی اعلیٰ صلاحیتیں موجود ہیں، آپ بلند عزائم کے حامل ہیں، آپ کو آپ کے ارادوں سے کوئی شخص اِدھر اُدھر نہیں کرسکتا، بلند ہمت ہونے کے ساتھ ساتھ آپ خوش طبع بھی ہیں، اور آپ حسن اخلاق سے لوگوں کا دل جیتنے کے فن سے واقف ہیں، آپ محبت کے خوگر ہیں بلکہ یہ کہا جائے کہ محبت آپ کی کمزوری ہے تو شاید یہ غلط نہیں ہوگا، آپ کی شخصیت عورتوں کی نظروں میں قابل توجہ بنی رہے گی، آپ خواتین پر بطور خاص اثر انداز ہوں گے، آپ گرمی کو برداشت نہیں کرسکتے، دھوپ ہمیشہ آپ کو گراں گزرے گی، ماہ سرما آپ کی صحت کے لئے مفید ثابت ہوگا، آپ اگرچہ غیرت مند قسم کے انسان ہیں لیکن کبھی کبھی بعض اخلاقی غلطیوں کی وجہ سے آپ رسوائی کا شکار ہوسکتے ہیں، آپ اکثر مشتعل ہوکر نقصان اٹھائیں گے، اشتعال میں آجانا آپ کی فطرت کا جزو ہے اور اشتعال میں آکر آپ ہمیشہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھیں گے اور مالی وجانی نقصان کر بیٹھیں گے، کئی بار ایسا بھی ہوگا کہ مشتعل ہوکر آپ اپنے رشتوں اور دوستوں سے محروم ہوجائیں گے، آپ دل کے برے نہیں ہیں لیکن جوش میں آکر آپ ہوش کھو بیٹھتے ہیں اور اپنا بہت کچھ گنوا دیتے ہیں، آپ کی بنیادی خوبی یہ ہے کہ آپ ارادوں کے معاملے میں بہت سخت جان ہیں اور آپ کو آپ کے عزائم سے ٹس سے مس کرنا آسان نہیں ہے۔

آپ کاروبار کرنے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں لیکن آپ کی نرم مزاجی کاروباری معاملات میں آپ کو خساروں سے دوچار کرتی ہے، لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے، آپ قرض لے کر بھی لوگوں کی مدد کرسکتے ہیں، آپ کو اپنے رشتے داروں سے وفا نہیں ملے گی، آپ اپنوں کے درمیان ہمیشہ اجنبی بنے رہیں گے اور نیکی کا بدلہ ہمیشہ برائی سے پائیں گے۔

اپنے بیوی بچوں کے لئے آپ بہتر انسان ثابت ہوں گے، اپنے اہل خانہ سے محبت کرنا اور ان کی ضروریات وخواہشات کا خیال رکھنا آپ کی فطرت ہے۔

یوں تو آپ خوبیوں کا مجموعہ ہیں، آپ حسن اخلاق، حسن ظرافت اور حسن فیاضی سے بہرہ ور ہیں لیکن ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر کچھ ایسی خامیاں بھی ہیں جو آپ کی شخصیت کے چہرے کو داغدار کرتی ہیں اور ان خامیوں سے پاک صاف ہوجانا آپ کے لئے ضروری ہے، فیاضی کوئی بری چیز نہیں بلکہ فیاضی اور سخاوت اعلیٰ انسانیت کی علامت ہے لیکن فضول خرچی ایک عیب ہے، آپ کسی حد تک فضول خرچ واقع ہوئے ہیں اور اس فضول خرچی کی وجہ سے کئی بار آپ کو قرض کا بوجھ برداشت کرنا پڑے گا اور کئی بار آپ کو تنگ دستی کے رنج والم سے دوچار ہونا پڑے گا۔

اسی طرح حسن اخلاق اور حسن ظرافت کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر جھلاہٹ اور اشتعال کا مرض بھی ہے، آپ بعض باتوں پر حد سے زیادہ جھلا جاتے ہیں اور ایک دم آپے سے باہر ہوکر غلط فیصلے کرلیتے ہیں جو آپ کی خوبصورت شخصیت کو پامال کردیتے ہیں۔ کسی بات پر اظہار ناراضگی یا اظہار غیظ وغضب کوئی بری بات نہیں لیکن ایک حد میں، حد سے زیادہ غصہ اور جھلاہٹ کا اظہار انسان کی اپنی شخصیت کا قتل عام کردیتا ہے اور انسان اپنا وقار کھو بیٹھتا ہے، محبت کرنا بری بات نہیں، وہ انسان ہی کیا جو دوسروں سے محبت نہ کرے اور دوسرے اس سے محبت نہ کریں لیکن محبت ہی اس دنیا میں سب کچھ نہیں ہے فرائض، ذمہ داریاں ادا کرکے انسان لوگوں کی نظروں میں محبوب ہوتا ہے صرف محبت کرکے انسان کا وقار بلند نہیں ہوتا، اگر آپ اپنی چند کوتاہیوں کی اصلاح کرلیں تو آپ کو سماج میں ممتاز اور سرخرو ہونے سے کون روک سکتا ہے۔

سولہویں قسط

کرشماتِ جَفَرْ

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

لوگوں کی نظروں میں محبوب اور مقبول ہونے کے لئے ایک عمل پیش کیا جارہا ہے۔ یہ بزرگوں سے منقول ہے اور ہمارے تجربہ میں آچکا ہے۔ جولوگ خلق خدا کی نظروں میں مقبول ہونا چاہتے ہیں وہ اس عمل کا فائدہ اٹھائیں۔ اس عمل کی بدولت اپنوں اور غیروں میں چھوٹوں اور بڑوں میں واقف اور ناواقف سبھی کی نظروں میں انسان محبوب ہوجاتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ غیر ذوی العقول یعنی جانور تک بھی اس انسان کا ادب واحترام کرنے لگتے ہیں اور اسے محبت کی نظروں سے دیکھنے لگتے ہیں۔

اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی بدھ یا نوچندی جمعہ کو نماز فجر سے ایک گھنٹے پہلے گیارہ سو مرتبہ "یاعزیز" پڑھیں اور اول وآخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ نماز فجر کے بعد جب سورج نکل آئے تو اس وقت یہ نقش تیار کریں۔

یامعز	اعزنی	بعزتك	یاعزیز
۵۰۰	۱۰۴	۱۲۹	۱۳۷
۱۰۳	۴۹۷	۱۴۰	۱۳۰
۱۳۹	۱۳۱	۱۰۲	۴۹۸

جس کے لئے نقش بنایا گیا ہو اس کا نام اور اس کی والدہ کا نام اور اس ستارہ کا نام لکھیں۔ جس ستارے کی ساعت میں نقش تیار کررہے ہیں، اگر نقش بدھ کے دن لکھ رہے ہیں تو ستارہ عطارد ہوگا۔ اگر نقش جمعہ کے دن تیار کررہے ہیں تو ستارہ زہرہ ہوگا۔ نام الگ الگ حروف میں لکھیں۔ پھر ترفع سبعی کریں یعنی ہر حرف کا ساتواں حرف لیں۔ پھر ان حروف کو چار چار حروف کے ساتھ مرکب کرلیں اور ان مرکب حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں۔ پھر ان کے چاروں طرف ایک ایک لکیر اور کھینچ دیں۔ نقش دو تیار کریں ایک گھر میں لٹکائیں اور ایک اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔ انشاء اللہ چند ہفتوں کے بعد ہر طرف مقبولیت ملے گی۔ جو بھی ملے گا محبت سے ملے گا زبردست تسخیر ہوگی۔ دشمنوں کے قلوب میں بھی نرمی پیدا ہوگی اور محبت کرنے والے شدت کے ساتھ محبت کرنے لگیں گے۔

مثال کے طور پر ظریف احمد ابن نسیم بانو کے لئے بدھ کے دن نقش تیار کرنا ہے تو ان کے ناموں کے حروف الگ الگ اس طرح کریں گے۔ ان حروف کے نیچے ساتواں حرف تحریر کریں گے۔

ظ ر ی ف ا ح م د ن س ی م ب ا ن و ع ط ا ر د

ہ ض ع ث ز ن ق ی ر ش ع ق ح ز ر ل ت س ز ض ی

هَضَعَثْ زنقی رَشْعِقْ حزرل تسزض ی

ان مرکب حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں گے۔ اور اس نقش پر طالب کے نام کے مجموعی اعداد کے مطابق "یاعزیز" پڑھ کر دم کردیں گے مذکورہ مثال میں ظریف احمد کے مجموعی اعداد ۱۲۴۳ ہیں۔ اس لئے بارہ سو تینتالیس مرتبہ "یاعزیز" پڑھیں گے اور مرکب اعداد کے مطابق درود شریف پڑھ کر دونوں نقش پر دم کردیں گے۔ اس کے بعد ایک نقش گھر میں یا دفتر میں لٹکادیں گے اور ایک طالب اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں گے۔ انشاء اللہ زبردست تسخیر ہوگی، عقل حیران ہوگی اور دیکھنے والے بھی تعجب کریں گے۔ مجرب عمل ہے، پڑھنے والے اس عمل سے فائدہ اٹھائیں اور ہمیں اور ان بزرگوں کو دعائیں دیں جنہوں نے یہ قیمتی عمل آنے والی نسلوں کے لئے عطا کیا ہے۔

⁕⁕⁕⁕⁕⁕⁕⁕

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

فلاں ابن فلاں کا یہ سفر کیسا رہے گا؟

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ فلاں ابن فلاں کا یہ سفر کیسا رہے گا تو حسب قاعدہ تفصیل پھیلا کر مستحصلہ برآمد کریں۔ اگر مستحصلہ ایک چار یا سات برآمد ہو تو سفر آرام خوشی اور راحت کے ساتھ پورا ہوگا۔ اگر دو پانچ یا آٹھ ہوگا تو نقصان ہوگا لیکن کسی قدر فائدے کی بھی امید کی جاسکتی ہے۔ اگر چھ یا نو برآمد ہو تو صرف نقصان کا اندیشہ ہے۔ اگر ۸ برآمد ہو تو دوران سفر کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔

مثلاً، ۱۵ر ستمبر کو بعد نماز مغرب یہ سوال کیا کہ انجم ابن سلمہ کا یہ سفر کیسا رہے گا۔؟ تو اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے تفصیل حسب قاعدہ اس طرح پھیلائیں گے۔

(۱) انجم سلمہ	۱۳	۴
(۲) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۷۰۳	۱
(۳) تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۴) ماہ عیسوی ستمبر		۹
(۵) تاریخ سن عیسوی ۲۰۰۶ء		۸
(۶) ماہ قمری	۲۱	۳
(۷) ماہ ہجری شعبان		۸
(۸) سن ہجری ۱۴۲۷ھ		۵
(۹) تاریخ ہندی	۳۱	۴
(۱۰) ماہ ہندی بھادوں		۵
(۱۱) سن ہندی بکرمی ۲۰۶۳		۲
(۱۲) برج سنبلہ		۶
(۱۳) متعلقہ ستارہ عطارد عدد منفی		۹
(۱۴) منزل قمر ہقعہ		۴

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۴ ۱ ۶ ۹ ۸ ۳ ۸ ۵ ۴ ۵ ۲ ۶ ۹ ۴
۵ ۷ ۶ ۸ ۲ ۲ ۴ ۹ ۹ ۷ ۸ ۶ ۴
۳ ۴ ۵ ۱ ۴ ۶ ۴ ۹ ۷ ۶ ۵ ۱
۷ ۹ ۶ ۵ ۱ ۱ ۴ ۷ ۴ ۲ ۶
۷ ۶ ۲ ۶ ۲ ۵ ۲ ۲ ۶ ۸
۴ ۸ ۴ ۸ ۷ ۷ ۴ ۸ ۵
۳ ۳ ۳ ۶ ۵ ۲ ۳ ۴
۶ ۶ ۹ ۲ ۷ ۵ ۷
۳ ۶ ۲ ۹ ۳ ۳
۹ ۸ ۲ ۳ ۶
۸ ۱ ۵ ۹
۹ ۶ ۵
۶ ۲
۸

آٹھ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے دوران سفر انجم ابن سلمہ کو بیماری کا اندیشہ ہے۔

(باقی آئندہ)

لذیذ مٹھائیوں کے لئے
طھورا سوئیٹس ®

''زبان'' کیا ہے؟ عضلے کا ایک چھوٹا سا حصّہ۔ لیکن ساخت کے لحاظ سے نہایت حیرت انگیز' کیوں کہ زبان ہی کی مدد سے دُنیا بھر کے سینکڑوں ملکوں میں رہنے والے انسان سیکڑوں زبانوں میں بات چیت کرتے ہیں' جب کہ ہر زبان کی ادائیگی ،لب ولہجہ' تلفظ اور آواز ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ زبان ہی کی وجہ سے چٹخارہ ہے، کیوں کہ زبان ہی ترش شیریں، گرم دسر اور تلخ و نمکین میں اس طرح تمیز کرتی ہے کہ انسان دنیا کے خواہ کسی حصّے میں رہتا ہو اس کی مدد سے وہ کھانے کا لطف اُٹھاتا ہے بلکہ سچ پوچھے تو اس کے بغیر ہم کھا نہیں سکتے۔ جی ہاں اس تحیر یر خیز اور ہر سمت حرکت کرنے اور بیک وقت مختلف کام انجام دینے والے عضو کی ساخت کچھ اس انداز کی ہے کہ کسی تکلیف کے بغیر ہم غذا کو مونہہ میں ہر طرف گھما سکتے ہیں، چباتے وقت دانتوں ے درمیان خوراک کو تھامے رکھتے ہیں اور اُس کے بعد چبائی ہوئی غذا کو پیچھے دھکیل کر حلق کے نیچے اتار سکتے ،تا کہ اسے نگلا جاسکے۔

اگر آپ نے اپنی غذا کا لطف اُٹھایا اور اگر کھانے کی خوش بوکی لپیٹیں آپ کے مشام جان کو معطر کریں جس سے آپ کے مونہہ میں پانی بھر آئے تو پھر یہ لُطف پیدا کرنے میں بھی زبان کا بڑا حصّہ ہے زبان اس کھانے کو لعابِ دہن کی آمیزش سے ذائقہ دار بنادیتی ہے جس کے سبب بعد میں ہم معدے کی تکلیف سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ زبان کو قدرت نے جس ذائقہ سے بھی نوازا ہے، جس کے باعث ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ جو غذا ہم کھا رہے ہیں وہ اچھی ہے یا خراب۔ یہی وجہ ہے کہ باورچی کھانا پکانے کے دوران ذائقہ چکھ کر دیکھ لیتا ہے کہ نمک' مرچ مسالہ ٹھیک ہے یا اس میں کمی بیشی کی ضرورت ہے۔

بظاہر تو انسان کی زبان ایک سادہ سا گوشت کا لوتھڑا دکھائی دیتی ہے تاہم اگر اس کا بنظرِ غائر مشاہد کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک پیچدہ عضو ہے جس کی ساخت میں بڑی ذہانت سے کام لیا گیا ہے۔ اس میں ایسے رگ پٹھے ہیں جو مختلف سمتوں کو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم زبان کو جدھر چاہیں گھما سکتے ہیں۔ اوپر نیچے، دائیں بائیں کبھی یہ پھیل جاتی ہے تو کبھی سکڑ جاتی ہے۔ کبھی باہر آتی ہے تو کبھی اندر جاتی ہے۔ اور پھر نوکِ زبان سے ہم ہر چیز کو محسوس کر لیتے ہیں۔ نوکِ زبان کی مدد سے ہم چاول کے ایک دانے گوشت کے ذرا سے ریشہ یا ذرّہ برابر کنکری تک کا پتہ چلا لیتے ہیں۔

زبان پر ایک غلاف یا جھلّی سی پائی جاتی ہے جو غشائے فاطی کہلاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کی سطح پر چار قسم کے چھوٹے آگے کو نکلے ہوئے حصّے ہوتے ہیں جو بھٹنی کہلاتے ہیں۔ مثلاً ایک قسم ننھے تکون نما ابھاروں کی سی ہے جو زبان کی پوری سطح کے ساتھ ساتھ حاشیوں اور نوکِ زبان تک محیط ہیں۔ یہ اُبھار بلّی کے خاندان کے جانوروں میں زبان کو ایسا رتیی نما بنا دیتے ہیں کہ وہ اُس کی مدد سے گوشت کو بڑی صفائی کے ساتھ ہڈّی سے جدا کر دیتی ہیں۔

دوسرے ابھار معمولی پن کے سرے کے برابر ہوتے ہیں یہ سانپ کی شکل کے ہوتے ہیں۔ یہ ابھار عام طور پر زبان کے سیرے پر اور دونوں جانب ہوتے ہیں۔ اُن کا رنگ گُلابی ہوتا ہے اور ان میں ذائقہ کی حِس پائی جاتی ہے۔

ابھار کی ایک اور قسم تعداد میں سات سے لے کر دس تک ہوتی ہے۔ یہ ابھار زبان کی پشت پر ہوتے ہیں اور ننگی آنکھ سے دکھائی دیتے ہیں۔ سائنس داں چوتھی قِسم کے ابھاروں کا بھی ذکر کرتے ہیں جو زبان کی دونوں جانب غشائے فاطی کی چنٹوں میں اور زبان کی پشت پر پائے جاتے ہیں۔

اس لحاظ سے زبان کو محض ایک سادہ ساعضلہ یا گوشت کا ایک ٹکڑا نہیں سمجھنا چاہیے۔ اس کی ساخت میں جو بے حد پیچیدہ ہے قدرت نے صناعی کا بہترین مظاہرہ کیا ہے۔

جانوروں کی دُنیا میں زبان کی مختلف اقسام ہمیں ملتی ہیں۔ مثلاً سانپ کی دوشاخی زبان پر غور کیجئے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ افعی اپنی پتلی سی لہراتی اور بل کھاتی ہوئی زبان سے کاٹتا ہے اور پھر اپنے شکار کے زخم میں زہر ہلاہل داخل کرتا ہے۔ مگر حقیقت یہ نہیں ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ اپنے دانت استعمال کرتا ہے۔ سانپ کی زبان چمٹے کی طرح دوشاخی ہونے کے علاوہ پتلی اور بے حد حساس ہوتی ہے۔ سانپ ہوا کو محسوس کرنے کے لئے تھوڑے تھوڑے وقفے سے اپنی زبان باہر کی طرف نکالتا ہے۔ پھر جب وہ اس زبان کی نوک سے اپنے تالو کے حس والے خلاؤں کو چھوتا ہے تو ہوا کی بُو والے سالمے جو اس کی زبان کی نوک سے چپک جاتے ہیں اس میں بُو کی حس پیدا کرتے ہیں۔ گویا سانپ اپنی زبان سے سونگھنے کا کام لیتا ہے، سانپ کے مونہہ میں ایک غلاف سا ہوتا ہے جس کے اندر وہ اپنی زبان کو محفوظ کر لیتا ہے تاکہ جب یہ زیادہ استعمال میں نہ آئے تو اسے نقصان نہ پہنچ پائے۔

گرگٹ کی زبان اُس کے جسم کے تناسب سے طویل ہوتی ہے۔ جب گرگٹ اپنے شکار کو دیکھتا ہے، جو اس کی خوراک کا کام دے سکتا ہے تو صبر کے ساتھ اور ہولے ہولے وہ اس کے قریب پہنچتا ہے اور پھر بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اس کی زبان باہر نکل آتی ہے اور پلک جھپکتے اس کیڑے کو لئے مونہہ میں چلی جاتی ہے۔ مینڈک کا بھی یہی حال ہے۔ ان کی زبان بھی خاصی طویل ہوتی ہے اور وہ بھی بڑی تیزی سے کیڑوں کو چٹ کر جاتے ہیں۔

مور خود تیز خوری کے چیمپئین ہوتے ہیں جب وہ اپنے تیز پنجوں سے دیمک کا گھر توڑتے ہیں تو اس سُرعت کے ساتھ کہ ان کا یہ عمل مشکل سے ہی دکھائی دیتا ہے جو اُسی تیزی سے اُن کی زبان اپنا کام شروع کر دیتی ہے۔ ان کی زبان طویل ہوتی ہے اور مونہہ کے باہر اس طرح نکل آتی ہے جیسے کسی بندوق سے گولی اور پھر اُن کی زبان پر ایک لیس دار مادّہ لگا رہتا ہے۔ چنانچہ ان کی زبان کو دیمکیں چمٹ جاتی ہیں اور جب وہ زبان اندر کی طرف کھینچتے ہیں تو ناشتہ کی لذّت سے لُطف اندوز ہونے لگتی ہیں۔

پرندوں کی زبانیں بھی کچھ ایسے انداز سے بنائی گئی ہیں۔ جن پر غور کرنے سے قدرت کی کاری گری کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً ہُدہُد پر غور کیجئے اس کی زبان خاردار نوک دھار چکنی ہوتی ہے جو اسے سڑے گلے

درختوں کے اندر سے گودا نکالنے میں مدد دیتی ہے۔ [illegible] کی زبان مشروبات پینے والی نلکی کی طرح ہوتی ہے [illegible] پھول سے دوسرے پھول پر جا بیٹھتی ہے اور اس زبان [illegible] کی تہہ میں موجود شیریں چوس لیتی ہے۔

یہ چڑیا بہت چھوٹی ہوتی ہے، یعنی دُم سے [illegible] لمبائی ڈھائی تین انچ سے زیادہ نہیں ہوتی [illegible] ہونے کے باعث پھول اس کا بوجھ برداشت نہیں [illegible] کے اطراف میں پھڑپھڑاتی رہتی ہے۔ ایسے وقت [illegible] رس چوسنے اور پینے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

بحیرۂ روم اور شمالی بحر اوقیانوس کے کنارے [illegible] پائی جاتی ہے جو لیمپرے کہلاتی ہے اور جو اپنے شکار کا خون [illegible] مچھلی کی زبان بھی حیرت انگیز ہوتی ہے اس کی زبان [illegible] ہوتا ہے اور اس کی جھلّی کانٹوں بھری یا خاردار ہوتی ہے [illegible] سے وہ کسی چٹان سے اس طرح چمٹتی ہے جیسے سکشن پمپ [illegible] سے اسی سکشن سمپ کے اصول کے تحت سارا خون چوس لیتی ہے۔

زرافہ کی زبان کوئی بیس انچ طویل اور پتلی ہوتی ہے [illegible] مدد سے وہ ہری بھری شاخوں کے اطراف میں گرہ لگا [illegible] تیزی سے کھا جاتا ہے۔

اگر دنیا میں وزنی اور بڑی زبان کا مقابلہ منعقد کیا جائے [illegible] مچھلی انعام جیت جائے گی، کیوں کہ اس کی زبان کا وزن [illegible] ہے۔ یہ ایک سو فٹ تک لمبی ہوتی ہے۔ ایک بار اُٹھا [illegible] کو تولا گیا تو اس کا وزن ہاتھی کے وزن کے برابر نکلا۔ اس کی زبان کی قوت وطاقت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

زبان کا استعمال صرف شکار کرنا، چوسنا، چیر پھاڑ [illegible] زبان صفائی اور پہلی طبی امداد کے بھی کام آتی ہے۔ آپ نے [illegible] ہوگا کہ ہر روز صبح اپنی زبان سے پورے جسم کی صفائی [illegible] ہو جائے تو وہ زبان سے چاٹ چاٹ کر اپنے زخموں کو [illegible] ہے۔ اگر آپ کا کوئی دانت ٹوٹ جائے تو نوک زبان اس خلا [illegible] سے کیا آپ سکون محسوس نہیں کرتے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صرف سوچئے نہیں عمل بھی کیجئے

ابراہیم خان

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بغیر کسی محنت کے یا عوامل کی عدم موجودگی میں کبھی کوئی کام نہیں ہوتا۔ Output صرف اس صورت میں ہوتی ہے جب Input کا وجود ہوتا ہے۔ ملتا انہی کو ہے جو دیتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی درخت خود بخود گر پڑے؟ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ آپ کسی برتن میں گوشت، مصالحہ جات اور دیگر لوازمات ڈال دیں اور خود بخود کھانا تیار ہوجائے؟ کسی آتش دان میں لکڑیاں نہ ہوں تو اس سے آگ یا تپش باہر آسکتی ہے؟ یقیناً آپ کا جواب نفی میں ہوگا۔

کوئی بھی کام کسی عمل کے بغیر نہیں ہوتا۔ عمل سے ہی کسی بھی چیز یا کام کی شکل واضح ہوتی ہے۔ محنت کے بغیر کامیابی نہیں ملتی۔ پڑھائی پر زیادہ توجہ دینے والے ہی اچھے نمبروں سے پاس ہوتے ہیں، ان تمام باتوں کے باوجود انسان بڑا عجیب الفطرت واقع ہوا ہے وہ چاہتا ہے کہ اسے بغیر ہاتھ ہلائے سب کچھ مل جائے۔

آپ بھی انسان ہیں، دوسروں کی طرح آپ بھی یہی چاہتے ہوں گے کہ لاٹری نکل آئے اور کام نہ کرنا پڑے، پڑھائی نہ کرنی پڑے اور امتحان میں اچھے نمبروں سے کامیابی ملے۔ ورزش نہ کی جائے مگر جسم چاق وچوبند رہے۔ اگر آپ واقعی ایسا سوچتے ہیں تو اپنے آپ سے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

ہمارا مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ دن رات ایک کئے بغیر کچھ نہیں ملتا۔ کامیابی کے لئے انسان سکون چین سبھی کچھ داؤ پر لگاتا ہے، اگر کوئی شخص اچھی بانسری بجا رہا ہے تو یقین کیجئے کہ یہ فن راتوں رات اس کی گرفت میں نہیں آگیا۔ اس نے بہت پاپڑ بیلے ہوں گے اور رات دن ریاض کیا ہوگا۔ ایسا کئے بغیر فن میں پختگی نہیں آتی اور جب ریاضت بہت زیادہ ہوجاتی ہے تو بہت زیادہ محنت نہیں کرنا پڑتی ہے۔

اس بات کو ذہن نشین کیجئے کہ جن لوگوں کا لاٹری میں نام نکل آتا ہے وہ دو چار برس بعد پھر کنگلے ہوجاتے ہیں۔ بغیر محنت کے حاصل ہونے والی دولت کسی کام کی نہیں ہوتی۔ فضول خرچی بھی خود بخود شروع ہوجاتی ہے۔ کچھ ہی مدت میں انعام کی رقم دھواں بن کر اڑ جاتی ہے۔ بیج بوئے بغیر فصل کاٹنا ممکن نہیں ہوتا۔ بات بہت سیدھی ہے کہ محض ہل چلانے اور پانی دینے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اچھی فصل کے لئے بیج بھی زمین کی نذر کرنا پڑتے ہیں۔ قدرت کی فیاضی کا یہ ہے کہ مٹھی بھر بیجوں سے وہ منوں کے حساب سے پیداوار دیتی ہے۔ اس سے خوراک کی ضرورت پوری کرنے کے بعد اتنے بیج بچ رہتے ہیں کہ انہیں بو کر مزید پیداوار حاصل کی جائے۔ انسان پر یہ قدرت کا بہت بڑا احسان ہے مگر اس سلسلے میں خاص طور پر قابل غور نکتہ یہ ہے کہ اچھی فصل کے لئے اچھے بیج درکار ہوتے ہیں۔ خراب بیج بونے پر کھیت میں فصل کم اور گھاس پھوس زیادہ ہوتی ہے۔ انسانی زندگی پر بھی اس اصول کا اطلاق ہوتا ہے۔ اگر آپ مستقبل میں بہت شاندار طرزِ زندگی کے خواہش مند ہیں تو اس کے لئے ناگزیر ہے کہ ابھی سے آپ کچھ کریں، زیادہ کام کریں یا بچت کی راہ پر چلیں۔ اسی طرح بہت سی چھوٹی باتوں کے بہت بڑے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

انسانی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ترقی ور کامیابی صرف ان لوگوں کے حصے میں آئی جو درست سوچ کے ساتھ عمل کرنے پر بھی یقین رکھتے تھے۔

کسی بھی کام کی کتنی ہی اچھی منصوبہ بندی کیوں نہ کرلی جائے جب تک اسے عملی جامہ نہیں پہنایا جائے گا، نتائج صفر رہیں گے۔ اب تک دنیا میں جتنی بھی ایجادات ہوئی ہیں ان کا تعلق صرف سوچ سے نہیں بلکہ انہیں عملی شکل دینے میں ہے اور سوچ میں جس قدر درستگی و پختگی ہوگی نتائج اتنے ہی زیادہ بہتر نکلیں گے۔ ناقص سوچ سے بہتر عمل کی توقع نہیں رکھی جاسکتی صاف سی بات ہے کہ اگر بیج معیاری نہ ہوں تو اچھی فصل کا تصور محال ہوتا ہے۔ اس بات کو ہم عملی زندگی کے حوالے سے چند مثالوں کے ذریعے بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

جو لوگ اسکول کی تعلیم ادھوری چھوڑ کر چھوٹی موٹی ملازمت کر لیتے ہیں وہ زندگی بھر اس قسم کی ملازمتوں میں الجھے رہتے ہیں۔ کیریئر کے نقطہ نظر سے سوچنا انہیں نصیب ہی نہیں ہوتا۔ اسکول سے نکل کر جواں سال افراد جب عملی زندگی میں قدم رکھتے ہیں تو ان میں زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی ہوس پنپنے لگتی ہے۔ مالی طور پر خود مختار اور

مستحکم ہونے سے ان کی وقعت اور اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔ اپنے حلقہ احباب میں بھی انہیں زیادہ عزت ملتی ہے۔ یہی سب کچھ ان کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ اس مرحلے پر انہیں مستقبل کے لئے سوچنا چاہئے۔ کیریئر کی بہترین پلاننگ کرنی چاہئے مگر طویل المیعاد عظیم فائدے کی جگہ وہ قلیل المیعاد چھوٹا فائدہ پسند کر بیٹھتے ہیں۔ اس سے ان پر امکانات کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اس صورتِ حال سے کروڑوں افراد دوچار اور متاثر ہوتے ہیں مگر حالات بنانے پر توجہ نہیں دیتے۔ نتیجتاً زندگی ایک ہی ڈگر پر چلتے چلتے تمام ہو جاتی ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ بہت سے لوگ اپنے شعبے میں تکنیکی طور پر بہت زیادہ کامیاب نہیں ہوتے، ان میں مہارت کی بھی کمی ہوتی ہے مگر اس کے باوجود کامیابی ان کی طرف دوڑتی ہوئی آتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ خوش اخلاق اور ملن ساری سے اپنی خامیوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ جو دوسروں سے ہنس کر، خندہ پیشانی کے ساتھ ملتے ہیں ان میں دوسرے بھی لازمی طور پر دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ اپنا کام بھی بحسن وخوبی مکمل کر لیتے ہیں کیوں کہ کام کا دباؤ ان پر سوار نہیں ہوتا۔ وہ اپنی خوش مزاجی کے باعث بہت سوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔ لوگ ان کی خوبیوں کو نوٹ کئے بغیر نہیں رہتے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ متعلقہ شخص سے کام نہ ہو رہا ہو تب بھی محض اس کی خوش اخلاقی کے باعث لوگ اس سے ناراض نہیں ہوتے اور اس کے حسن اخلاق کو یاد رکھتے ہیں جو لوگ نچلی سطح پر رہتے ہوئے بھی لوگوں سے اچھی طرح پیش آتے ہیں ان کے لئے ترقی کے امکانات خاصے روشن ہوتے ہیں ان کی اپنی خوش اخلاقی ان کی حوصلہ افزائی کرتی رہتی ہے۔

ہم عہدِ شباب میں جس قدر اچھی تیاری کریں گے اور مستقبل کو تابناک بنانے کی جتنی کوشش کریں گے ہماری کامیابی کے امکانات اسی قدر روشن ہوں گے۔

گزرا ہوا زمانہ اپنے اثرات ضرور مرتب کرتا ہے یعنی آپ نے آغازِ شباب میں تعلیم پر توجہ دی ہوگی فنی تربیت حاصل کی ہوگی اور کیریئر کے حوالے سے اچھی پلاننگ کی ہوگی تو ۳۰ ر اور ۳۵ ر سال کی عمر کے دوران آپ کا کیریئر بہت اچھی حالت میں ہوگا اور آپ نے بھرپور کامیابی کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ دیا ہوگا۔ کچھ دینے سے کچھ ملتا ہے۔ یہ بات کیریر کے معاملے میں بھی درست ثابت ہوتی ہے۔

آپ اپنے کیریئر کو جس قدر زیادہ وقت دیں گے آپ کو اسی قدر کامیابی ملے گی۔ ایسا ممکن نہیں کہ آپ باقاعدگی سے ہر روز آٹھ دس گھنٹے اپنی ذات پر خرچ کریں اور کامیابی آپ کی طرف نہ آئے۔ اگر کام کرنے کے طریقے میں کوئی خامی ہو تو اسے تھوڑی سی توجہ سے دور کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ بہت زیادہ وقت تیز دھوپ میں گذاریں تو طویل عرصے میں اس کا نتیجہ جلد کینسر کی صورت میں نمودار ہوگا۔ سگریٹ پینے والے رفتہ رفتہ موت کی طرف بڑھتے ہیں ان میں پھیپھڑوں کا کینسر عام بات ہے۔ یعنی برسوں پہلے انہوں نے جو بیج بویا تھا، اس کا پھل ایک خطرناک بیماری کی شکل میں ملتا ہے۔

کامیابی کے حصول کے لئے پلاننگ اس وقت کرنی چاہئے جب رگوں میں دوڑنے والا خون گرم ہو، جوانی میں جو چیز راسخ ہوں وہ آگے چل کر بہت دوررس اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔ اگر آپ کی عمر ۲۰ ر اور ۲۵ ر سال کے درمیان ہے تو کیریئر کے لئے عمدہ پلاننگ کرنے اور ذہن تیار کر کے عمل کی دنیا میں کود پڑنے کا بہترین وقت یہی ہے۔ یہی وقت سیکھنے کا ہے، پڑھئے، تربیت حاصل کیجئے۔ اس وقت حاصل کی ہوئی مہارت دس پندرہ سال بعد آپ کے لئے فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ بیشتر لوگ زندگی بھر کوئی واضح ہدف مقرر نہیں کرتے اور یوں ریٹائرمنٹ کے وقت ان کے دامن میں صرف پچھتاوا رہ جاتا ہے اور یقینی طور پر پچھتاوا آپ کی پسندیدہ چیز تو نہیں ہو سکتی۔

ارسطو بہت صابر اور حلیم الطبع تھے۔ ان کی بیوی ان کی ضد تھی۔ ایک روز کسی بات پر غصہ ہوئی اور ان کو گالیاں دیں۔ ارسطو باہر آئے اور گھر کی دہلیز پر بیٹھ گئے۔ یہ دیکھ کر ان کی بیوی آپے سے باہر ہوگئی۔ پانی سے بھرا ہوا گھڑا اٹھایا اور اپنے میاں پر انڈیل دیا۔ دیکھنے والے ہنسنے لگے۔ ارسطو بھی ہنسنے لگے اور کہنے لگے۔ میں تو اس کا منتظر ہی تھا۔ کڑک اور چمک کے بعد بارش ضرور ہوا کرتی ہے۔

یہ حضرتِ انسان جو ہائیڈروجن بم بنا کر دنیا میں امن قائم کرنا چاہتے ہیں اور چاند تاروں کی دنیا میں پہنچ کر دنیا کے مسائل حل کرنے کی جستجو میں ہیں، ان کی قیمت اس مہنگائی کے زمانے میں بھی ۴۲۰ نئے پیسے سے بس کچھ ہی زیادہ ہے۔ پانچ چھ صابن کی ٹکیاں بنانے کے لائق چربی اور دو انچ کی ایک پتلی کیل برابر لوہا، چھ پیالی چائے کے لئے کافی شکر اور ساٹھ دیا سلائی کی تیلیاں بنانے کے لائق فاسفورس، دو چارٹ سفیدی کرنے کے لئے چونا اور ایک خوراک میگنیشیم۔ باقی تیرہ گیلن پانی! ہڈیاں؟ بے کار! اور کھال کے جوتے بنانے والی بات محض لفاظی کی حد تک! تو یہ ہیں جنابِ انسان! مگر ان کی اکڑفوں اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا دیکھئے کہ سمٹیں تو بس چار روپیہ سے کچھ زائد کا سامان اور پھیلیں تو ہمارے نیتا۔

انسان کو سماجی جانور کہا جاتا ہے۔ گائے، بیل کو پالتو جانور اور شیر، بھیڑیئے کو جنگلی جانور کہا جاتا ہے۔ انسان کو ایک سماجی جانور کے بجائے معاشی جانور، مذہبی جانور یا سیاسی جانور بھی کہہ سکتے ہیں۔ غرض کسی نہ کسی صفت کے ساتھ وہ ہے جانور اور یقین کیجئے کہ انسان ہی ایک ایسا جانور ہے جو شرمانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور جسے شرمانے کی ضرورت بھی ہے" ولیم جیمس بھی انسان کو جانور ہی کہتے ہیں اور وہ بھی ایسا جو تمام جانوروں کے مقابلے میں بہتر طریقہ پر اپنی نسل کا شکار کرسکتا ہے۔"

حضرتِ انسان مجموعۂ اضداد ہیں۔ ان کی عادتیں عجیب و غریب ہیں، بھوک سے کہیں زیادہ کھانا کھاتے ہیں اور پھر اس کو ہضم کرنے کے لئے 'لکڑ ہضم پتھر ہضم' چورن کھاتے ہیں، جب کہ ذرا کم کھالیں تو چورن کھانے کی ضرورت نہیں نہ پڑے۔ بالکل اسی طرح ایک صاحب کو دیکھا گیا کہ گرمی کی دوپہر میں پہلے سورج کی روشنی کو گھرے پردوں کے ذریعہ منقطع کرتے تھے اور پھر کمرے کے اندر بجلی کا بلب جلا کر سوتے تھے۔ عورتیں بھی بہر حال انسان ہیں، اس لئے عجیب و غریب حرکتوں سے مستثنیٰ نہیں۔ پہلے تن ڈھکنے کے لئے کافی روپیہ خرچ کر کے کپڑے بنوا کر پہنتی ہیں، پھر کپڑے کے رنگ اور تراش کی مدد سے یہ کوشش کرتی ہیں کہ ننگی نظر آئیں شوہر کے پوچھنے پر پہلے کسی بات سے انکار کر دیتی ہیں اور شوہر کے خاموش بیٹھنے پر شکایت کرتی ہیں کہ اس نے وہ بات کیوں نہیں پوچھی۔

شادی کے معاملے میں حضرتِ انسان کا عجیب رویہ ہے۔ شادی سے پہلے اپنی بیوی (ہونے والی بیوی) کے ساتھ رہنے کے لئے ترستے ہیں اور شادی کے بعد اسے چھوڑ کر دوسروں کی بیوی کے ساتھ رہنے کی خواہش میں مرتے ہیں، شاید اس کی وجہ یہ معلوم اور محسوس ہو جانا ہو کہ اس کی ماں نے بیس پچیس سال محنت کر کے جو اسے آدمی بنایا تھا، بیوی نے آ کر بیس پچیس دن میں بے وقوف بنا دیا۔ بچوں کے معاملہ میں بھی آدمی کا یہی رویہ ہے۔ پہلے بچے پیدا کرنے کے شوق میں مرتا ہے، پھر بعد میں ان سے الگ رہنا چاہتا ہے۔

بچوں کے سلسلے میں انسان کی حرکتیں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ پہلے گھوڑا ابن بن کر ان کو کمر پر چڑھاتا ہے اور اس طرح جب وہ سر پر چڑھ جاتے ہیں تو انہیں بدتمیز، گستاخ، بے ادب وغیرہ کہتا ہے۔ پہلے انہیں خواہ مخواہ چھیڑتا ہے اور جب وہ "چھڑ" جاتے ہیں تو ان کو گالیاں دیتا ہے، گالیوں کے معاملے میں انسان کو اپنے بچوں کو "الّو" "گدھا" کہنا بہت پسند ہے، لیکن بالکل بھول جاتا ہے کہ وہ اسی کے بچے ہیں۔ ماں بچوں کو "حرامی" کہہ کر پکارتی ہے لیکن اس بات کو لے کر باپ شک کرنے لگے تو بگڑ بیٹھتی ہے۔

اور صاحب بچے.......... واہ کیا کہنا! بالآخر بچے تو انسان ہی کے ہیں اور پھر انسان بھی کیا ہے.......... بڑے سائز کا بچہ ہی نا! تو صاحب بچے چوہے، پرندے، گدھے پکڑ کر ان کی دُم میں ڈور اور رسی تو باندھتے ہی ہیں اگر ان کو شیطان بھی مل جائے اور اس کی دم ہو تو اس کی دُم میں بھی رسی باندھے بغیر نہ رہیں۔

ورڈس ورتھ نے ایک مختصر سا جملہ لکھ کر آئندہ آنے والے ہر باپ کے لئے یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے چھوڑ دیا کہ دراصل وہ اپنے بچے کا باپ ہے یا بچہ اس کا باپ ہے۔

بچے استادوں اور باپوں سے "الّو"، "گدھا" کہلانے میں کچھ

حرج نہیں سمجھتے لیکن نہ جانے کیوں ''الّو کا پٹھا'' اور ''گدھے کا بچہ'' کہے جانے پر چڑ جاتے ہیں۔ شاید ان ''اصطلاحوں'' کو وہ اپنے باپ کی توہین سمجھتے ہیں۔ بڑے پُر احتجاج لہجے میں وہ کہتے ہیں ''میرے باپ تک نہ پہنچئے سر!''

بہر حال، بچے ہیں اور عقل کے کچے ہیں۔ کون انہیں سمجھائے کہ بھئی جب اپنے کو گدھا مان لیتے ہو تو باپ غیر گدھا کیسے ہو سکتا ہے۔

اگر آپ کو دیکھنا ہے کہ انسان کتنی دلچسپ چیز ہے تو اسے لڑتے ہوئے دیکھئے۔

''میں آپ کو شریف سمجھتا تھا مگر آپ تو بڑے کمینہ نکلے''

''دیکھئے منہ سنبھال کر بولئے۔''

''ورنہ؟''

''ورنہ تمہارے دانت توڑ دوں گا۔''

''ابے جا! بڑا آیا دانت توڑنے والا۔''

''ذرا رشتے کا خیال ہے ورنہ ایک گھونسے میں بتّیسی جھاڑ دیتا۔''

''ابے رشتہ کی......''

آپ سے تم اور تم سے تو تک گزرتے ہوئے آستینیں چڑھتی ہیں۔ دانت پیسے جاتے ہیں، دھمکیاں دی جاتی ہیں مگر دھمکی بروئے کار نہیں لائی جاتی اور لوگ بیچ بچاؤ کرا دیتے ہیں۔

یا پھر انسان کو محبت کرتے دیکھئے۔

''تم اشارہ کرو تو اِس حسین گردن میں ستاروں کا ہار پہنا دوں۔''

''ہٹو جی، تم بس ایسی ہی باتیں کرتے ہو۔''

''باتیں نہیں، کبھی وقت آنے پر دیکھنا، تمہارے لئے طوفانوں سے بھی ٹکرا جاؤں گا۔''

''اچھا چھوڑو، یہ بتاؤ کل شام کو آؤ گے۔''

''ہاں ہاں آؤں گا...... اگر بارش نہ ہوئی۔''

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے، ایکٹنگ محض فلمی ہیرو ہی کر سکتے ہیں۔ یہ بالکل خام خیالی ہے۔ حضرتِ انسان تمام زندگی ایکٹنگ ہی کرتے رہتے ہیں کسی ایسی رشتہ دار کی موت پر جس سے ترکہ میں کچھ ملنے والا ہو، انسان کی ایکٹنگ دیکھئے۔ ایسے ایسے منہ بناتا ہے جیسے خود ہی مر گیا ہو۔ ذرّہ برابر ہمدردی کے بغیر کسی کا حالِ دل سن کر ایسا دکھاوا کرتا ہے جیسے خود اس کے دل پر چوٹ پڑی ہو۔ دوستوں سے، رشتہ داروں سے، گاہکوں سے، مالکوں سے، محبوب سے، بیوی سے اداکاری کرتے کرتے ہی انسان کے ڈرامے کا ڈراپ سین ہو جاتا ہے۔

انسان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مطلب کی بات اس طرح کہتا ہے کہ جس سے ظاہر ہو کہ اسے دوسرے آرام اور فائدے کا بے حد خیال ہے۔ اگر وہ خود کرسی پر بیٹھنا چاہتا ہے تو کرسی پر پہلے سے بیٹھے شخص سے یہی کہے گا:

''جناب آپ آرام سے ادھر تخت پر آ جائیے۔''

ہر انسان خود غرض ہے مگر دنیا کی چار ارب کی آبادی میں ایسا مائی کا لال کوئی نہیں ہے جو مان لے کہ وہ خود غرض ہے۔ ہر انسان جب یہ کہتا ہے ''کہ آج کل دنیا بڑی خود غرض ہو گئی ہے'' تو یقین جانئے کہ وہ اس کلیہ سے صرف اپنی ذات کو مستثنیٰ مانتا ہے۔

اپنی ہر بات اور ہر کام کے لئے جواز پیدا کر لینا حضرتِ انسان کی ادائے خاص ہے۔ ہم نے گذشتہ موسم سرما شروع ہونے سے پہلے دو قمیصیں سلوائیں ایک کو پہنا تو کالر میں اوپری بٹن کے پاس زیادہ جگہ کھلی ہوئی تھی۔ ہم نے درزی صاحب کے پاس جا کر کہا۔

''بھئی یہ کالر گیپ زیادہ ہو گیا۔''

''کوئی بات نہیں آج کل ڈبل ناٹ کا فیشن ہے۔'' جواب ملا۔

تین دن دوسری قمیص پہنی اس میں مذکورہ جگہ کم تھی۔ ہم نے تنگیِ خلائے کالر کا شکوہ ان سے کیا تو بولے ''کوئی بات نہیں۔ آج کل سنگل ناٹ کا فیشن ہے۔''

اور ہم حیران رہ گئے کہ ٹائی باندھنے کا فیشن تین دن میں کیسے بدل گیا۔

مذہب آدمی کی جان ہے اور خدا آدمی کا معبود۔ گو حضرتِ انسان کیڑا ایک بھی نہیں بنا سکتے، لیکن خدا اُس نے سیکڑوں تخلیق کر لئے۔ سنا ہے کہ خدا نے انسان کو بڑی چاہت سے پیدا کیا تھا۔ یہ سوچ کر کہ دنیا کی اور زندگی کی رعنائیاں اور کارفرمائیاں دیکھ کر وہ اپنے خالق کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔ مگر آج حالت یہ ہے کہ خدا کی دی ہوئی عقل کے سہارے ہی انسان نے مذہب کو ایک پیشہ بنا لیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ آمدی کے لحاظ سے اپنے خدا کا کاروبار کا پیشہ خاصا ہے۔

آدمی کی رحم دلی میں کیا شک ہے...... وہ تجربہ گاہ میں مینڈک کو

چرنے سے پہلے مارلیتا ہے اور چیونٹیوں کو آٹا کھلاتا ہے۔ یہ بات دوسری ہے کہ اپنے بھائی کو زندہ ہی مار ڈالتا ہے اور اپنے ساتھیوں کے ہاتھ سے روٹی چھین لیتا ہے۔ جانوروں سے انسان کی ہمدردی ''انجمن تحفظ حیوانات'' جیسی چیزوں سے ظاہر ہے اور رہا شکار، وہ تو انسان کی تفریح کے لئے ہے۔ اب یہ تو جانوروں کا قصور ہے کہ وہ اس تفریح کے لئے تختۂ مشق بن جاتے ہیں۔

یوں تو انسان کی اتنی ہی قسمیں ہیں جتنے روئے زمین پر انسان ہیں، لیکن انسان کی کچھ مخصوص قسمیں بڑی دل چسپ ہیں......
سیاست داں کو لے لیجئے کبھی ''نہ'' نہیں کہے گا۔ جھوٹ کو سچ بنانے میں اس کو ملکہ حاصل ہوتا ہے اور اپنے فائدے کے کام دوسروں سے اس طرح کرالیتا ہے کہ دوسرے اسے اپنا ہی کام سمجھیں۔

فن کار سیاست دان سے بھی زیادہ دل چسپ ہوتا ہے۔ جس قدر غور سے آپ کسی فن کار کی حرکت، سکنات، عادت اور حلیہ کا مشاہدہ کریں گے۔ اسی قدر آپ کو لطف آئے گا۔ عام ادیب کو لے لیجئے۔ کار کے بارے میں اس کا تجربہ اتنا ہوتا ہے کہ اس نے کئی بار سڑک پر کھڑی ہوئی کاروں کو چھوکر دیکھا ہوتا ہے۔ لیکن اپنی کہانیوں میں وہ ہمیشہ رولس رائس اور بیوک میں ہی چلتا ہے۔ زندگی میں ٹھرّا پینے کا اتفاق بھی شاید ہی ہوا ہو مگر ذکر کرتا ہے، 'شیمپین' اور 'وڈوکا' کا۔

فن کاروں کی نسل میں شاعر سخت خطرناک قسم کا سماجی جانور ہوتا ہے۔ ذرا اس کو بیوی بچوں اور آٹے دال سے بے نیاز آنکھیں بند کر کے غزل گنگناتے دیکھئے۔ تصویر میں ایک سرو کی طرح لمبا محبوب اور ہاں ہاتھ میں بیڑی! اگر آپ سروے کریں تو معلوم ہوگا کہ سو میں سے ننانوے شاعروں کا محبوب اس دنیا میں موجود ہی نہیں ہوتا (جی مر نہیں چکا ہوتا، بلکہ سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتا) مجاز سے حقیقت کا ادراک ایک حقیقت ہے۔ اس لئے اگر بیڑی سے انگلیاں جل جانے پر ایک شاعر دل کی جلن کا اندازہ لگائے یا سوگز کی دوری پر جاتی ایک حسینہ کو جاتے دیکھ کر شبِ وصل کا لطف اٹھالے تو کیا بعید۔ بہر حال غزل کہنے کے بعد شاعر کو ایسی بے چینی کا احساس ہونے لگتا ہے جیسے دردِزہ میں عورت کو...... جب تک شاعر اپنے اندر کی غزل باہر نکال کر کم از کم ایک آدمی کو نہ سنادے، نہ خود چین سے بیٹھتا ہے نہ دوسروں کو چین سے بیٹھنے دیتا ہے۔ غزل سنانے کے لئے وہ دوسروں کو چائے پلا سکتا ہے اور غزل شائع کرانے کے لئے اشتہار کی جگہ کا معاوضہ تک دینے کو تیار رہتا ہے۔ غزل سنانے کے لئے شاعر رات بھر جاگ سکتا ہے اور داد پانے کے لئے کالے کوسوں کا سفر بھی کر سکتا ہے۔ شاعر کی ان ہی حرکات کی وجہ سے شاید دنیا والوں نے اس کو یہ سزا دی ہے کہ اس کی زندگی میں اس کی قدر نہیں کرتے۔

انسان چاہے فن کار ہو یا سیاست داں، خاص ہو کہ عام، ظاہر وہ کچھ کرتا ہے دل میں کچھ اور ہوتا ہے حقیقت کو انسان اکثر چھپاتا ہے۔ عرف عام میں اس بات کو 'جھوٹ' کہا جاتا ہے۔ اس فن میں کچھ لوگ اس قدر مہارت حاصل کر لیتے ہیں کہ صحیح بات جاننے کے لئے کوئی ہندسۂ تقسیم تلاش کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی اپنی تنخواہ آٹھ سو بتاتا ہے تو کسی کیس میں دو سے اور کسی کیس میں چار سے اس رقم کو تقسیم کر کے اصلی تنخواہ معلوم کی جاسکتی ہے۔ کچھ کیسوں میں تو دس سے کم تقسیم کئے بغیر کام نہیں چلتا۔

احسان فراموشی انسان کی ایک عام خصوصیت ہے، جو رام پوری چاقو سے بھی زیادہ کاٹنے، چبھنے والی چیز ہوتی ہے۔ مگر صرف احسان کرنے والے کے لئے! جس پر احسان کیا جاتا ہے وہ مزے میں رہتا ہے، بلکہ احسان کا بدلہ اتارنے سے بچنے کے لئے پہلے ہی شکوہ شکایت کا کوئی پہلو نکال کر احسان کرنے والے سے ناراض ہو جاتا ہے۔ یقین مانئے اگر آپ کسی شخص سے کسی وجہ سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں تو اس پر دو چار عدد احسان فرما دیجئے۔ بور کرنے والے دوستوں سے بچنے کے لئے یہی طریقہ اپنایا جاسکتا ہے اور قرض خواہ رشتہ داروں سے چھٹکارا پانے کے لئے بھی (ان کو دس پانچ روپیہ قرض دینا اسی احسان کے زمرہ میں آتا ہے)۔

حضرتِ انسان کی ایک اور عام ادا ہے اور وہ یہ کہ جو کام خود کرتا ہے اسی کو کرنے کے لئے دوسروں کو منع کرتا ہے...... کیا آپ نے حقہ کی لو منہ میں لگائے کسی بزرگ کو اپنے بیٹے پر ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ ''کیوں بے یہ سگریٹ پینا کب سے شروع کیا؟''

اور صاحب' میں اکیلا کہاں تک گنواؤں حضرتِ انسان کی عشوہ طرازیاں...... آپ اپنی کھلی آنکھوں سے خود بھی دیکھئے اور کانوں سے خود بھی سنئے کہ حضرتِ انسان کیا کیا کہتے کرتے ہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر کچھ بلند ہو کر انسان کی حرکتوں کو دیکھیں گے تو آپ کو اس مشاہدہ میں دل چسپی کا ایک لاانتہا ذخیرہ ملے گا۔

☆ ☆ ☆

علم الاعداد

اعداد کے موضوع پر ایک آسان اور مفید کتاب جو قدرت خداوندی اور انعامات خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔ قیمت-/70روپے (علاوہ محصولڈاک)

کرشمۂ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے اور اعداد کے ذریعہ زندگی کے اہم ترین سوالات کے جوابات کس طرح دئے جاسکتے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کرشمۂ اعداد کا مطالعہ کریں۔ قیمت-/35روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسانوں کی شخصیت اور ان کی صلاحیت کو ظاہر کرتے ہیں اور ان کی خامیوں کی چغلیاں کرتے ہیں، اگر آپ بھی اپنے محاسن اور مصائب پر مطلع ہونا چاہیں تو اعداد بولتے ہیں کا مطالعہ کریں۔
قیمت-/100روپے (علاوہ محصول ڈاک)

بسم اللہ کی عظمت و افادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو امت محمدی کو عطا کی گئی، بسم اللہ کے اہم راز اور خواص کیا ہیں؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں۔
قیمت-/25روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت

آیت الکرسی ایک جلیل القدر آیت ہے اس آیت سے فائدے حاصل کرنے کے لئے بزرگوں نے دسیوں طریقے لکھے ہیں انہیں آسان زبان میں اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت-/15روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت و افایت

سورۂ فاتحہ تمام امراض کا علاج ہے، اسی لئے اس سورۃ کو سورۂ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس سورۃ سے روحانی فائدے کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟ اس حقیقت سے اس کتاب میں پردے ہٹائے گئے ہیں۔ اس کتاب کا ہر مسلمان گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت-/40روپے (علاوہ محصول ڈاک)

علم الحروف

حروف کی اپنی ذاتی قوت کیا ہے؟ اپنے نام کے پہلے حرف سے آپ اپنی شخصیت کا کیسے اندازہ کرسکتے ہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کتاب پڑھیں۔ (قیمت-/45روپئے علاوہ محصول ڈاک)

بچوں کے نام رکھنے کا فن

اپنے بچوں کے لئے ماں باپ کی طرف سے سب سے پہلا تحفہ "اچھا نام" ہے۔ اچھا نام کسے کہتے ہیں اور وہ کیسے رکھا جاتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو اپنے گھر رکھیں میں اور اپنے بچوں کے اپنے پوتوں، پوتیوں اور نواسے، نواسیوں کے اچھے نام رکھنے کیلئے اس کتاب سے استفادہ کریں۔
قیمت-/60روپے (علاوہ محصول ڈاک)

تحفۃ العاملین

فن عملیات کے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب جسے عاملین کی اکثریت نے خراج عقیدت پیش کیا ہے قیمت-/100 (علاوہ محصولڈاک)

آیات رزق: حلال روزی حاصل کرنے کے روحانی طریقے۔
قیمت-/5روپے (علاوہ محصولڈاک)

آیات شفاء: مختلف امراض سے نجات پانے کے روحانی طریقے۔ قیمت-/5روپے علاوہ محصولڈاک)

آیات حفاظت: اپنے جان مال کو محفوظ رکھنے کے روحانی طریقے۔ (قیمت-/5روپے علاوہ محصولڈاک)

منزل کی عظمت و افادیت: منزل کو کس مرض میں کس طرح پڑھنا چاہئے۔ اس کتاب میں مختلف طریقے بتائے گئے ہیں۔ قیمت-/5روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اپنے آرڈر کے ساتھ پیشگی رقم ضرور روانہ کریں

مکتبہ روحانی دنیا محلّہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اپنے دستخطوں کے آئینے میں اپنی صورت حال دیکھئے، اپنی خوبیوں پر شکر کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کیجئے۔

اس ماہ ان حضرات کی شخصیت پر بالترتیب روشنی ڈالی جارہی ہے۔

نمبر شمار	نام	دستخط
(۱)	شکیل زماں خاں۔ حیدرآباد	[illegible]
(۲)	ذکرالنساء۔ وجے واڑہ	ZEEKRUNNISA
(۳)	عبدالقدوس۔ وجے واڑہ	Abdul Kuddus
(۴)	محمد بشیر۔ وجے واڑہ	Mohammed Basheer
(۵)	شیخ محمد ابراہیم۔ کرنول	[illegible]
(۶)	زیتون بی۔ کرنول	S. زیتون
(۷)	محمد محی الدین وجے واڑہ	Mohammed MOHINUDDIN
(۸)	محمد سلیم۔ حیدرآباد	M Saleem
(۹)	سید مظہر۔ کولار	Syed. mazhar
(۱۰)	شیخ عبدالرب۔ کرنول	عبدالرب
(۱۱)	عشرت نازنین۔ حیدرآباد	
(۱۲)	عفت رومانہ۔ حیدرآباد	

(۱) شکیل زماں خاں۔ حیدرآباد

آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، آپ کا مزاج ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کا نہیں ہے، آپ کی فطرت بہت مستحکم ہے، آپ منصوبہ بندی کرسکتے ہیں اور اپنے بنائے ہوئے منصوبوں پر آپ آخری حد تک عمل بھی کرسکتے ہیں۔ کوئی آندھی کوئی طوفان آپ کو آپ کے ارادوں سے باز نہیں رکھ سکتے آپ محبت واخلاق کا بھی پیکر ہیں، آپ اپنے اخلاق سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیتے ہیں، لوگ آپ سے دوستی کرکے خوشی محسوس کرتے ہیں، آپ دیکھنے میں بھی پرکشش ہوں گے اور آپ کی شخصیت میں ایک طرح کی وجاہت ہے جو آپ کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے لیکن ان خوبیوں کے باوجود آپ کے اندر کچھ ایسی خامیاں بھی ہیں جو آپ کی شخصیت کو پامال کردیتی ہیں، آپ کو غصہ جلد آسکتا ہے اور یہ غصہ آپ کو بے قابو کردیتا ہوگا اس وقت آپ غلط فیصلے کرسکتے ہیں، آپ غصے میں بے حد جذباتی ہوجاتے ہوں گے اور آپ کے لئے خود کو سنبھالنا مشکل ہوجاتا ہوگا۔ آپ اپنی عقل کو اپنا امام سمجھتے ہیں جو شاید صحیح نہیں ہے، ضد، ہٹ دھرمی، جھلاہٹ وہ عیب ہیں جو انسان کو شرمندگی سے دوچار کرتے ہیں اگر ان بری صفتوں سے انسان دور رہے تو اس کی شخصیت اور بھی نکھر جاتی ہے۔

(۲) ذکرالنساء۔ وجے واڑہ

آپ کی خواہش رہتی ہے کہ آپ ہردلعزیز بن جائیں اور دیکھنے والے آپ کی ذات میں دلچسپی لیں، آپ کے اندر ایک خوبی یہ ہے کہ آپ جس کو بھی دوست بنانا چاہیں گی وہ آپ کا دوست بن جائے گا اگر آپ کسی بدمزاج عورت سے بھی محبت کا ہاتھ بڑھائیں گی تو وہ بھی آپ کی محبت کے اثر کو قبول کرے گی، آپ کے اندر گوشہ نشینی کا بھی رجحان ہے، فطرتاً آپ تنہائی پسند ہیں اور محفلوں سے گھبراتی ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کا واسطہ محفلوں سے پڑتا ہی رہتا ہے اور محفلوں میں آپ اس بات کی خواہشمند ہوتی ہیں کہ دیکھنے والے آپ سے متاثر ہوں۔

آپ غریب پرور ہیں، غریبوں سے ہمدردی کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ کے اندر بہت سی خوبیاں ہیں، لیکن فطرتاً آپ کو مثبت کام راس آتے ہیں اگر آپ منفی کام کوئی بھی انجام دیں گی تو وہ آپ کو راس نہیں آئے گا، گرمی اور دھوپ آپ سے ہرگز برداشت نہیں ہوگی، آپ وفا پسند ہیں اور محبت آپ کی کمزوری ہے۔

(۳) عبدالقدوس۔ وجے واڑہ

آپ روحانیت سے بہرہ ور انسان ہیں، آپ کے خیالات میں مذہبی رنگ پایا جاتا ہے، آپ کی فطرت ٹھوس ہے اور آپ کے مزاج میں نرمی ہے، آپ ہرطرح کے حالات میں زندگی بسر کرسکتے ہیں، حالات کے ساتھ سمجھوتہ کرنا اور ہرطرح کے لوگوں کے ساتھ مفاہمت کرنے کی آپ کے اندر صلاحیت ہے، آپ کامیابی کے خواہش مند رہتے ہیں لیکن کامیابی آپ کو بہت جتن کے بعد ملتی ہے اور وہ بھی مکمل کامیابی نہیں ہوتی، آپ کے منصوبے بار بار ناکامی کا شکار ہوتے ہیں، حادثات وخطرات آپ کے تعاقب میں لگے رہتے ہیں اور آپ کی خوشیاں اچانک اُچک لی جاتی ہیں لیکن آپ صبر وضبط کے ساتھ اپنے غموں اور محرومیوں سے نمٹ لیتے ہیں، آپ اپنے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اور آپ کی یہ عادت آپ کو زندگی میں بہت ہچکولے کھلاتی ہے۔

(۴) محمد بشیر وجے واڑہ

آپ کے خیالات میں پاکیزگی ہے آپ دوسروں کی بھلائی کے لئے کچھ بھی قربانی دے سکتے ہیں، آپ سنجیدہ مزاج ہیں، چھچھورپن سے آپ کو وحشت ہوتی ہے، آپ کو فلاحی کاموں سے دلچسپی ہے، لوگوں کے کام آکر آپ سچی خوشی اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں، آپ خود بھی قابل بھروسہ ہیں اور دوسروں پر بھروسہ کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ کا یقین قابل رشک ہے، آپ کو زندگی میں حسب منشاء کامیابی مل سکتی ہے، آپ زندگی کے جس میدان میں اپنے قدم اٹھائیں گے کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ حسن پسند واقع ہوئے ہیں، عورت آپ کی کمزوری ہے، آپ کے مزاج میں حیا ہے لیکن آپ کسی بھی وقت بے راہ روی کا شکار ہوسکتے ہیں، آپ میں فضول خرچی کا عیب ہے اور یہ عیب آپ کو تنگ دست بناسکتا ہے اور رسوا بھی کرسکتا ہے، آپ اپنوں سے محبت کرتے ہیں لیکن آپ سب سے جداجدا اور الگ الگ رہتے ہیں، شاید یہ آپ کے مزاج کی ایک خاصیت ہے۔

(۵) شیخ ابراہیم کرنول

آپ کی سوچ وفکر میں طہارت ہے، آپ خدمت خلق پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کے بندوں کی مدد کرکے آپ کو راحت ملتی ہے۔

آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، آپ دوراندیش بھی ہیں، آپ کسی بھی بات کی گہرائی میں پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، آپ احتیاط کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے قائل ہیں، آپ میں مشکلات سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت ہے، لیکن آپ خواہ مخواہ کسی لڑائی میں حصہ نہیں لیتے، آپ آبیل مجھے مار کے قائل نہیں ہیں۔

آپ کے اندر ایک خرابی یہ ہے کہ آپ بحث ومباحثہ میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور ہر بات کو مخالفانہ نقطہ نظر سے دیکھنے کے قائل ہیں، فضول خرچی آپ کی ذات کا عیب ہے، آپ کو اپنی زندگی میں انقلابات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(۶) زیتون بی۔ کرنول

آپ بہت خوددار قسم کی خاتون ہیں، آپ اپنی ضرورتیں دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے گریز کرتی ہیں، آپ گھریلو کاموں کی مشاق ہیں، آپ ازدواجی زندگی کی قدر کرتی ہیں اور اپنے شوہر کے لئے کوئی بھی قربانی دے سکتی ہیں، آپ کو مائیکہ کے مقابلے میں اپنی سسرال سے زیادہ دلچسپی ہے، آپ جیسی عورتیں ہر طرح کے شوہر کے ساتھ کامیاب زندگی گزار سکتی ہیں۔

آپ مزاجاً اعتدال پسند ہیں، آپ افراط وتفریط کی قائل نہیں ہیں، آپ کو گوشہ نشینی سے دلچسپی ہے، آپ غریب پرور بھی ہیں، پریشان حال لوگوں کی مدد کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ کی زندگی میں ایسے حادثات بھی آسکتے ہیں جو آپ کو بکھیر کر رکھ دیں گے لیکن آپ ہر مشکل میں ثابت قدم رہیں گی۔

(۷) محمد محی الدین۔ وجے واڑہ

آپ کا انداز فکر قابل تعریف ہے، آپ سنجیدگی کے ساتھ لوگوں کی خدمت کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں، آپ کو غیر سنجیدہ باتیں اچھی نہیں لگتیں، آپ سنجیدہ مزاج ہیں اور سنجیدگی ہی کو پسند کرتے ہیں، آپ کو پے در پے ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا، آپ کے منصوبے بار بار ناکامی سے دوچار ہوں گے، آپ کے اندر نفس کشی کی صلاحیت ہے، آپ سکوت پسند ہیں، صبر وضبط کرنے کی آپ میں اہلیت ہے، آپ احساس کمتری کا شکار رہتے ہیں اور ہر معاملے میں پیش قدمی کرنے سے ہچکچاتے ہیں، آپ بہت زیادہ حساس بھی ہیں اور اسی لئے جلدی سے بدگمانی کا شکار ہوجاتے ہیں، آپ روحانیت کے قائل ہیں اور آپ کے عقائد میں پختگی ہے۔

(۸) محمد سلیم۔ حیدرآباد

آپ کی سوچ وفکر اچھی ہے، آپ لوگوں کے لئے ہمدردی کا جذبہ رکھتے ہیں، آپ کو فلاحی کاموں سے دلچسپی ہے، آپ غیروں کی مدد کرکے روحانی خوشی محسوس کرتے ہیں۔

آپ کے اندر اپنے نفس کو زیر کرنے کی اہلیت ہے، آپ صبر وضبط کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور آپ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، آپ کو اپنی زندگی میں بے پناہ مخالفتوں اور مزاحمتوں کا سامنا کرنا پڑے گا، کچھ لوگ آپ کے درپئے آزار رہیں گے اور آپ کو اپنے رشتے داروں کی سازشوں سے بھی دوچار ہونا پڑے گا، آپ کی روحانیت اور آپ کی صبر وضبط کی فطرت آپ کو آندھی اور طوفانوں میں تھامے رکھے گی اور ٹوٹنے اور بکھرنے سے محفوظ رہیں گے۔

(۹) سید مظہر۔ کولار

آپ کے رجحانات بہت اچھے ہیں آپ اپنی ذات سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی اسکیمیں بناتے رہتے ہیں لیکن آپ ان اسکیموں پر عمل نہیں کرپاتے کیونکہ آپ کو قدم قدم پر مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، حادثے آپ کے تعاقب میں رہتے ہیں اور اپنے خونی رشتے داروں سے بھی آپ کو وفا میسر نہیں ہے، آپ کی مخالفت آپ کے اپنے گھر میں بھی ہوتی ہے، آپ کے جذبات کی ناقدری وہ لوگ بھی کرتے ہیں جن کے لئے آپ نے بہت کچھ قربانیاں دی ہیں۔

آپ کے اندر غور وخوض کی اعلیٰ صلاحیتیں موجود ہیں، آپ بہت سادہ مزاج ہیں، آپ بہت جلد دوسروں کی طرف راغب ہوجاتے ہیں اور ہر کس وناکس پر بھروسہ کرلیتے ہیں، آپ کے دل ودماغ میں ایک طرح کی بے چینی رہتی ہے، جس کی وجہ آپ خود بھی نہیں سمجھ پاتے۔

(۱۰) شیخ عبدالرب۔ کرنول

آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، آپ کامیابی کے خواہش مند رہتے ہیں، آپ کے اندر لیڈر بننے کی صلاحیت ہے، آپ جمالیت پسند ہیں، قدرتی مناظر سے آپ کو خاصی دلچسپی ہے، آپ فطرتاً آزادی پسند ہیں، آپ امید پرست بھی ہیں، برے سے برے حالات میں آپ امید کا

دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتے، آپ کسی قدر آرام پسند بھی ہیں، محنت کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو آرام کا بھی خیال رہتا ہے، نیند لینا آپ کا ذوق ہے، آپ خود بھی ضابطوں کے پابند ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی ضابطوں کی پابندی کریں، آپ کے مزاج میں بھولا پن بھی ہے، آپ بہت آسانی سے دوسروں کی سازش کا شکار ہو سکتے ہیں، آپ کے اندر دوسروں کی رقم سے کاروبار کرنے کی صلاحیت ہے، آپ دولت اکٹھی کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

(۱۱) عشرت نازنین۔ حیدرآباد

آپ کامیابی کی خواہش رہتی ہیں اور آپ کامیابی کے لئے محنت بھی کرتی ہیں، آپ کے مزاج میں سنجیدگی ہے اور آپ خاندان پرست بھی ہیں آپ کو سہیلی بنانے کا ذوق ہے لیکن آپ کی زندگی میں صحیح معنوں میں ایک ہی سہیلی بنے گی جو حقیقتاً آپ کی خیر خواہ ہوگی۔

آپ کو کھانا پکانے کا شوق ہے اور آپ کو گھریلو کاموں سے بھی دلچسپی ہے، آپ خود نقصان اٹھا کر کسی کے لئے بھی کوئی قربانی دے سکتی ہیں۔ آپ محبت پرست ہیں اور سنجیدگی کے ساتھ سب سے محبت کرنا چاہتی ہیں، آپ کو اپنے مائیکہ سے ہمیشہ دلچسپی رہے گی، آپ حقیقت پسند ہیں، اور حقیقت پسندی کو آپ ہمیشہ ترجیح دیں گی، آپ کو تنہائی سے خاموشی سے اور یکسوئی سے پیار ہے، آپ اپنے بڑوں کی قدروں کا ہمیشہ احترام کریں گی۔

(۱۲) عفت رومانہ۔ حیدرآباد

آپ اگرچہ محبت پرست ہیں، بہت حساس ہیں، لیکن آپ کے مزاج میں ایک طرح کی شوخی ہے، آپ حساس ہونے کی وجہ سے بدگمانی کا شکار جلد ہو سکتی ہیں لیکن آپ جلد ہی اپنا دل صاف کر لیتی ہیں۔

آپ کو غصہ جلد آسکتا ہے لیکن پھر جلد ہی رخصت بھی ہو جائے گا، آپ کو ہمیشہ اپنے مائیکہ سے محبت رہے گی اور آپ اپنے بہن بھائیوں کے معاملے میں ہمیشہ جذباتی رہیں گی، خواب وخیال میں گم رہنا آپ کی فطرت ہے، آپ اپنے یا کسی کے بھی راز کو محفوظ نہیں رکھ سکیں گی، لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ خود کو پریشان کر کے بھی دوسروں کی مدد کر سکتی ہیں، آپ کو سادگی پسند ہے، لیکن سادگی کے ساتھ ساتھ آپ کو اچھے لباس سے بھی دلچسپی ہے، آپ ازدواجی زندگی خوشگوار گزاریں گی اور دولت مند بھی بنیں گی۔

گناہوں کی بخشش کے لئے

بلاشبہ انسان سے غلطیاں اور خطائیں سرزد ہو جاتی ہیں۔ پروردگار عالم کے حضور اپنے گناہوں کی معافی و بخشش کے لئے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا اور جو چاشت کی ہمیشہ دو رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائینگے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

نماز چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال سے پہلے تک ہے۔ (یعنی نصف النہار شرعی تک ہے)

جنت کا حصول

نماز تہجد کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرماتا ہے۔ اس نفل نماز کی بہت زیادہ فضیلت احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک محل ہے اور یہ اس لئے ہے جو (تہجد) پڑھے (حاکم) نیز فرمایا رات میں عبادت کرنے والے جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ (خلاصہ حدیث)

عشاء کی نماز کے بعد سو کر اٹھیں اور نفل پڑھیں تو یہ تہجد کے نفل کہلاتے ہیں۔ ان کے لئے عشاء کے بعد سونا شرط ہے۔ تہجد کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں اور تین وتر ہیں۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ضروری اطلاع

دستخط بولتے ہیں کی یہ آخری قسط ہے۔ آئندہ یہ سلسلہ بند کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ کوئی دوسرا دلچسپ سلسلہ شروع کیا جائے گا

(منیجر)

دسویں قسط

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

عفو کی فضیلت میں

رائے دابشلیم نے حکیم کامل اور برہمن روشن ضمیر سے بصد ادب عرض کیا کہ آپ نے کینہ پروروں اور حاسدوں کی چرب زبانی اور دلجوئی سے فریب نہ کھانے کے بارے میں جو کچھ فرمایا وہ سب میرے دل میں بیٹھ گیا اور میں اسے ہمیشہ پیش نظر رکھوں گا۔ اب آپ نویں وصیت کے بارے میں کچھ اظہار خیال فرمائیں، جسے جاننے کے لئے میرا اشتیاق حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ جب تک میں اس کے متعلق آپ کی زبان مبارک سے کوئی تمثیلی قصہ سن نہ لوں گا دل کو تسکین نہ ہوگی۔

برہمن بید پائے نے دل نشین انداز میں فرمایا کہ اگر بادشاہان عالم عفو اور رحم کا دروازہ بند کردیں اور تھوڑی تھوڑی خطا پر سزا دینے لگیں تو ان کے امراء اور مصاحبین کو ان سے وحشت ہونے لگے گی اور وہ اپنے بادشاہ پر اعتبار نہیں کریں گے۔ پھر اس سے دو خرابیاں پیدا ہوں گی۔ ایک تو یہ کہ کام میں تعطل پیدا ہوجائے گا، دوسرے مجرم معافی کی لذت سے یکسر محروم ہوجائیں گے۔ اگلے زمانے کے بادشاہوں میں سے ایک مقولہ ہے کہ اگر عوام جان لیں کہ معاف کرنے میں مجھے کیا لذت ملتی ہے تو پھر وہ سوائے جرم اور خیانت کے اور کوئی چیز میرے دربار میں بطور تحفہ نہ لائیں۔

عفو سے بڑھ کر کوئی شے بادشاہوں کے حسن و جمال میں اضافہ کرنیوالی نہیں۔ انسان کے کمال کا اندازہ اس کے رحم و کرم اور درگزر سے کیا جاتا ہے۔ بادشاہوں کی بہترین خصلت یہ ہے کہ وہ ہر حادثے اور پریشانی میں عقل کو اپنا رہبر بنائیں اور نرمی و درشتی دونوں سے کام لیں۔ لیکن نرمی اتنی نہ ہونی چاہئے کہ اس کو کمزوری سمجھا جائے اور سختی بھی ایسی نہ ہو کہ ظلم میں داخل ہوجائے۔ پھر سلطنت کا کام امید و بیم کے تحت بہت اچھی طرح انجام پذیر ہوگا۔ وفاداروں اور جاں نثاروں کو جہاں بخشش و کرم کی امید رہے گی، وہاں غداروں اور مفسدوں پر سزا اور تنبیہ کا خوف بھی طاری رہے گا۔

کلام پاک میں آیا ہے کہ اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ٥ بزرگان دین اور پیران طریقت نے اس کی وضاحت یہ فرمائی ہے کہ اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ یعنی غصہ پی جانے سے مراد یہ ہے کہ سختی کرنے اور سزا دینے میں انسان حد سے نہ گزرے اور وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ یعنی معاف کرنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ اپنے دل سے نفرت اور کینے کا اثر بالکل زائل کردے اور الْمُحْسِنِیْن سے مطلب یہ ہے کہ حلقہ بگوشوں اور دوستوں سے جب خطا ہوجائے اور وہ معذرت چاہیں تو درگزر سے کام لیا جائے۔ آیت کا ماحصل یہ ہے کہ انسان کو ہر کام میں نرمی اور مہربانی اختیار کرنی چاہئے اور ہر معاملے میں غم خواری اور دلجوئی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

انسان کی شرافت اور بزرگی، احسان اور عفو کی فضیلت سے بڑھتی ہے اس لئے ان دونوں عادتوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ یہ تو معلوم ہی ہے کہ انسان بھول اور خطا کا مجموعہ ہے۔ اس سے ہمیشہ غلطی اور خطا سرزد ہوتی رہے گی۔ اگر بادشاہ ہر جرم پر سزا اور ہر قصور پر سختی شروع کردے تو پھر سلطنت کا کام کیسے چلے گا۔ امور سلطنت میں سخت خرابی پیدا ہونے لگے تو لہٰذا بادشاہ کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نیاز مندوں اور ہوا خواہوں کے بارے میں کوئی شکایت سنے تو اس کے پچھلے ہنر اور وفاداریوں کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کرے اور غلط اور صحیح تمیز کرے۔ اپنے ملازموں میں جو شخص جس کام کے لائق نظر آئے اس کو وہی کام سپرد کرے اور اس کی صلاحیت اور اہلیت کے مطابق اس سے مدد لے۔ وہ یہ بھی دیکھے کہ عمال اور کارپردازوں میں کون رعیت پرور ہے اور کون ظالم۔ پھر جو رحم دل اور رعیت پرور ہو اس کو رعایا کی نگہداشت کا کام سپرد کرے اور اپنی نوازشوں سے نوازے اور

جو ظالم ہو اور کمزوروں پر رحم نہ کرنے والا ہو اس کو منصب سے معزول کردے۔

اس سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ جب ہر شخص کو معلوم ہوجائے گا کہ نیکوکار، رحم دل اور کارگزار لوگوں کو بادشاہ اپنی نوازشوں سے نوازتا ہے اور بدکرداروں اور ظالموں کو ان کے جرم کے مطابق سزا دیتا ہے تو پھر اچھے لوگ اس کی نوازشوں کی امید میں اور اچھا کام کریں گے اور برے لوگ اس کی سزا کے خوف سے مردم آزاری کی ہمت نہ کریں گے۔ اس سلسلے میں شیر اور گیدڑ کا ایک قصہ یاد آرہا ہے۔ رائے دابشلیم نے پوچھا وہ کیا ہے؟ برہمن نے کہنا شروع کیا۔

حکایت: مشہور ہے کہ ہندوستان کے کسی شہر میں فریسہ نام کا ایک گیدڑ رہتا تھا وہ دنیا سے منہ موڑ کر اور تعلقات زندگی سے کنارہ کش ہوکر تنگی عسرت کی زندگی بسر کرتا تھا۔ کسی جانور کا خون بہانے، گوشت کھانے اور ایذارسانی سے اس نے توبہ کرلی تھی۔ آخر اس کے دوستوں نے اسے بےوقوف بنانا اور طعنہ دینا شروع کردیا کہ اس طرح کی حماقت کا کیا فائدہ ہمارے ساتھ رہ کر یہ کونسی وضع تم نے نکالی ہے۔ ہمارے ساتھ ہو تو ہمارا طریقہ اختیار کرو ورنہ علیحدہ ہوجاؤ۔ اس طرح کی عبادت وریاضت سے کیا حاصل ہوگا۔ کھاؤ پیو اور چلے جاؤ، پر عمل کرو، دنیا کی نعمتوں سے اپنے کو روک کر زندگی کیوں برباد کرتے ہو۔

گیدڑ نے جواب دیا کہ جب کوئی یہاں سے جاکر واپس نہیں آتا تو پھر کل کے لئے زادراہ جمع کرلینا ضروری ہے۔ آج کو غنیمت جانو، کل کا کیا اعتبار جو کچھ کرنا ہے آج ہی کرلو۔ دنیا لاکھ بری سہی لیکن اس سے تو انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وہ آخرت کی کھیتی ہے۔ تم جو کچھ یہاں بوؤگے وہی قیامت میں کاٹوگے۔ عقل مند آدمی کو چاہئے کہ آخرت کا سرمایہ جمع کرنے میں لگا رہے اور فانی دنیا کے بجائے نعمت جاودانی کے حصول میں دل لگائے اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب بے وفا دنیا سے قطع تعلق کرلیا جائے۔ آج جب اللہ نے تم کو طاقت دی ہے تو عبادت وریاضت میں مشغول ہوجاؤ۔ جوانی میں بڑھاپے کے لئے کچھ کر گزرو۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ آج جب تم کرسکتے ہو تو جانتے نہیں ہو اور کل جب تم جانوگے تو کر نہ کرسکوگے۔

اس کے ساتھیوں نے کہا کہ اے فریسہ، تو ہمیں کو دنیا کی نعمتیں چھوڑنے کی نصیحت کررہا ہے۔ حالانکہ نعمتیں پیدا ہی اس لئے کی گئی ہیں کہ ہم لوگ ان سے فائدہ اٹھائیں اور ان کی لذتوں سے لطف اندوز ہوں۔ فریسہ نے کہا کہ دنیا کی نعمت ایک آلہ ہے۔ جس سے عقل مند لوگ اپنی یادگار اور نیک نام چھوڑ جاتے ہیں۔ اس کے ذریعہ آخرت کا زادراہ حاصل کرتے ہیں اور اسے ساتھ لے جاتے ہیں تاکہ انجام بخیر ہو۔ تم دونوں جہاں کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہو تو میری بات یاد رکھو کہ لذیذ کھانے کے لئے اور اپنے کام ودہن کی لذت کے لئے کسی جانور کا خون نہ کرو اور کسی کو دکھ اور ایذا دیئے بغیر جو غذا حاصل ہوجائے اسی پر قناعت کرو۔ وہ بھی اتنا ہی کھاؤ جو تمہارے جسم وجان کی بقا کے لئے ضروری ہو۔ اس سے تجاوز نہ کرو اور عقل وشرع کے خلاف مجھ سے موافقت کرنے کی امید نہ رکھو اس لئے کہ تمہارے ساتھ میری صحبت عذاب کے لئے نہیں ہے۔ مجھے معاف رکھو اور اجازت دو کہ تمہاری صحبت ترک کرکے گوشہ نشین ہوجاؤں۔

ساتھیوں نے جب فریسہ کو زہد وتقویٰ میں ثابت قدم دیکھا تو سب اس کے معتقد ہوگئے اور اپنی پہلی باتوں پر نادم ہوئے۔ فریسہ نے تھوڑے ہی دنوں میں اپنی عبادت اور دیانت داری سے ایک ایسا بلند مقام حاصل کرلیا کہ اس دیار کے خداترس اور عابد وزاہد لوگ اس سے استفادہ کرنے کو حاضر ہوتے۔ رفتہ رفتہ اس کی شہرت چاروں طرف پھیلنے لگی۔

فریسہ کے گھر کے قریب ایک بہت ہی سرسبز اور خوش منظر جنگل تھا جس کی نہریں اور پھل پھول کے چھوٹے بڑے درخت باغ ارم پر چشمک زنی کرتے تھے۔ اس میں بہت سے وحوش وطیور اپنا ٹھکانہ بنائے ہوئے تھے۔ ان سب کا بادشاہ ایک شیر تھا جو اپنی شان وشوکت اور رعب وداب کی وجہ سے جنگل کے تمام چوپایوں اور درندوں میں عزت اور عقیدت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ سب اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنے اوپر فرض سمجھتے تھے اور اس کے زیر سایہ آرام اور چین کی زندگی گزار رہے تھے۔ اس شیر کا نام کام جوئے تھا۔

ایک روز کام جوئے اپنے درباریوں کے ساتھ بیٹھا باتیں کررہا تھا کہ فریسہ کا ذکر نکل آیا۔ لوگوں نے اس کے زہد وتقویٰ اور ایمان داری کی اتنی تعریف کی کہ شیر اس کا مشتاق ہوگیا اور اس نے فریسہ کو بلا بھیجا۔ فریسہ شاہی فرمان کی بجاآوری کو اپنا فرض منصبی سمجھ کر دربار میں حاضر ہوا۔ بادشاہ کام جوئے بہت عزت واحترام سے پیش نظر آیا۔ کچھ روز اس کو اپنے ساتھ رکھ کر طرح طرح سے آزمایا اور جیسا سنا تھا ویسا پایا۔ اس درمیان شیر نے اس کی فصاحت اور اصابت رائے کا بھی اندازہ لگالیا۔ اس کی عقل وتدبیر سے بھی متاثر ہوا اور اس کی صحبت میں ایک مسرت محسوس کرنے لگا۔

چند روز کے وقفے سے کام جوئے نے فریسہ کو اکیلے میں بلاکر کہا کہ امور سلطنت اتنے زیادہ ہیں کہ مجھ سے انجام پذیر نہیں ہوتے۔ تمہاری

دیانت داری، وفاداری اور کارگزاری کے بارے میں برابر سنتا رہا ہوں اور اب تم سے مل کر میں نے اس کا اندازہ بھی کرلیا کہ تم میں ساری خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ جو کچھ میں نے تمہارے بارے میں سنا تھا اب خود اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیا۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اپنا معتمد بنا کر امور مملکت ومال کو تمہارے سپرد کردوں۔ مجھے امید ہے کہ میرے زیر تربیت تم بہت جلد ترقی کر کے اعلیٰ منصب پر فائز ہوجاؤ گے، ہمارے مقربین میں شامل ہوکر دنیا کی نظر میں عزت واحترام کی نظر سے دیکھے جاؤ گے اور وقتاً فوقتاً نوازش خسروانہ سے بھی سرفراز ہوتے رہو گے۔

فریسہ نے جواب دیا کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ امور سلطنت کی انجام دہی کے لئے مناسب اور کارگزار عمال کو بحال کریں اور جس کو ملازم رکھیں اس کی مرضی سے رکھیں۔ زبردستی نہ کریں، کیونکہ ایسا کرنے سے امور سلطنت اچھی طرح انجام پذیر نہ ہوں گے اور اس کی ذمہ داری بادشاہ سلامت پر ہوگی۔ میں امور سلطنت سے بالکل ناواقف ہوں اور آپ ایک عالی مرتبت اور صاحب حشمت بادشاہ ہیں۔ آپ کی سلطنت میں اچھے کارندوں کی کمی نہیں۔ کافی چوپائے اور درندے صاحب الرائے اور تدبیر موجود ہیں۔ جو مجھ سے بہتر کام انجام دے سکتے ہیں۔ اچھا یہ ہے کہ جہاں پناہ ان میں سے کسی کو یہ اعزاز بخشیں۔

کام جوئے نے کہا اس ٹال مٹول اور انکار سے کیا فائدہ۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا اور خوشی یا ناخوشی تم کو یہ منصب قبول کرنا ہی ہوگا۔ فریسہ نے ادب سے کہا کہ جہاں پناہ، سلطنت کا کام صرف دو ہی طرح کے لوگ انجام دے سکتے ہیں۔ ایک تو وہ جو بہت زیادہ چالاک ہوں اور بلا لحاظ وشرم اور ننگ وعار اپنا کام نکال لیں۔ دوسرے وہ جو نالائق اور کاہل ہونے کے باعث ذلت سہنے کے عادی ہوں اور اپنی بے عزتی کا ذرا خیال نہ کریں۔ ایسے لوگ کسی کے مجبور بھی نہیں ہوتے اور نہ ان کا کوئی دشمن ہوتا ہے۔ اور میں اتفاق سے ان دو میں سے کسی ایک سے بھی تعلق نہیں رکھتا۔ یعنی نہ تو مجھے حرص وہوس ہے کہ خیانت اور بے ایمانی کر کے اپنا کام نکال لوں اور نہ طبیعت ہی ایسی ذلیل ہے کہ ذلت وخواری برداشت کرسکوں۔ اس لئے جہاں پناہ کو اپنا یہ خیال ترک کر کے مجھ کو اس خدمت سے معاف رکھنا چاہئے۔ عرصہ دراز سے میں نے حرص وہوس کو چھوڑ کر قناعت اختیار کررکھی ہے۔ اگر حضور والا پھر مجھے دنیا کی ان گندگیوں میں گھسیٹنا چاہیں گے تو میرا حشر ان مکھیوں کی طرح ہوگا جو شہد کے طشت میں بیٹھ کر اپنی جان گنوا بیٹھی تھیں۔

کام جوئے نے کہا کہ اگر کوئی شخص ایمانداری، سچائی اور انصاف پر رہے گا تو پھر اس کا کوئی نقصان نہیں ہوسکتا۔ دین ودنیا دونوں میں اس کا بھلا ہوگا۔ فریسہ نے کہا کہ شاہی دربار سے وابستہ ہونے کے بعد ممکن ہے اس کی آخرت نہ بگڑے، لیکن دنیا والے تو اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ تقرب سلطانی حاصل ہونے کے بعد دوست دشمن اور دشمن بدترین دشمن بن جاتے ہیں اور جب وہ سب متحد ہوکر دشمنی پر آمادہ ہوجائیں تو پھر پناہ کہاں مل سکتی ہے۔ کوئی شخص مطمئن اور بے خوف نہیں رہ سکتا۔

کام جوئے نے کہا کہ جب میں تم سے خوش ہوں تو پھر تمہیں کس بات کا ڈر ہے۔ کسی طرح کا وہم وگمان دل میں نہ لاؤ۔ میری سرپرستی سارے دشمنوں کا منہ بند کردے گی اور میری ذرا سی تنبیہ کے بعد کسی کی مجال نہیں کہ تم کو نقصان پہنچا سکے۔ میرے زیر سایہ تمہیں ہر طرح کا امن اور چین نصیب ہوگا۔

فریسہ نے کہا کہ اگر جہاں پناہ مجھ پر احسان فرمانا چاہتے ہیں تو سب سے بڑا احسان یہی ہوگا کہ مجھے اس خدمت سے معاف فرما کر صحرا میں سکون کی زندگی گزارنے دیں تاکہ میں گھاس پات کھا کر دوست دشمن کے حسد اور عداوت سے دور، مختصر سی زندگی اطمینان سے گزار دوں۔ کام جوئے نے کہا کہ تم کو ہر طرح کا دغدغہ اور خوف دل سے نکال کر میرے مقربین میں شامل ہوجانا چاہئے۔ آخر فریسہ نے کہا کہ جب میری معذرت قبول نہیں ہوسکتی اور میرے لئے شاہی خدمت انجام دینا لازمی ہے۔ تو مجھے ضمانت دی جائے کہ میرے ماتحت میری ترقی کے باعث اور میرے افسران اپنے منصب کے زوال کے خوف سے میری دشمنی پر آمادہ نہ ہوجائیں اور مجھے تباہ نہ کردیں۔

کام جوئے نے اسے پورا اطمینان دلایا اور عہد کیا کہ اس کو کسی طرح کا گزند نہ پہنچے گا۔ پھر اس کو محکمۂ مالیات کا وزیر مقرر کردیا وہ ہر معاملے میں اس سے مشورہ کرتا۔ یہاں تک کہ اس کی شفقت، مہربانی اور عنایت اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ سلطنت کا کوئی کام فریسہ کے مشورے کے بغیر نہ کرتا اور سلطنت کا اہم سے اہم راز بھی اس سے نہ چھپاتا۔ فریسہ کو بھی ایک گھڑی اس کے بغیر چین نہ ملتا۔ دونوں ایک جان دو قالب ہوگئے۔

یہ بات شیر کے دوسرے مقربین کو بہت ناگوار گزری اور سب ہی ارکانِ دولت فریسہ کی مخالفت اور عداوت پر کمربستہ ہوگئے۔ ان لوگوں نے شب وروز کے غور وفکر کے بعد منصوبہ بنایا کہ شیر فریسہ کی دیانت داری کا بڑا گرویدہ ہے۔ کسی طرح اس کو فریسہ سے بدظن اور برگشتہ کرادیا جائے اور

اس کو تباہ کردیا جائے۔ آخر ان لوگوں نے اپنے میں سے ایک کو آمادہ کیا کہ کام جوئے کی چاشت کا گوشت چرا کر فریسہ کے مکان میں چھپا دے۔

دوسرے دن جب دربار لگا اور سب اعیان وارکان دولت حاضر ہوئے تو فریسہ سلطنت کے کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا اور کام جوئے اس کا منتظر تھا۔ اسی درمیان شیر کے ناشتے کا وقت ہوگیا۔ اس نے اپنے ایک ملازم سے گوشت طلب کیا لیکن وہ تو غائب تھا۔ ہر طرف درباریوں نے ڈھونڈا، اس کا پتہ نہ چلا۔ شیر کا بھوک کے مارے برا حال تھا۔ اس کی وحشت، غضب اور درندگی عود کر آئی تھی۔ درباریوں نے دیکھا کہ کام جوئے بھوک سے بے چین ہے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اب تو حقیقت حال سے آگاہ کئے بغیر چارہ نہیں۔ ہم لوگ جہاں پناہ کے نمک خوار اور وفادار ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ نفع نقصان کے بارے میں جو کچھ معلوم ہو، حضور سے عرض کردیں۔

کام جوئے نے کہا، ہاں ہاں کہو۔ بے شک تم لوگوں کا فرض ہے کہ جو کچھ معلوم ہو فوراً مجھ تک پہنچاؤ۔ کیا کہنا چاہتے ہو؟ ان مفسدوں میں سے ایک نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا کہ جہاں پناہ کے چاشت کا گوشت فریسہ اپنے گھر لے گیا ہے۔ دوسرے نے بیچ میں لقمہ دیا کہ نہیں، ایسا نہیں ہوسکتا فریسہ بہت ایماندار اور دیانت دار ہے، تیسرے نے مکاری سے کہا، سوچ سمجھ کر بولنا چاہئے۔ ہر شخص کے دوست دشمن ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کسی نے جھوٹ موٹ ایسی خبر پہنچائی ہو۔ ایک اور درباری جو ان میں سب سے زیادہ دلیر تھا، بولا، بات تو بالکل صحیح ہے۔ آزمالینا چاہئے۔ گوشت اس کے گھر سے نکلے تو پھر اس کی خیانت ثابت ہے۔

کام جوئے کا غصے سے برا حال ہوگیا۔ اس نے گرج کر کہا کہ حاضرین دربار کی اس بارے میں کیا رائے ہے اور وہ اس الزام کے ثبوت میں کیا دلیل رکھتے ہیں؟ حاضرین میں سے ایک نے جو مخالفین کے زمرے میں شامل تھا، دیدہ دلیری کے ساتھ عرض کیا کہ اے بادشاہ فریسہ کی غداری، مکاری اور بددیانتی تو پورے جنگل میں مشہور ہے۔ اگر وہ واقعی بددیانت ہے تو اس کو اس کی سزا ملنی چاہئے۔ دوسرے مخالفین نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ مجھے تو پہلے بھی اس کی غداری کی خبر ملی تھی لیکن یقین نہ آتا تھا۔ اب یہ واقعہ سن کر تو مجھے بھی یقین آگیا۔ ایک اور نے کہا کہ فریسہ کی بددیانتی کا حال مجھ سے پوشیدہ نہ تھا اور میں نے فلاں فلاں کے سامنے پہلے ہی کہا تھا کہ اس مکار زاہد کا انجام رسوائی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

اس طرح سب نے مل کر کام جوئے کو ورغلانا شروع کیا اور اس کے دل کو شک وشبہ کے غبار سے بھر دیا۔ خوش بیان وزیروں میں سے ایک نے کہا کہ یارو، اس طرح بغیر ثبوت کے تہمت لگا کر اپنے نامۂ اعمال کو کیوں سیاہ کرتے ہو۔ ممکن ہے ہم لوگوں کو غلط خبر ملی ہو۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ بادشاہ سلامت اس کے گھر کی تلاشی لینے کا حکم صادر فرمائیں۔ اگر گوشت اس کے گھر سے نکلے تو جرم ثابت ہے، نہ نکلے تو پھر ہم سب اس تہمت سے توبہ واستغفار کریں اور فریسہ سے معافی مانگیں۔ دوسرے نے کہا کہ تلاشی ہی لینا ہے تو جلدی لی جائے کیونکہ فریسہ کے جاسوس ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ فوراً اس کا تدارک کرلیں گے۔ ایک اور گستاخ مصاحب نے کہا کہ ان سب باتوں سے کیا حاصل ہے اور تلاشی وغیرہ لینے سے کیا فائدہ۔ اگر اس بے ایمان کا قصور ثابت بھی ہوجائے گا تو بادشاہ سلامت اس کی خوشامدانہ اور مکاری کی باتوں میں آکر اس کو معاف کردیں گے۔ ان کی نظروں میں تو وہ کبھی قصوروار ہو ہی نہیں ہوسکتا۔

غرض ان سبھوں نے مل جل کر شیر کو فریسہ سے بدگمان کردیا اور اس نے فریسہ کے حاضر ہونے کا حکم دیدیا۔ فریسہ بے چارہ دشمنوں کے مکر وفریب سے بے خبر فوراً دربار میں حاضر ہوا۔ چونکہ اس کا دامن بددیانتی سے پاک تھا۔ اس لئے بادشاہ کے پوچھنے پر کہ گوشت کیا ہوا، بے باکانہ جواب دیا کہ شاہی باورچی خانے میں بھجوادیا تھا کہ ناشتے کے وقت بادشاہ سلامت کے پاس بھیجا جائے۔

داروغۂ مطبخ بھی سازشیوں سے ملا ہوا تھا۔ اس نے صاف انکار کیا کہ مجھے تو اس کی خبر بھی نہیں۔ کام جوئے نے چند آدمیوں کو فریسہ کے گھر کی تلاشی لینے کے لئے بھیجا۔ وہ فوراً گوشت اس کے گھر سے نکال کر لے آئے فریسہ سمجھ گیا کہ دشمن کامیاب ہوگئے اور اپنا کام کر گئے۔ جس بات کا ڈر تھا وہ سامنے آہی گئی۔

شیر کے وزراء میں ایک بھیڑیا بھی تھا جو ظاہری طور پر فریسہ کی دوستی کا دم بھرتا تھا۔ اس نے کام جوئے سے کہا کہ اس غدار، بددیانت اور نالائق کی خطا تو ثابت ہوگئی۔ حضور والا اب اس کو ایسی سزا دیں کہ دوسرے خطاکاروں کے لئے عبرت کا باعث ہو۔ اگر حضور سخت سزا نہ دیں گے تو پھر قصوروار اور دلیر ہوجائیں گے۔ کام جوئے نے حکم دیا کہ فریسہ کو منصب سے علیحدہ کردیا جائے۔

درباریوں میں ایک بن بلاؤ بھی تھا۔ شیر نے اس سے بھی رائے طلب کی۔ اس نے کہا کہ جہاں پناہ مجھے حیرت ہے کہ یہ مکار اب تک اپنی بددیانتی اور دلی خباثت کو کس طرح حضور سے چھپائے رہا۔ اس کے قتل میں

ہرگز توقف نہ کیا جائے کیونکہ انصاف کا درخت ان ہی سختیوں سے سرسبز وشاداب رہتا ہے۔ عقل مندوں نے کہا ہے کہ سیاست کی تلوار کو اگر انتقام کی نیام سے نہ نکالا جائے تو فتنہ وفساد دب نہیں سکتا۔ سیاست میں اپنے اور غیر کو دیکھا نہیں جاتا۔ انصاف کے لئے محبوب اور پیارے کو بھی قتل کر دینے میں تأمل نہ ہونا چاہئے۔

بن بلاؤ کی اس نصیحت کے بعد کام جوئے کا غصہ اور بھڑکا۔ اس نے فریسہ کو کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنے جرم کی کوئی صفائی پیش کرنا چاہتے ہو تو پیش کرو۔ فریسہ چونکہ اپنے کو مجرم نہ سمجھتا تھا اس لئے اس نے کچھ ایسا ویسا جواب بھیج دیا جس سے کام جوئے کا غصہ اور تیز ہو گیا اور اس نے فریسہ کے قتل کا حکم صادر کر دیا۔

شیر کی ماں کو جیسے ہی اس حکم کی خبر ملی وہ اپنے بیٹے کے پاس پہنچی اور اس کو سمجھایا کہ جلد بازی سے کام نہ لو اور عدل وانصاف سے روگردانی نہ کرو۔ بزرگوں کا قول ہے کہ آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں سے وابستہ ہیں۔ بیوی کی عزت شوہر سے، بیٹے کی عزت باپ سے، شاگرد کا علم استاد سے، سپاہی کی طاقت سپہ سالار سے، زاہدوں کی بزرگی تقوے سے رعایا کا امن بادشاہ سے، سلطنت کا انتظام عدل سے، اور عدل کی رونق عقل وتدبر سے، بادشاہ اپنے مقربین کے خلاف تہمت اور غمازی پر بلا تحقیق یقین کر کے فوراً سزا دیتا ہے تو بہت برا کرتا ہے۔ ارکان دولت کا اعتبار اس سے جاتا رہے گا اور درباری جب چاہیں گے ایک دوسرے کو زک دینے کے لئے اس طرح کی حرکت کرتے رہیں گے۔ نتیجے میں فتنہ پرداز اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے اور بے چارے بے گناہ زندان بلا میں گرفتار ہو جائیں گے۔

شیر نے کہا کہ میں نے کسی کے کہنے میں آ کر فریسہ کے قتل کا حکم نہیں دیا بلکہ جب تک اس کی غداری اور بددیانتی مجھ پر ثابت نہیں ہو گئی میں نے ایسا نہیں کیا ہے، شیر کی ماں بولی کہ مکمل تحقیقات اور پختہ یقین کے بغیر بادشاہوں کے مزاج میں تبدیلی نہیں آنی چاہئے۔ تم جو یہ کہتے ہو کہ اس کی بددیانتی ظاہر ہو گئی ہے، مجھے اس میں شبہ ہے۔ جب اس سے پردہ ہٹے گا تب ہی حقیقت ظاہر ہو گی۔ محض شہادت پر اس کو مجرم قرار دیا جا رہا ہے اور اس کی سابقہ خدمات اور وفاداریوں کو یکسر بھلا دیا گیا ہے۔ یہ زیادتی نہیں تو اور کیا ہے۔

بیٹے، ہر حادثے اور اہم واقعے کے وقت انسان کو اپنی عقل اور حلم سے کام لینا چاہئے۔ شرافت کی بنیاد عقل وخرد پر ہے۔ فریسہ تمہارے دربار میں بہت بڑے منصب پر فائز تھا۔ تمہارے خاص معتمدین میں تھا۔ تم نے بارہا اس کی دیانت داری، وفاداری اور کارگزاری کی بر سر دربار تعریف کی ہے۔ اس کو مراحم خسروانہ سے نوازا ہے اور خلوت میں اس سے اہم امور میں رازدارانہ مشورہ کیا ہے۔ تمہیں ان باتوں کی کچھ تو لاج رکھنی چاہئے تھی اور اپنے عقل وتدبر اور حلم ووقار کا کچھ تو ثبوت دینا چاہئے تھا۔ میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ حرص وہوس اس کو مغلوب نہیں کر سکتے۔ قناعت اور دیانت داری اس کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے۔ جب سے فریسہ تمہارے دربار سے وابستہ ہوا ہے، اس نے کبھی بھول کر بھی گوشت نہیں کھایا اور اس سے پہلے بھی وہ اسی پر عمل پیرا تھا۔ گوشت خوری سے اس کا پرہیز تقریباً ہر طرف مشہور ہے۔ قرینہ اغلب یہ ہے کہ اس کے دشمنوں نے گوشت اس کے گھر میں چھپا دیا ہوگا، کیونکہ یہ مکاروں اور حاسدوں سے کچھ بعید نہیں۔ وہ اپنے دشمنوں کو ٹھکانے لگانے کے لئے یہی سب کرتے ہیں تم کو تحمل سے کام لینا چاہئے۔ تم نے اس کے قتل میں عجلت نہ کی تو حقیقت یقیناً ظاہر ہو گی اور اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو وہ بے قصور ثابت ہوگا یا قصوروار۔ اگر بے قصور ثابت ہوا تو پھر تم قتل ناحق سے بچ جاؤ گے اور اگر وہ مجرم ثابت ہوا تو پھر تمہیں اسے قتل کرنے کا اختیار ہے۔

شیر کو ماں کی نصیحت پسند آئی اس نے قتل کا حکم ملتوی کر کے فریسہ کو بلا بھیجا۔ پھر اکیلے میں لے جا کر پوچھا کہ میں نے تم کو بارہا آزمایا ہے اور تمہارے اخلاق واوصاف کو برابر پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ تمہاری باتیں مجھے ہمیشہ قبول ہوئی ہیں۔ مگر یہ آج تمہیں کیا ہو گیا تھا؟ یہ معاملات اس حد تک کیوں کر پہنچ گئے؟ ان کے بارے میں تم اپنے خیالات کو بے تأمل اور بے جھجک ظاہر کرو۔

فریسہ نے کہا کہ بادشاہ سلامت، آپ مجھ پر بہت زیادہ مہربان تھے اور بادشاہوں کی مہربانیوں سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں وہ تو ہونا ہی تھیں۔ اب اس تہمت سے بری ہونے اور حقیقت حال معلوم کرنے کی ایک صورت ہے وہ یہ کہ میرے اوپر جن لوگوں نے الزام اور اتہام لگایا ہے ان کو بلا کر پوچھا جائے کہ فریسہ نے تو برسوں سے گوشت نہیں کھایا، پھر اس پر گوشت کی خیانت کا الزام لگانا اور جو گوشت کھانے والے ہیں ان پر شبہ بھی نہ کرنا کیا معنیٰ رکھتا ہے؟ بادشاہ سلامت اگر اس بارے میں سختی سے باز پرس کریں گے تو وہ صحیح بات بتا دیں گے، اور اگر سختی کرنے پر نہ بتائیں تو انہیں انعام کا لالچ اور جان کی امان دے کر حقیقت حال کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔

کام جوئے نے فریسہ کی بات سن کر اس کے مخالفین اور الزام لگانے والوں کو طلب کیا۔ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ لے جا کر پوچھا اور

وعدہ کیا کہ صحیح بات کہنے پر کوئی گرفت نہیں کی جائے گی اور قصور معاف کردیا جائے گا۔ انعام کے لالچ اور جان کی امان ملنے پر ان میں سے بعض نے صحیح صحیح بات بتادی اور اپنی غلطی کا اعتراف کرلیا۔ اس طرح فریسہ پر جو الزام تھا اس سے وہ بے داغ بری ہوگیا اور اس کی دیانت اور وفاداری کا سکہ شیر کے دل پر اور زیادہ بیٹھ گیا۔

شیر کی ماں نے کہا کہ بیٹے، تم نے جن لوگوں کو جان کی امان دیدی ہے یا جو کچھ ان سے وعدہ کیا ہے وہ تو تم کو پورا کرنا ہی ہے، لیکن آئندہ کے لئے تمہارے تجربے میں اضافہ ہوگیا اور تم پر یہ بات روشن ہوگئی کہ کسی کی لگائی بجھائی کر کے اور چغلی کھانے پر بلاتحقیق وتفتیش یقین نہیں کرنا چاہئے۔ خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہئے۔ کام جوئے نے کہا کہ آپ کی نصیحت سر آنکھوں پر۔ بے شک اس سے میں نے بہت بڑا سبق حاصل کیا اور اب مجھ پر روشن ہوگیا کہ کامل یقین، مستحکم دلیل اور اچھی طرح تفتیش کئے بغیر کسی کو متہم نہیں کرنا چاہئے۔

شیر کی ماں نے کہا کہ اے فرزند، جو لوگ بلا ظاہری سبب کے اپنے دوستوں سے کشیدہ ہوجاتے ہیں، وہ ہم نشینی کے لائق نہیں ہوتے۔ بزرگوں نے اس بارے میں وضاحت سے لکھا ہے کہ دنیا میں آٹھ گروہ ایسے ہیں جن کی قربت اور ہم نشینی سے پرہیز کرنا لازم ہے اور آٹھ گروہ ایسے ہیں جن کی صحبت اور ہم جیسی انسان کے لئے ضروری ہے، وہ آٹھ گروہ جن کی صحبت سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے، یہ ہیں (۱) ناشکرے، جو اپنے ولی نعمت کے حق کو نہیں پہچانتے (۲) بے سبب غصے میں آجانے والے، مغلوب الغضب لوگ (۳) بڑی عمر پر فریفتہ ہونے والے جو اپنی طویل العمری کے گھمنڈ میں اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کو بھلا بیٹھیں (۴) مکار لوگ جن کے کام کی بنیاد مکر وفریب پر ہو (۵) جھوٹے اور خیانت کرنے والے (۶) خواہش نفسانی کے غلام (۷) بے شرم اور بے حیا (۸) بلاوجہ لوگوں سے بدگمان ہوجانے والے۔

وہ آٹھ گروہ جن کی صحبت میں رہنے کی تاکید کی گئی ہے، یہ ہیں۔ (۱) احسان کا شکریہ ادا کرنے والے (۲) جن کی دوستی اور وفاداری کو انقلاب زمانہ برباد کرنے پر قادر نہ ہو (۳) بزرگوں اور اہل علم کی عزت کرنے والے (۴) غداری نخوت اور برائیوں سے پرہیز کرنے والے (۵) اپنے غصے کو قابو میں رکھنے والے (۶) سخی اور فیاض (۷) باحیا اور باادب (۸) صلحا اور بزرگان دین کو دوست رکھنے والے اور بدکاروں سے دور رہنے والے۔

کام جوئے نے ماں کی حکمت آموز باتوں کو سن کر اس کا شکریہ ادا کیا پھر فریسہ سے مخاطب ہوکر بولا کہ اس تہمت نے تمہاری عزت اور اعتماد کو میرے دل میں اور زیادہ کردیا ہے۔ تم جس طرح کام کررہے تھے کرو، میری عنایت اور مہربانیوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ کسی طرح کا ملال دل میں نہ لاؤ۔

فریسہ نے جواب دیا کہ جہاں پناہ ہر روز میں ایک سر اور ایک دستار کہاں سے لاؤں، دنیا میں حاسدوں، عیب لگانے والوں اور چغل خوروں کی نہ کبھی کمی رہی ہے، نہ رہے گی۔ اس مرتبہ تو خوش قسمتی سے میری جان بچ گئی لیکن آئندہ کا کیا اعتبار، نہ جانے کب دشمن میرے خلاف آپ کے کان بھردیں اور آپ میرے قتل کا حکم صادر فرمادیں، اس لئے میری عرض قبول ہو تو میں کچھ کہنے کی جسارت کروں۔

کام جوئے نے کہا کہ کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟ فریسہ نے عرض کیا کہ جہاں پناہ کا یہ بڑا کرم ہے کہ آپ نے مجھ کو اپنے معتمدین ومقربین میں شامل کرلیا اور میری طرف سے بدگمانیوں کو دور کرلیا۔ لیکن جس عجلت سے کام لے کر آپ نے میری تمام خدمات اور وفاداریوں کو نظر انداز کردیا تھا اس سے میں خوف زدہ ہوگیا ہوں۔ اب میری درخواست یہ ہے کہ مجھ کو ملازمت سے سبکدوش کر کے جنگل میں سکون اور امن سے رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے تاکہ میں گوشہ نشین رہ کر جہاں پناہ کے لئے دعا گو رہوں اور دشمنوں کی عداوت، حاسدوں کی عیب جوئی اور بادشاہ کے عتاب سے بھی محفوظ رہوں۔

کام جوئے نے کہا کہ تم خاطر جمع رکھو۔ اب تم کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ میں تمہارے خلاف کسی کی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ فریسہ راضی ہوگیا اور اس نے اپنے منصب کی ذمہ داری اسی گرم جوشی اور دیانتداری سے سنبھال لی اور اپنی کارگزاری، وفاداری اور ایمانداری کی بدولت بڑے مرتبے پر پہنچا۔

☯ ☯ ☯ ☯ ☯ ☯

”میں آپ کی صاحبزادی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔“
”کیا تم ایک خاندان کا بوجھ اٹھا سکتے ہو؟“
”بے شک، جناب!“
”مگر یہ سمجھ لو کہ ہم نو افراد ہیں۔“

روزنامہ راشٹریہ سہارا کی ۹رمئی کی اشاعت میں ایک مراسلہ چھپا ہے۔ جس کا عنوان ہے ''مسلمان اب بے وقوف نہیں بنیں گے'' یہ مراسلہ کسی ''پیارے میاں'' نام کے شخص نے بھیجا ہے جو جامعہ ملیہ کے آس پاس دہلی میں رہتے ہیں۔ جب میری نظر مراسلے کے عنوان پر پڑی تو ایک لمحے کے لئے مجھ ایسا محسوس ہوا جیسے میں بغیر پَروں کے ہواؤں میں اڑ رہا ہوں یقین کریں کہ مجھے اپنی اور اپنی پوری قوم کی ترقی ہوتی نظر آئی۔ کیونکہ ہماری ترقیاں اسی لئے رکی ہوئی تھیں کہ ہم خواہ مخواہ بھی اچھے خاصے بے وقوف ہوکر رہ گئے تھے۔ ہماری بدنصیبی کا حال یہ ہے کہ ہم ہر جگہ غلاموں کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ گھر سے باہر غیروں کے غلام ہیں اور گھر کے اندر اپنی بیوی کے ہماری غلام گیری کی اصل وجہ جہالت اور بے وقوفی ہے۔ اور ہماری مشکل یہ بھی ہے کہ ہم پڑھ لکھ کر بھی جہالت سے محفوظ نہ رہ سکے اور عقل مند ہوتے ہوئے بھی ہمارا رشتہ بے وقوفی سے جوں کے توں قائم رہا۔ آپ پوچھیں گے اس کا مطلب؟ میں عرض کروں گا کہ مطلب کے چکر میں نہ پڑیں۔ بس یہ سمجھیں کہ میں جو کچھ عرض کر رہا ہوں وہ سو فی صد سچ ہے اگر زندگی رہی تو ایک دن مطلب آپ کے خود بخود سمجھ میں آجائے گا۔ میں ازراہ دیانت خود یہ سمجھتا تھا کہ ہماری قوم بے وقوف بننے میں ایک بے مثال قوم ہے جس کا بھی دل چاہتا ہے اس کو آسانی سے بے وقوف بنالیتا ہے۔ اور اپنا الو سیدھا کرلیتا ہے۔ اور حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ہماری قوم کو وہ بھی الو بنادیتے ہیں جو خود مادر زاد الو ہوتے ہیں اور جن کے الو پن میں کسی پیدائشی الو کو بھی کوئی شک نہیں ہوتا ایسے مانے ہوئے الو بھی مسلمانوں کو الو بنالیتے ہیں۔ میں نے جب یہ عنوان پڑھا کہ مسلمان اب بے وقوف نہیں بنیں گے میری روح وجد کرنے لگی اور جسم کسی کنکوے کی طرح ہواؤں میں اُڑنے لگا اور ایک دفعہ کو نہ جانے کیوں مجھے اپنے سیاسی رہنماؤں پر رحم آنے لگا۔ میں نے سوچا کہ اگر مسلمان بے وقوف نہیں بنیں گے تو ان بے چارے لیڈروں کا کیا حال ہوگا؟ ان کی تو چاندی اسی وقت بنتی ہے جب قوم نے پوری طرح اپنی عقل کو سلا دیا ہو۔ اگر قوم میں اونگھنے کا مرض ختم ہوجائے گا، یہ پوری طرح چاق وچوبند ہوجائے گی اور اس کو بے وقوف بنانا آسان نہیں رہے گا تو بے چارے نیتا لوگ تو بھڑ بھوجوں کی دکان میں بھاڑ جھونکنے لگیں گے یا پھر تبلیغی جماعت میں چلے شروع کردیں گے کیونکہ قوم کے بیدار ہوتے ہی ان کی حقیقت کھل جائے گی۔ اور یہ لوگ کسی جوان بیوی کی طرح قابل رحم ہوجائینگے۔ یقین کریں کہ ہمارے نیتاؤں کی تو دکان سیاست اسی وقت چلتی ہے جب قوم پوری طرح بے وقوف ہو اور اسے یہ تک معلوم نہ ہو کہ اس کی پیدائش کا مقصد کیا ہے۔ قوم کی بے وقوفی کا فائدہ اٹھا کر یہ نیتا لوگ میدان سیاست میں دندناتے ہیں اور خود کو قوم کا ٹھیکیدار دن دہاڑے ثابت کردیتے ہیں۔ جو اپنی زندگی میں قوم کے کسی ایک فرد کے بھی کام نہ آیا ہو وہ پوری قوم کی نیا پار لگانے کی باتیں کرتا ہے اور اس طرح کے جھوٹے دعوے کرتے ہوئے اتنا بھی نہیں شرماتے جتنا کوٹھوں پر بیٹھنے والی طوائفیں موقعہ بہ موقعہ شرمالیتی ہیں۔

آپ میرے بارے میں کچھ بھی رائے قائم کرلیں مجھے تو ان نیتاؤں پر اچھا خاصا رحم سا آنے لگا۔ ان بے چاروں کو تو اسی بات کی عادت پڑی ہوئی ہے کہ کوئی لچھے دار بیان دیا اور قوم کو بے وقوف بنادیا۔ کوئی ریلی نکالی تو دنیا بھر کے گدھوں کو جمع کرلیا۔ اس دورِ جمہوریت میں یہ نہیں دیکھا جاتا ہے کہ جلسے میں کتنے گدھے اور کتنے گھوڑے کتنے نقلی ہیں اور کتنے اصلی

یہاں تو صرف سر گنے جاتے ہیں۔ اگر جلسے اور ریلی میں مادرزاد گدھے ہی کیوں نہ جمع ہو گئے ہوں تب بھی نیتا کی پانچوں تر ہو جاتی ہیں اور یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے کہ اس کی ڈگڈگی بجانے پر کتنے گدھوں نے لبیک کہا ہے۔ میں نے دل ہی دل میں اپنے نیتاؤں کو دعا دی کہ اگر مسلمان اب بے وقوف نہیں بنیں گے تو اے ہمارے پروردگار ان نیتاؤں کو صبر دینا۔ کیونکہ ان کی زندگی رنگ برنگی اسی لئے نظر آتی ہے کہ ہماری قوم کا رنگ عقل اڑا ہوا ہے۔ اگر قوم پھر سے عقل مند ہو گئی جیسے ایک ہزار سال پہلے تھی تو ہمارے نیتاؤں کا جنازہ نکل جائے گا اور ان کو کاندھا دینے کے لئے چار انسان بھی ہاتھ نہیں لگیں گے۔ یہ وقت تو بہت برا ہو گا۔ کتنے ہی نیتا سنیاس لے لیں گے، کتنے ہی کسی اور طرح سدھر جائیں گے اور کتنے ہی انسانیت سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش شروع کر دیں گے ان کے لئے صبر کی دعا ضروری ہو کر رہ گئی ہے۔

میں نے اپنے نیتاؤں پر رحم کھانے کے بعد وضو کیا اور اس کے بعد مراسلے کی تلاوت شروع کی۔ مراسلہ نگار نے ڈرامائی انداز سے اپنے مراسلے کا آغاز کیا۔

فرماتے ہیں۔

''نام ونہاد مسلم رہنماؤں کو سمجھ لینا چاہئے کہ اس ملک کا مسلمان غلام اور بے وقوف نہیں رہا''

یہ بات کم سے کم میرے پلے نہیں پڑی۔ چلئے یہ مان لیا کہ کوئی ہوا ایسی چل پڑی جس کی بدولت مسلمان اب بے وقوف نہیں رہیں گے یہ راتوں رات ارسطو اور بقراط بن جائیں گے۔ ان کو الو بنانا اب آسان نہیں ہو گا۔ لیکن اب یہ غلام بھی نہیں رہا۔ اس مسلمان کو غلامی سے بھی نجات مل گئی یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس قوم کے گلے میں اگر ایک آدھ غلامی کا طوق ہوتا تو بھی یہ بات ممکن تھی کہ دفعتاً یہ قوم غلامی سے چھٹکارا پا لیتی۔ اس قوم کے گلے میں تو دسیوں غلامی کے طوق پڑے ہوئے ہیں۔ سرکار کی غلامی کا طوق تو الگ، حالات کی غلامی کا طوق الگ، من پسند نظریات کی غلامی کا طوق الگ، مسلک کی غلامی کا طوق الگ، دل لگتے رجحانات کی غلامی کا طوق الگ، نفس کی غلامی کا طوق الگ، بیوی کی غلامی کا طوق الگ، علاقہ پرستی اور نسل پرستی کی غلامی کے طوق الگ اور بھی بہت ساری غلامیوں کے طوق اس قوم کے گلے میں پڑے ہوئے ہیں۔ اتنے سارے طوقوں سے نجات کسی معجزے کے ذریعے حاصل ہو سکتی ہے اور چونکہ کسی نبی کے آنے کا امکان نہیں ہے اس لئے کسی معجزے کا بھی امکان نہیں ہے۔ البتہ بے وقوفی سے نجات اس لئے ممکن ہے کہ بے وقوف بنتے بنتے اب قوم تجربہ کار ہو گئی ہے۔ اس لئے آسانی سے اب کوئی بے وقوف اسے بے وقوف نہیں بنا سکتا۔ ہاں وہ لیڈر اسے اب بھی بے وقوف بنا سکتا ہے جو بار بار کسی کو بے وقوف بناتا رہا ہو یا بار بار وہ خود کسی سے بے وقوف بنتا رہا ہو۔

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

''مسلمانوں کے نام سے راجیہ سبھا کی رکنیت حاصل کرنا مسلم رہنما اپنی کامیابی سمجھتا ہے اور اس کا سکھ ملتے ہی لوگوں کو پہچاننا بند کر دیتا ہے۔''

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلم لیڈر راجیہ سبھا کی سیٹ ملتے ہی اپنی کھال میں مست ہو جاتے ہیں۔ اس میں ان لیڈروں کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ ان کی بھاگ دوڑ کا مقصد ہی راجیہ سبھا کی سیٹ حاصل کرنا ہوتا ہے اگر قوم یہ سمجھتی ہے کہ یہ لیڈر لوگ قوم کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں اور قوم کے لئے اپنا پسینہ بہا رہے ہیں تو یہ غلطی قوم کی ہے یہ ایسی خوش فہمی ہے جو جہالت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے اس میں لیڈر کی کوئی غلطی نہیں ہوتی۔ اس کی نیت بھاگ دوڑ کے پہلے ہی دن سے صرف راجیہ سبھا کی سیٹ حاصل کرنے کی ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم اس کی نیت پر شبہ کر کے گناہ گار نہیں ہو سکتے۔ لیڈر اپنی نیت کے اعتبار سے جدوجہد کرتا ہے اور اپنی ذات کی حد تک حد سے زیادہ مخلص بھی ہوتا ہے۔ ہم اس کے اخلاص اور اس کی اپنی نیت پر بھی شبہ نہیں کر سکتے۔ اب رہی یہ بات کہ کرسی ملنے پر وہ اپنی قوم کو پہچاننا بند کر دیتا ہے تو یہ ایک فطری بات ہے۔ وہ جلسوں میں ریلیوں میں مجلسوں میں ووٹ لیتے دیتے وقت اپنی قوم کو بار بار پہچاننے کی کوشش کرتا ہے اگر کرسی حاصل کرنیکے بعد جب وہ پارلیمنٹ کی بے جا مصروفیت میں خود کو غرق کر دیتا ہے اگر اس وقت وہ قوم کو پہچاننا بند کر دے تو بھی اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔ قوم کو اس کی مشغولیت دیکھ کر اس پر رحم کھانا چاہئے۔ وہ جیسا کیسا سہی قوم کا لیڈر ہے۔ قوموں کی عزتیں ان کے لیڈروں ہی کے دم سے ہوتی ہیں۔ ذرا سوچئے کہ اگر ہمارا لیڈر ہم سے بدگمان ہو کر کسی اور کے کیمپ میں چلا جائے تو پھر ہم کیا کریں گے۔ ہم بری اولاد کے نخرے اٹھاتے ہیں، بے وفا بیویوں کو برداشت کرتے ہیں، بداخلاق دوستوں کو برداشت کرتے ہیں، زخم دینے والے رشتے داروں کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں، برے پڑوسیوں کی زیادتیوں کو جھیلتے ہیں اور انہیں گوارہ کرتے ہیں تو پھر ہم اپنے وعدہ خلاف لیڈروں کو کیوں برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ جیسا کیسا سہی ہے تو اپنا۔ وہ پانچ سال میں چند ہفتوں کے لئے بھی ہم سے

اچھی اچھی باتیں کرلے تو یہ بھی قابل شکر ہے۔ ورنہ ہم نے تو ایسے بھی نیتا دیکھے ہیں جو مار مار کر ووٹ وصول کرتے ہیں یا صرف شراب کی ایک بوتل پلاکر۔

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

"ایسے لوگ اس جگہ کو پانے کے لئے سبھی پارٹیوں کے دروازے پر جاکر کھڑے ہوجاتے ہیں جہاں سے بھی مل جائے راجیہ سبھا لے لیتے ہیں"

یہ تو انتہائی سمجھ داری کی بات ہے کہ جس جگہ سے بھی انہیں راجیہ سبھا کا آفر ہو اسی چوکھٹ پر انہیں سر جھکا دینا چاہئے۔ جو لیڈر اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ انہیں راجیہ سبھا کی سیٹ عطا ہو انہیں کسی بھی طرح راجیہ سبھا حاصل کرلینی چاہئے۔ اگر یہ لوگ راجیہ سبھا کی سیٹ حاصل نہیں کرسکیں گے تو اپنے اللہ میاں کو کیا منہ دکھائیں گے ان کی زندگی کا تو مقصد ہی راجیہ سبھا کی رکنیت ہے اور یہ رکنیت انہیں جہاں بھی اور جس طرح بھی ملے انہیں لے لینی چاہئے۔ اور یہ بات مسلمانوں کی شریعت میں کہیں بھی نہیں لکھی ہے کہ راجیہ سبھا کی سیٹ کے لئے کسی ایک پارٹی کی کرم فرمائی کے انتظار میں اپنی زندگی برباد کرو۔ اگر کانگریس یہ سیٹ عطا نہیں کرتی تو دوسری پارٹیوں کی چوکھٹ پر ہمیں دستک دینی چاہئے۔ میں تو یہ تک کہتا ہوں کہ راجیہ سبھا کی سیٹ تو اگر کوئی فرقہ پرست پارٹی دے تو بھی لے لینی چاہئے۔ کیونکہ جب تک ہمارے نیتا پارلیمنٹ میں گھسنے کی گھس پیٹھ نہیں کریں گے وہ قوم کے مسائل کس طرح حل کریں گے۔ مراسلہ نگار نے ان لیڈروں کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے جو بے چارے غم مسائل قوم کی خاطر اپنی شرم کو اُتار کر کسی گندے نالے میں پھینک دیتے ہیں اور اپنے ضمیر کا گلا قوم کی خاطر اپنے ہاتھوں سے گھونٹ کر اس کو گورغریباں میں دفنا دیتے ہیں اور پھر اپنی آنکھیں موند کر یہ لوگ کسی بھی پارٹی کے رحم وکرم کا شکار ہوکر راجیہ سبھا کے ممبر بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہمارا لیڈر وہاں اس طرح چپ بیٹھا رہتا ہے جس طرح سسرال میں نئی نویلی دلہن۔ لیکن پارلیمنٹ سے واپس آنے کے بعد یہ اپنی قوم کو بتاتا ہے کہ اس نے پارلیمنٹ میں سب فرقہ پرستوں کے چھکے چھڑادیئے وہ دھواں دار تقریر کی کہ کئی فرقہ پرستوں کا ہارٹ فیل ہوگیا۔ اس طرح کی باتیں سن کر سیدھی سادی قوم بہت خوش ہوتی ہے اور اپنے نیتا کو اپنا خیر خواہ سمجھ کر اس کی بلائیں اپنے سر لے لیتی ہے۔ اور ہمارے نیتا کا حال یہ ہوتا ہے کہ ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ آئے چوکھا۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر ہمارے نیتا حضرات پارلیمنٹ میں نہیں جائیں گے تو ہمارا ذکر کون کرے گا اس لئے انہیں کسی بھی دروازے سے خواہ وہ چور دروازہ ہی کیوں نہ ہو پارلیمنٹ میں گھس جانا چاہئے۔ اسی میں قوم کی عزت ہے۔

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

"مسلمانوں کے گاڈ فادر جو ٹھہرے اور یہ دیکھتے ہی دیکھتے کروڑوں میں کھیلنے لگتے ہیں۔ مسلمانوں کے سارے مسائل طاق میں رکھ دیتے ہیں ان مسلم گاڈ فادروں میں کئی تو کروڑوں اور اربوں کے مالک ہیں۔"

مراسلہ نگار شاید تقدیر الٰہی کے قائل نہیں تب ہی تو وہ ایسی باتیں کررہے ہیں کہ جس سے حسد اور بغض کی بو آتی ہے۔ ذرا سوچئے کہ جب ان مسلم نیتاؤں کی تقدیر میں کاتب تقدیر نے دولت کے انبار لکھ دیئے ہیں تو پھر یہ اگر دولت میں نہیں کھیلیں گے تو کیا گلی ڈنڈا کھیلیں گے؟ یہ کروڑوں اور اربوں کی دولت تو ان کو از راہ قسمت ملی ہے اور اس میں ان کا کوئی قصور نہیں۔ یہ دولت اگر انہیں رشوتوں کے ذریعہ ملی ہے تو یہ بھی کاتب تقدیر کا لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی قسمت نہیں لکھی اس لئے یہ سرتاپا بے قصور ہیں۔ رہی یہ بات کہ یہ نیتا لوگ راجیہ سبھا کی سیٹ ملتے ہی مسلمانوں کو بھول جاتے ہیں اور ان کے مسائل کو طاق میں رکھ دیتے ہیں تو یہ بات بھی اور نیتاؤں کی یہ ادائے خاص بھی کاتب تقدیر ہی کا کرشمہ ہے۔ جب تقدیر لکھنے والے نے ہی اپنے قلم سے یہ لکھ دیا ہے کہ ان مسلم نیتاؤں کو اپنی قوم کے ساتھ بھلائی اور ہمدردی کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوگی اور منصب پاتے ہی اپنی قوم کو فراموش کردیں گے تو اس میں نیتاؤں کی کیا غلطی ہے۔ یہ تو جو کچھ بھی کررہے ہیں تقدیر کا لکھا کررہے ہیں، قسم لے لو انہوں نے اپنے نامۂ قسمت میں ایک حرف کا بھی اضافہ نہیں کیا ہے۔ رہی مسائل کو طاق میں رکھنے کی بات تو یہ بھی مسلم نیتاؤں کی شرافت کو ثابت کرتی ہے دوسری قوموں کے لیڈر تو اپنی قوم کے مسائل کو ٹھوکروں میں رکھتے ہیں کم سے کم مسلم نیتا اپنی قوم کے مسائل کو طاق میں تو رکھ رہے ہیں اگر یہ بھی ان مسائل کو اپنے پیروں سے روندتے تو بھی قوم ان کا کیا بگاڑ سکتی تھی کیونکہ یہ قوم حسن اتفاق سے چغد بھی ہے اور جہالت خالصہ سے وابستہ بھی۔

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

"حالانکہ اس کے لئے سیاسی پارٹیاں بھی ذمہ دار ہیں۔ جوان کو بڑھاوا دینے میں کبھی کروڑوں خرچ کرکے ریلیاں

نکال کر کبھی سیمنار میں خرچ کرا کر مسلم طاقت کا مظاہرہ کراتی
ہیں۔اور جب بھیڑ اکٹھی ہوجاتی ہے تو مسلمان یہ سمجھتا ہے
کہ اس کے مسائل کے لئے یہ سب ہنگامہ ہورہا ہے حالانکہ
اس بھیڑ کا غلط استعمال کر کے مسلم لیڈروں نے اپنے
مسائل ضرور حل کرلئے۔"

چلئے ہم نے مان لیا کہ دوسری پارٹیاں ان مسلم نیتاؤں کی جیب میں
پیسے ڈال کر ان سے ریلیاں نکلواتی ہیں اور ان سے سیمنار منعقد کراتی ہیں۔
تاکہ مسلمانوں کے جم غفیر کو دیکھ کر ان کی مخالف پارٹیوں کے دانت کھٹے
ہوجائیں اور وہ پارٹیاں اس غلط فہمی کا شکار ہوجائیں کہ سارے کے
سارے مسلمان اسی پارٹی کی طرف ہیں جن کے سرکردہ لیڈر مسلم پلیٹ
فارم پر تشریف فرما ہیں۔تو اس میں مسلم نیتاؤں کا کیا قصور ہے۔ارے بھئی
دوسروں کی رقم لٹا کر اگر یہ نیتا کوئی بڑا جلسہ کرلیں اور اس میں لاکھوں
مسلمانوں کو جمع کر کے یہ ثابت کردیں کہ ہم ہی اس قوم کے واحد ٹھیکیدار
ہیں اور ہم جب بھی چاہیں گے انہیں اسی طرح ایک بین بجا کر جمع
کرلیں گے عین دانشمندی کی بات ہے۔ہم نے مان لیا کہ قوم کسی نیتا یا
مولوی کے کہنے سے کسی کنڈیڈیٹ کو اپنا ووٹ نہیں دیتی لیکن یہ قوم جلسوں
اور ریلیوں میں شرکت کر کے اپنے نیتا کا بھرم تو رکھ لیتی ہے اور کیا مسلم قوم
کی بخشش محض اسی لئے ہوجاتی ہے کہ اس نے اپنی زندگی میں کچھ بھی کیا ہو
کم سے کم اپنے لیڈر سے غداری تو نہیں کی۔اور اگر دیکھا جائے تو اس میں
لیڈر سے زیادہ قوم قصوروار ہے۔جب تک یہ قوم ہی اپنی آنکھیں نہیں
کھولے گی اس کے نیتاؤں کی دونوں آنکھیں بند رہیں گی اور دامن
پھیلا رہے گا،لیڈر لوگ قوم کے چغد پن ہی کا تو فائدہ اٹھاتے ہیں۔نہ قوم
چغد ہو نہ لیڈر کی پانچوں تر رہیں۔

مراسلہ نگار نے تو حد ہی کردی،فرماتے ہیں۔

یہ اسلام کے نام پر بڑی بڑی ہدایات دیتے نظر آتے ہیں،
اپنے کردار پر نظر نہیں ڈالتے نہ خود پر اسلامی قاعدے قانون
لاگو کرتے ہیں۔"

بھلا بتاؤ،اگر یہ لوگ مسلمانوں کو بڑی ہدایات نہیں دیں گے تو کیا
بڑی ہدایات دینے والے آسمان سے اتریں گے۔چھوٹی ہدایات دینے
والے تو آج کل گلی گلی میں گھوم رہے ہیں اور ہدایات دینے کی پوری مستی
لے رہے ہیں لیکن بڑی ہدایات دینا تو ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔
اس کے لئے تو خمیر خاص کی ضرورت ہوتی ہے۔ہمارے نیتاؤں میں
ہدایات دینے کی خداداد صلاحیت موجود ہے۔اسی صلاحیت کی وجہ سے یہ
اپنی قوم کو بڑی بڑی ہدایتیں دینے پر مجبور ہیں اور دیکھا جائے تو یہ بھی قسمت
کا کمال ہے۔جب قسمت ہی میں یہ لکھا ہے کہ ہمارے نیتا اسٹیجوں پر
دندنائیں اور قوم کو آسمانی ہدایات پڑھ کر سنائیں تو ان کی یہ عزت اور یہ اڑان
دیکھ کر ہمارے پیٹ میں درد کیوں ہوتا ہے۔حسن قسمت تو دیکھئے کہ کسی قوم
کے کام نہیں آتے کبھی اپنی جیب خاص سے کسی غریب کی مدد نہیں کرتے،
کبھی قوم کے کھوئے وقار کی فکر نہیں کرتے اس کے باوجود قوم ان کے
اشاروں پر ناچتی ہے اور انکی تقریروں کو بغیر کسی ہاضمولا کے ہضم کرتی ہے۔
رہی عمل کرنے کی بات تو اگر نیتا لوگ بھی اسلامی ہدایات پر عمل کرنے
لگیں گے تو قیامت آجائے گی۔کیونکہ اللہ میاں نے نیتاؤں کو خاص مٹی
سے بنایا ہے ان کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ صرف ہدایات جاری کرسکتے ہیں
۔یہ بیچارے چاہیں بھی تو کسی ہدایت پر خود عمل نہیں کرسکتے کیونکہ فطری طور
پر ان میں عمل کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔یہ اصولاً غیر مکلف ہوتے
ہیں۔یہ دوزخ جنت جہاں بھی جائیں گے بے حساب جائیں گے۔فرشتے
ان کا حساب وکتاب کرنے میں اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے۔اس لئے
ان پر تنقید کرنے کے بجائے ان پر رحم کھانا چاہئے اور ان کی قسمت پر رشک
کرنا چاہئے کہ عمل سے محروم ہو کر بھی یہ سدا سرخرو ہی دکھائی دیتے ہیں اور
جب ان کا دل چاہتا ہے اپنی قوم کو الو بنانے میں پوری طرح کامیاب
ہوجاتے ہیں۔

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

کانگریس کو چاہئے کہ وہ سنجیدگی سے اس بات پر نظر ثانی
کرے کہ کہیں بی جے پی کا احمد بخاری کو کانگریس میں بھیجنے
کا ایجنڈہ تو نہیں کیونکہ وہ دباؤ بنا کر کہہ رہے ہیں کہ پی ایم
نے چھ مہینے میں اگر ہماری مانگیں نہیں مانیں تو ہم مسلم پارٹی
بنائیں گے،اس بات کا کیا مطلب؟

مطلب تو بالکل ظاہر ہے احمد بخاری صاحب دامت برکاتہم پی ایم
کے سامنے مسلم قوم کے لامحدود مسائل رکھ دیں گے اتنے کہ جنھیں دیکھ کر
اور سن کر پی ایم صاحب کی سٹی گم ہوجائے گی اور ان مسائل کا پورا کرنا کم
سے کم اس ہندوستان میں ممکن نہ ہو،مثلاً احمد بخاری صاحب فرمائیں گے
کہ اردو زبان کو سرکاری زبان بناؤ۔پی ایم صاحب سونیا جی سے اردو میں
خط وکتابت کریں۔پارلیمنٹ میں ہر ماہ ایک مشاعرہ منعقد کراؤ اور اس
مشاعرہ کو سرکاری اہمیت دی جائے جو ممبر پارلیمنٹ اس مشاعرے میں

شرکت کرکے شاعروں کے شعروں پر داد نہ دے تو اس کی پارلیمنٹ کی رکنیت منسوخ کردی جائے۔اس طرح سرکاری طور پر اردو کو فروغ دیں۔ احمد بخاری صاحب نے دوسرا مسئلہ یہ بھی رکھا ہوگا۔ مسلمانوں کو سرکاری ملازمتیں دی جائیں اگر ملازمتیں نہیں ہیں تو ہندوؤں کو ریٹائرڈ کرکے ان کی جگہ مسلمانوں کو پہنچائیں اور ہر گاؤں میں ایک مسلم یونیورسٹی قائم ہو جس کے ذریعہ دینی تعلیم کو عام کیا جائے اور ان یونیورسٹی کو سرکار کی سرپرستی حاصل ہو۔اس طرح کے مسائل سامنے رکھ کر انہوں نے پی ایم کا ناک میں دم کردیا ہوگا۔ پھر اس کے بعد دبے الفاظ میں یہ فرمایا ہوگا کہ اگر یہ ممکن نہیں ہے تو پھر آپ مجھے راجیہ سبھا کی سیٹ دیں یا پھر مجھے سیکورٹی فراہم کریں تا کہ جب میں نماز پڑھنے آؤں تو پولیس والے میرے آگے پیچھے رہیں اور میں یہ ثابت کرسکوں کہ میں اپنی قوم کی خاطر خطرے میں ہوں۔

ظاہر ہے کہ یہ بات پی ایم صاحب مان لیں گے اور انہیں دو چار خاکی وردی والے عطا کردیں گے اس طرح احمد بخاری کی بھی موج آجائے گی اور قوم بھی مطمئن ہوجائے گی کہ احمد بخاری صاحب نے تو ہماری خاطر ہنگامہ کرہی دیا تھا لیکن وہ بے چارے خود ہی خطرے میں آگئے۔اور اب ان کی حفاظت فرشتے نہیں پولیس والے کررہے ہیں۔اب رہی یہ بات کہ احمد بخاری صاحب کو بی جے پی ہی کانگریس میں دھکیل رہی ہے تو سراسر الزام ہے۔بی جے پی کو احمد بخاری جیسا لیڈر پوری مسلم قوم میں نہیں ملے گا۔البتہ احمد بخاری صاحب بی جے پی کے ان آنسوؤں کو خشک کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں جو ان کی وجہ سے شکست کھا کر بی جے پی کی آنکھوں سے چھلک اٹھے تھے۔تاریخ اس بات کی گواہ ہے احمد بخاری نے جس پارٹی کا بھی ساتھ دیا ہے وہ پارٹی چاروں خانے چت ہوگئی ہے۔چنانچہ اگر احمد بخاری صاحب بی جے پی کے ناز نخرے نہ اٹھاتے اور مسلمانوں سے اس کی پشت پناہی کی اپیل نہ کرتے تو وہ اتنی ذلت آمیز شکست سے دوچار نہ ہوتی۔یہ بات احمد بخاری صاحب بھی جانتے ہیں کہ ان کی ہمدردیوں نے بی جے پی کا بیڑہ غرق کردیا ہے اس لئے اس کی تلافی کی وہ فکر میں لگے ہوئے ہیں اور کیوں فکر میں نہ لگیں گے سب سے پہلے آزاد ہندوستان میں بی جے پی نے ہی احمد بخاری کا مقام پہچانا اور انہیں شہادت سے محفوظ رکھنے کے لئے سیکورٹی عطا کی۔مسلم قوم نے احمد بخاری کو کیا دیا۔پھر بھی وہ بے چارے اس مسلم قوم کا تذکرہ کسی بھی غرض سے سہی ہر جگہ کرتے ہی نظر آتے ہیں۔اب رہی کانگریس کو نصیحت کرنے کی بات تو کانگریس احمد بخاری کی حقیقت کو سمجھتی ہے اور ان کی قیمت کا اسے اندازہ ہے۔

کانگریس ہر مسلمان لیڈر کا بھاؤ تول رکھتی ہے۔اس لئے اسے ان مسلم نیتاؤں سے کوئی خطرہ نہیں ہے اسے اندازہ ہے کہ کس نیتا کو کتنے پیسوں میں خریدا جاسکتا ہے۔کانگریس کو یہ بھی اندازہ ہے کہ اس ملک میں جب "مسلم پرسنل لاء بورڈ" ایک نہیں چل سکا تو مسلم پارٹی کیسے چل سکتی ہے۔جس قوم میں ستر فرقے بنے ہوئے ہوں اس میں مسلم پارٹی کیسے بن سکتی ہے۔ ہمارے نیتا اپنے سگے چچا کو برداشت نہیں کرسکتے یہ دوسرے خیالات کے لوگوں کو کیسے برداشت کرلیں گے اور جب ایک دوسرے کو برداشت نہیں کریں گے تو ایک جھنڈے کے نیچے کیسے جمع ہوسکیں گے؟ مسلم پارٹی بنانے والی بات بھی صرف ایک سیاسی دھمکی ہے۔انہوں نے ایک بار آدم سینا بنائی تھی۔اس آدم سینا نے مسلمانوں کو رسوائی کے سوا کیا دیا تھا۔ کانگریس جانتی ہے کہ احمد بخاری کتنے پانی میں ہیں اور وہ پانی کتنا صاف ستھرا ہے؟

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

"لگ رہا ہے کہ دہلی کے شاہی امام جامع مسجد کی امامت سے برطرف ہوکر مسلم پارٹی بنا کر سیاست کا امتحان دیں گے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ سیاست بھی ہم کریں گے اور امامت بھی ہم کریں گے۔"

پیارے میاں صاحب! آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے امام صاحب صرف سیاست کررہے ہیں، امامت تو ان کی مجبوری ہے۔دل سے وہ سیاست کررہے ہیں اور سیاست بھی ایسی جس کا مقصد صرف ہندوؤں کو متحد کرنا ہے اور انہیں چاق وچوبند رکھنا ہے۔ مسجد کے اسٹیج پر کھڑے ہوکر جب وہ دھوئیں دار تقریر کرتے ہیں تو ہندوستان بھر کا ہندو خود کو کمزور سمجھ کر متحد ہوجاتا ہے اور مسلمان ان کی تقریر سن کر آپس میں لڑنے لگتے ہیں اس طرح احمد بخاری کے ایک ہاتھ میں لڈو ہیں اور ایک ہاتھ میں بالوشاہی۔

ہمارے امام صاحب سیاست کا امتحان دے کر بھی ہمیشہ کامیاب رہے ہیں۔جب وہ مسلمانوں میں فیل ہوجاتے ہیں تو فرقہ پرستوں میں وہ پاس سمجھے جاتے ہیں۔ان کے امتحان کی کاپی ایسی ہے کہ اس پر نمبر ملنے ہی ملنے ہیں۔انہیں مسلمان نمبر نہیں دیتے تو فرقہ پرستوں کی طرف سے انہیں اچھے نمبر مل جاتے ہیں۔اس لئے احمد بخاری پر طنز کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ان کی انگلیاں تر بتر ہیں اور ان کا سر کڑھائی میں ہے۔اگر وہ کوئی امتحان نہ بھی دیں وہ جب بھی کامیاب ہیں۔وہ شاہی امام ہیں اور

شاہی امام کے سیاسی گناہ خواہ کبیرہ ہوں یا صغیرہ سب ارباب جمہوریت معاف کردینے پر مجبور ہوتے ہیں۔اور یہی شاہی امام ہونے کا کمال ہے۔ وہ کتنی بھیانک غلطی کرلے وہ پھر بھی امام ہی رہے گا اور جب امام رہے گا تو ہر جمعہ کو کچھ نہ کچھ بولے گا۔جو بے چارے نماز پڑھنے آتے ہیں وہ کچھ نہ کچھ سننے پر مجبور ہوں گے۔بھلا بتایئے ایسے اماموں کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے؟

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

" امام صاحب بابری مسجد نہیں بنوا سکتے، گجرات سے مودی کو نہیں ہٹا سکتے، مسلمانوں کے قاتلوں کو سزا نہیں دلوا سکتے، ایڈوانی اینڈ کمپنی کو بابری مسجد کے قاتلوں کو سزا نہیں دلوا سکتے پھر آپ مسلمانوں کے رہنما کیسے بن سکتے ہیں۔؟

پیارے میاں صاحب! آپ شاید بسم اللہ کی گنبد میں مقیم ہیں تب ہی تو ایسی باتیں کررہے ہیں جن سے خالصتاً دقیانوسیت کی بو آرہی ہے۔ ارے بھئی مسلم لیڈر بننے کے لئے اتنی ساری ذمہ داریاں ادا کرنے کی کہاں ضرورت پڑتی ہے، لیڈر بننے کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ برسر عام ایک لچھے دار تقریر کردی جائے اور کھادی کا لباس پہن لیا جائے، کچھ نعرے لگادیئے جائیں۔اس سے زیادہ جوش پیدا ہوجائے یا قوم میں جوش پیدا کرنا ہو تو کالی جھنڈی لگادی جائیں اور مردہ باد کی ایک دو تسبیح پڑھ لی جائیں۔بس اتنا ہی مسلمان لیڈر بننے کے لئے کافی ہے اور اگر خود کو قوم کا ٹھیکیدار ثابت کرنا ہو تو ایک ریلی نکال لی جائے یا رام لیلا گراؤنڈ میں ایک مجمع اکٹھا کرلیا جائے اس سے زیادہ ثابت کرنے کی نہ ضرورت پڑتی ہے نہ ہی قوم مطالبہ کرتی ہے، مسلمانوں کے قاتلوں کو سزا دلوانا، بابری مسجد کے قاتلوں کو سولی پر لٹکانا جیسی باتیں جہالت کے قبیل سے ہیں۔آج رواداری کا دور ہے جب تک ہمارا لیڈر فرقہ پرستوں سے بوس وکنار نہیں کرے گا اس کے اپنے مسائل حل نہیں ہوں گے اور اس کے مسائل حل ہونے ہی میں قوم کا بچاؤ ہے کیونکہ ابھی تو وہ اپنا ضمیر بیچ رہا ہے، جس پر قوم کا کوئی ادھیکار نہیں۔لیکن اگر اپنا ضمیر بیچ کر اس کا الوسیدھا نہیں ہوگا تو وہ قوم کی آبرو نیلام کرادے گا۔کیونکہ اسے دھن بھی چاہئے اور راجیہ سبھا بھی۔

پیارے میاں کو شاید یہ معلوم نہیں کہ دہلی کی جامع مسجد کے اردگرد سے جب غریب مسلمانوں کی دکانوں کو اجاڑا گیا۔احمد بخاری تو اس وقت بھی کچھ نہ کرسکے کیونکہ وہ تقریر کرنے اور بیان دینے کے سوا اور کر بھی کیا سکتے ہیں۔؟

آپ بات کررہے ہیں ایڈوانی کو سزا دلوانے کی اور شاید آپ کو معلوم نہیں جب امام صاحب کی بیٹی کی شادی ہوئی تھی تو محفل نکاح میں سب سے زیادہ بوسے احمد بخاری ایڈوانی جی کے لے رہے تھے اس لئے نہیں کہ وہ گورے چٹے تھے بلکہ محض اس لئے کہ ان کے سیاسی کارنامے امام بخاری کے نزدیک بھی معتبر تھے اور ان ہی کارناموں سے مسلم لیڈروں کو کچھ بولنے اور نمایاں ہونے کا موقعہ ہاتھ لگتا تھا۔چنانچہ دیکھنے والوں کی آنکھیں گواہ ہیں کہ بھاجپا کے جتنے بھی لیڈر احمد بخاری کی تقریب شادی میں آئے تھے سب کو حسب منشا عزت ملی تھی۔اور ایسا لگتا تھا کہ شادی کا سارا پروگرام ہی فرقہ پرستوں کو عزت بخشنے کے لئے کیا گیا ہے۔لیکن پیارے میاں جی ہمارا خیال یہ ہے کہ احمد بخاری نے جو کچھ کہا ٹھیک ہی کہا۔اس ملک کے مسلم لیڈر جب تک فرقہ پرستوں کے سامنے اپنا سر نہیں جھکائیں گے تب تک ان کی دال نہیں گلے گی اور قوم کا بھٹا بھی اسی وقت بھن سکتا ہے جب ان کے لیڈر کی دال گل جائے۔اس لئے امام بخاری نے فرقہ پرستوں کے روبرو رکوع کیا یا سجدہ کیا وہ سب جائز ہے اور ایک امام کسی بھی موقعہ پر اگر رکوع سجدے نہیں کرے گا تو کیا کرے گا۔وہ اسی زبان کو جانتا ہے اور اسی زبان کے ذریعہ اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ صرف احمد بخاری ہی کے پیچھے کیوں پڑگئے۔مسلمان لیڈروں میں سب کا یہی حال ہے۔یہ قوم کے لئے نہیں صرف اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے سیاست کررہے ہیں۔ ان سب کا کام صرف اتنا ہی سا ہے کہ کوئی بیان جاری کردیں۔یا کوئی ریلی نکال لیں یا رام لیلا گراؤنڈ میں کسی بھی جذباتی نعرے کے ذریعہ دو چار لاکھ مسلمان جمع کرکے انہیں ۲۵ لاکھ ثابت کردیں اور اس کے صلے میں ازراہ حیرت، ہی سہی راجیہ سبھا کی سیٹ لے لیں۔اور قوم پر عملاً لعنت بھیج دیں۔ سب مسلم لیڈر یہی کررہے ہیں۔بہرحال آپ صرف احمد بخاری کا ہی نامہ اعمال کیوں ٹٹول رہے ہیں ان سے آپ کی کیا دشمنی ہے؟

مراسلہ نگار اپنے مراسلے کے ختم پر فرماتے ہیں۔

امام بخاری صاحب۔مسلمان اب کسی کے بہکاوے میں آنے والا نہیں وہ ہندوستان میں اپنے سیکولر ہندو بھائیوں کے ساتھ رہے گا ووٹ دینے کی سیاست میں بھی اور اور مرنے جینے میں بھی، اب مندر مسجد کا جادو ختم ہوگیا، ہندو اور مسلمان اس ملک کی ترقی چاہتے ہیں اب ان کو بانٹنا ناممکن سا ہوگیا ہے۔"

پیارے میاں آپ اللہ میاں کی گائے محسوس ہوتے ہیں۔آپ کو

شاید معلوم نہیں کہ ہمارے ملک کی سیاست ملک کی آزادی کے پہلے دن سے نفرت کی بنیاد پر چل رہی ہے۔ ہمارے ملک میں تعریف کی نہیں الزامات کی اصل حیثیت ہے جو اچھے انداز میں دوسروں پر الزامات لگالیتا ہے وہ ہی کامیاب ہوجاتا ہے۔ اس ملک سے انگریزوں نے جاتے جاتے اس ملک کے رہنے والوں کو اپنی غلامی کا سبق پڑھایا تھا تاکہ انگریزوں کے چلے جانے کے بعد بھی ہندوستان کا ہر ایک باشندہ انگریزوں کا غلام رہے۔ چنانچہ یہی ہوا ملک تو آزاد ہوگیا لیکن ملک کی تہذیب ملک کی معیشت ملک کے باشندے اور ملک کا قانون سب کچھ انگریزوں کا آج بھی غلام ہے۔ آج بھی ہندوستان کے باشندوں کی اکثریت انگریزوں کے پہناوے پر جان دیتی ہے۔ انگریزی زبان کو اہمیت دیتی ہے۔ ہماری تہذیب وثقافت پر مغربیت کی چھاپ ہے۔ ہمارے طور طریقے انگریزوں سے ماخوذ ہیں۔ انگریزوں نے جو فارمولہ دیا تھا کہ ہندو اور مسلمانوں کو لڑاؤ اور حکومت کرو۔ آج بھی تروتازہ ہے، اردو زبان، مسئلہ کشمیر، مسئلہ پنجاب، اقلیت واکثریت کے نعرے، بابری مسجد رام مندر جیسے مسائل دراصل منافرت پھیلانے کیلئے ہیں اور اسی منافرت کی بنا پر ہماری سیاست چلتی ہے۔ رام مندر کے معاملے میں ہندو لیڈر مخلص نہیں ہے اور بابری مسجد کے معاملے میں مسلمان لیڈر بھی مخلص نہیں ہیں۔ لیڈر ہندو ہو یا مسلمان سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں اور سب کو صرف اپنی فکر ہے۔ جو لوگ قوم کی فکر کرتے ہیں وہ لیڈر بن ہی نہیں پاتے اور اگر بن جاتے ہیں تو انہیں راجیہ سبھا جیسی سیٹیں عطا نہیں ہوتیں۔ سیاست ایک ایسا میدان ہے جو یہاں کامیاب ہے وہی دراصل ناکام ہے اور جو یہاں ناکام ہے وہی دراصل کامیاب ہے۔ ہمیں غم صرف احمد بخاری کا نہیں ہے، ہمیں تو غم یہ ہے کہ ہماری قوم کا کوئی رہنما ایماندار نہیں ہے اور کسی کو بھی اس قوم کی فکر نہیں ہے۔ سب دعوے محض اس لئے کرتے ہیں تاکہ قوم کا الو بنا سکیں اور یہ قوم آزادی سے لے کر برابر الو بنتی رہی ہے اور آئندہ بھی الو بنتی رہے گی۔ آپ کی یہ خوش فہمی کہ اب ہندو مسلمان آپس میں تقسیم ہونے والے نہیں اور مسلمانوں کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ محض ایک خوش فہمی ہے۔ آپ دیکھ لینا کہ کچھ دنوں کی دھمکیوں کے بعد کوئی مسلم پلیٹ فارم ضرور وجود میں آجائے گا اور اس کے بعد فرقہ پرستی کو پھر عروج نصیب ہوگا۔ بالکل اسی طرح جس طرح آدم سینا کے وجود میں آنے سے شیوسینا مضبوط ہوگئی تھی اور یہ بات بھی آپ یاد رکھیں کہ جب بھی کوئی مسلم لیڈر فرقہ پرستوں کی دھجیاں اپنی تقریر میں اڑاتا ہے تو وہ مسلمانوں کی خاطر نہیں بلکہ وہ کسی فرقہ پرست پارٹی کے اشاروں پر اچھل کود کرتا ہے۔ مسلمان خوش ہوتے ہیں کیونکہ انہیں گیم کی خبر ہی نہیں ہے۔ مسلم لیڈر کی اچھل کود سے ہندوؤں کے کیمپ میں ہلچل مچ جاتی ہے اور وہ پہلے سے زیادہ مضبوط اور متحد ہوجاتے ہیں اور یہ اچھل کود کرنے والے مسلمان نیتا اپنا مہنتانا یعنی اپنی مزدوری فرقہ پرست پارٹیوں سے لے کر خوش ہوجاتے ہیں کہ ہم نے اپنی قوم کو بھی اپنی زہریلی تقریروں سے خوش کردیا اور ہم نے اپنے چیخنے چلانے کے پیسے بھی وصول کرلئے گویا کہ آم کے آم گٹھلیوں کے دام۔

پیارے میاں صاحب! آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہمارے ملک میں ہندو مسلم کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ یہ دونوں قومیں آپس میں لازم وملزوم ہیں اور ان دونوں کے مفادات مشترک ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے درمیان نفرت کی ایک فضا ہمیشہ بنی رہے گی کیونکہ یہ ہماری سیاست کی مجبوری ہے۔ اور اسی مجبوری کی وجہ سے احمد بخاری اور توگڑیا جیسے لوگوں کی چاندی بن رہی ہے۔ اگر ہندو مسلمان ایک ہونے کی قسم بھی کھالیں گے تب بھی فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہیں گے کیونکہ یہ فسادات ہوتے نہیں کرائے جاتے ہیں اور اگر آپ برا نہ مانیں تو میں ایک بات عرض کروں کہ ہندو اور مسلمان وقتاً فوقتاً دونوں بے وقوف بنتے ہیں۔ لیکن مسلمان پہلے بے وقوف بن جاتا ہے اور بہت آسانی سے بن جاتا ہے۔ یہ آج بھی اپنے لیڈروں کے بارے میں اور کم سے کم ان لیڈروں کے بارے میں جو مذہب کا چولا پہن کر میدان سیاست میں دندنا رہے ہیں زبردست خوش فہمی کا شکار ہے اور یہ خوش فہمی جہالت اور حماقت کے اتصال سے جنم لیتی ہے۔ اس لئے یہ سوچنا کہ اب مسلمان کسی چکر میں آنے والا نہیں صرف ایک خواب ہے اور یہ خواب بار بار حقائق سے ٹکرا کر چکنا چور ہوتا رہے گا۔

(یار زندہ صحبت باقی)

پاکیزگی اور صحت

اگر ہم تعلیمات اسلام پر ایک غائر اور گہری نگاہ ڈالیں اور اسلامی عبادات پر غور کریں تو ہمیں ایک بین اور ایک بہت واضح چیز جو نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام پاکیزگی، طہارت اور صفائی کو بڑی اہمیت دیتا ہے اور اس کی بڑی ہی تاکید کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک خصوصیت، جس میں وہ بالکل یکتا اور منفرد ہیں، یہ ہے کہ جس ملک میں وہ پہنچے، جس خطۂ ارض پر انھوں نے اپنا پرچم کشور لہرایا، جس سرزمین کو اپنے قدم سے سعاوت بخشی وہاں سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اسے گل وگلزار بنادیا۔ اپنی رعایا کی فلاح وآسائش اور صحت وتوانائی کے لیے انھوں نے تمام وسائل صرف کر دیے اور اسے ایک نئی زندگی سے آشنا کر دیا۔ بے شک مسلمانوں نے علم بھی پھیلایا، تہذیب وتمدن کو بھی رواج دیا، اصلاح معاشرہ کے فرائض بھی حسن وخوبی کے ساتھ انجام دیے۔

قرآن مجید فرقانِ حمید پاکیزگی اور صفائی کا درس دیتا ہے۔ درحقیقت یہ قانونِ خدا ہے کہ مومن صاف ستھرا اور پاکیزہ ہے۔

اس بات کو قرآن کریم نے یہ کہہ کر بالکل واضح کر دیا ہے کہ: "پاک صاف رہو۔" (المائدہ)

"اللہ پاک صاف لوگوں کو پسند کرتا ہے۔" (التوبہ:108) اولین احکام جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے ان میں سے ایک حکم یہ تھا۔

"اے نبی ﷺ اپنے کپڑے پاک رکھو اور گندگی سے بچو، صفائی اور پاکیزگی کا پیغام حضور ﷺ نے پوری امت، بلکہ پوری انسانیت تک پہنچا دیا ارشاد فرمایا۔

"پاکیزگی نصف ایمان ہے۔" (مسلم)

اسلام میں پاکیزگی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک روح کی پاکیزگی۔ روح کی پاکیزگی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو تمام برائیوں سے پاک صاف رکھے۔ روح کی ناپاکیاں اور نجاستیں وہ بداخلاقیاں اور برائیاں ہیں جن کے اختیار کرنے سے انسان کی روح گندی اور میلی ہوتی ہے۔ روح کی پاکیزگی کا طریقہ یہ ہے انسان ہر برائی اور گناہ سے منھ موڑ کر اپنے آپ کو اچھی عادتوں اور اچھے اخلاق سے سنوارے۔ جس قدر بھی انسان گناہوں اور برائیوں سے بچے گا اسی قدر اس کی روح پاک صاف اور ستھری ہوتی چلی جائے گی اور رح کی پاکیزگی کا اثر جسم کی پاکیزگی پر بھی پڑتا ہے۔

دوسری پاکیزگی جسم کی پاکیزگی ہے۔ جسم کی پاکیزگی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے جسم کا ظاہری ناپاکیوں سے پاک صاف رکھے، گندہ اور میلا نہ ہونے دے، مثلاً غسل ہی کو لیجیے صحت مندی، تازگی اور صفائی کے یہ تقاضے ہیں کہ انسان روزانہ غسل کرے اور اگر پانی کی قلت یا اور کوئی دوسری وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو ہفتے میں ایک روز جمعہ کی نماز کے لیے اس کا اہتمام ضرور کرے۔ پھر اسلام نے ہمیں یہ بھی درس دیا ہے کہ ہم دانتوں کو صاف رکھنے کے لیے پابندی سے مسواک کریں، کیونکہ پیٹ کی بیسیوں بیماریاں دانتوں کے میل کچیل سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "اگر مجھے امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں مسواک کرنا ہر مومن پر فرض قرار دیتا۔"

> **"جسم اور روح کی پاکیزگی اور صفائی کے ساتھ اسلام اس ماحول کی پاکیزگی اور صفائی ستھرائی کا بھی مطالبہ کرتا ہے جس میں انسان دھتا ہے، مثلاً جس گھر میں وہ رہتا ہے اسے صاف ستھرا رکھے اور ہر ایسی چیز سے پرہیز کرے کہ جسے دیکھ کر دوسروں کو کراہیت آتی ہو یا تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو۔"**

انسان کا لباس بھی جسم کی پاکیزگی اور صفائی ستھرائی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اسلام اگرچہ لباس میں شان وشوکت، اسراف بے جا اور تکلف کو پسند نہیں کرتا لیکن لباس میں صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کا مطالبہ ضرور کرتا ہے۔ ظاہری شکل وصورت کو بھی قرینے سے رکھنے کی اسلام تاکید کرتا ہے، کیونکہ یہ بات بھی پاکیزگی اور صفائی کے ضمن میں آتی ہے۔ اسلام اس کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی آدمی اپنی شکل وحشیوں کی سی بنائے ہوئے میلا کچیلا بدن رکھے بے تکے بال بڑھائے ہوئے پھرے چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "خدا تعالیٰ میلا کچیلا بدن

اور بکھرے بال پسند نہیں فرماتا۔''(ترمذی)

ناخنوں کے ذریعے سے بھی بہت سی غلاظت کھانے کے ساتھ پیٹ کے اندر جا کر معدے کی بیماریاں پیدا کرتی ہیں اور ویسے بھی وحشیوں کی طرح ناخن بڑھائے ہوئے آدمی اچھا نہیں معلوم ہوتا۔رسول اکرم ﷺ نے جن دس چیزوں کو پیغمبر کی سنت قرار دیا ہے ان میں سے ایک ناخنوں کا تراشنا بھی ہے۔

جسم اور روح کی پاکیزگی اور صفائی کے ساتھ اسلام اس ماحول کی پاکیزگی اور صفائی ستھرائی کا بھی مطالبہ کرتا ہے جس میں انسان رہتا ہے مثلاً جس گھر میں وہ رہتا ہے اسے صاف ستھرا رکھے اور ہر ایسی چیز سے پرہیز کرے کہ جسے دیکھ کر دوسروں کو کراہیت آتی ہو یا تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو،مثلاً بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ گھر کا کوڑا کرکٹ صاف کر کے اپنے دروازے کے سامنے سڑک پر یا گلی میں ڈال دیتے ہے۔اسی طرح راستوں میں تھوکنا،بار بار ناک میں انگلیاں ڈال کر میل نکالنا،سائے دار درختوں کے نیچے گزرگاہوں میں پیشاب کرنا،یہ سب چیزیں صاف ستھرے ماحول کو متاثر کرتی ہیں۔اسلام ان سب باتوں کو طہارت اور تہذیب کے خلاف قرار دیتا ہے۔

کون ہے جسے اپنی زندگی عزیز نہ ہو،جو صحت وتندرستی کا جویا نہ ہو،طویل عمر کا متمنی نہ ہو،جس کے نہاں خانہ،قلب میں یہ آرزو نہ ہو کہ جب تک زندہ رہے کسی پر بار نہ بنے۔ہاتھ پاؤں کام آتے رہیں،دماغ آنکھ اور زبان سلامت رہے،یہ سب کی آرزو ہے،ہر فرد اور ہر شخص کی تمنا ہے لیکن کام صرف آرزوؤں سے نہیں بنا کرتے۔اس کو بروئے کار لانے کے لیے یقین محکم اور عمل پیہم کی ضرورت ہوتی ہے۔یہ نہیں ہوسکتا کہ برف کو انگارہ سمجھ لیا جائے اور انگارہ برف کی صورت اختیار کرلے۔غرض کوئی کام بھی ہو،وہ اسی وقت انجام پاسکتا ہے کہ جب صحیح طور سے اس کے اسباب اور وسائل بہم پہنچ جائیں۔

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں''خیر اُمت''کے خطاب سے نوازہ ہے اور انھیں معروف کا حکم دینے اور منکر سے روکنے کا فریضہ سونپا گیا ہے۔کیا یہ فریضہ کوئی ایسی قوم یا جماعت انجام دے سکتی ہے جو نحیف وضعیف ہو،جس کی صحت خراب ہو،جو زمانے کے مصائب برداشت کرنے کی ہمت نہ رکھتی ہو؟اس سوال کا جواب نفی میں ہی دیا جاسکتا ہے پھر اگر ہم واقعی''خیر امت''بننا چاہتے ہیں اور وہ فرائض ادا کرنا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر عائد ہوتے ہیں تو ہمیں مضبوط توانا اور طاقت در بننا چاہیے۔طاقت وتوانائی حاصل کرنے کے لیے ضروری اور بہت ضروری ہے کہ ہماری صحت قابلِ رشک ہو۔

قسط نمبر: ۶۵

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

دوسری طرف شعیب علیہ السلام ایک عرصہ تک اپنی قوم کو سیدھے راستے اور نیکی کی طرف بلاتے رہے اور انہیں شرک اور خرید وفروخت میں ایک دوسرے کو دھوکا دینے سے منع کرتے رہے۔ جب اہل مدین نے آپ کی تبلیغ پر کوئی دھیان نہ دیا تو وہی ہوا جو قانون الٰہی کا ابدی اور سرمدی فیصلہ ہے یعنی حجت وبرہان کی روشنی آنے کے بعد بھی جب انہوں نے باطل پر اصرار کیا، حقیقت اور صداقت کا مذاق اُڑایا اور اللہ واحد کے دین کی تبلیغ میں رکاوٹیں ڈالیں تو پھر اللہ کا عذاب اس مجرم قوم پر نازل ہوا تاکہ آنے والی قومیں ان سے عبرت حاصل کریں۔

نافرمانی اور سرکشی کی پاداش میں قوم شعیب علیہ السلام کو دوطرح کے عذاب نے آن گھیرا۔ ایک انتہائی بھیانک اور ہولناک زلزلے کا عذاب اور دوسرا ان پر آگ کی بارش کا عذاب۔ جب وہ اپنے گھروں میں آرام کررہے تھے تو یک بیک ایک ہولناک زلزلہ آیا۔ ابھی اس کی ہولناکی ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ اوپر سے آگ برسنے لگی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ صبح دیکھنے والوں نے دیکھا کہ اہل مدین کے سرکش اور مغرور اوندھے منہ مردہ پڑے ہوئے تھے۔

اس عذاب کے نزول سے قبل ہی شعیب علیہ السلام، حضر موت کی طرف چلے گئے تھے اور وہیں ان کی موت واقع ہوئی۔ حضر موت میں ایک قبر ہے جو زیارت گاہ خاص وعام ہے۔ وہاں کے باشندوں کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ شعیب علیہ السلام کی قبر ہے۔ حضر موت کے مشہور شہر شیون کے مغربی جانب ایک مقام ہے، اس کو شیام کہتے ہیں۔ اس جگہ سے اگر کوئی مسافر وادی ابن علی کی راہ ہوتا ہوا شمال کی جانب آگے بڑھے تو اس وادی کو عبور کرنے کے بعد وہ جگہ آتی ہے، جہاں یہ قبر موجود ہے۔ یہاں مطلق کوئی آبادی نہیں ہے۔ جو شخص بھی اُدھر کا رخ کرتا ہے، وہ صرف شعیب علیہ السلام کی قبر کی زیارت ہی کے لئے جاتا ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘

دشت سینا میں ایک روز جبرائیل علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی لے کر آئے کہ وہ کوہستان سینا پر جاکر تیس دن کے روزے رکھیں اور اعتکاف میں بیٹھیں۔ اس کے بعد خداوند انہیں بنی اسرائیل کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے احکامات عشرہ عطا فرمائیں گے۔

جبرائیل امین علیہ السلام ایک بہترین گھوڑے پر سوار تھے جس وقت یہ پیغام انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو پہنچایا، اس وقت بنی اسرائیل کے بہت سے لوگوں کے علاوہ سامری بھی وہاں موجود تھا۔ چونکہ جبرائیل علیہ السلام بچپن میں سامری کی پرورش کرتے رہے لہٰذا سامری پہچان گیا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ اسی وقت وہاں عزازیل نمودار ہوا اور تیزی سے سامری کے پاس آیا اور اسے مخاطب کیا۔

”اے سامری، میرے دوست! یہ شخص جو بہترین گھوڑے پر سوار ہے، جانتا ہے، کون ہے۔؟“

سامری مسکرادیا۔ ”اے محترم عزازیل! گھوڑے پر سوار اس شخص کو مجھ سے بڑھ کر بھلا کون جان سکتا ہے، یہ جبرائیل علیہ السلام ہے، جو بچپن میں میری پرورش کرتا رہا ہے۔“

اس پر عزازیل نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ ”اے سامری کیا میں تجھے جبرائیل علیہ السلام سے وابستہ راز کی ایک بات نہ بتاؤں جس کے باعث تو بنی اسرائیل میں ایک بہت بڑا فتنہ کھڑا کرکے اپنے لئے بہت سے فوائد حاصل کرسکتا ہے۔“

اس پر سامری نے از حد دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا۔ ”اے محترم عزازیل! وہ راز کی بات کونسی ہے؟“

عزازیل اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولا۔ ”جبرائیل علیہ السلام جس عمدہ اور بہترین گھوڑے پر سوار ہے، یہ گھوڑا حیات کا فرشتہ ہے۔ شاید تو میری اس بات کو تسلیم نہ کرے لیکن اعتبار کرنے کے لئے میں تجھے ٹھوس

ثبوت فراہم کرتا ہوں وہ یہ کہ دشت سینا میں جدھر جدھر سے یہ گھوڑا گزرے گا اور جہاں جہاں اس کے پاؤں پڑیں گے وہاں زمین میں سے سبزہ اُگ آئے گا اور یہی اس گھوڑے کے فرشتۂ حیات ہونے کا ثبوت ہے پس اے سامری! زمین پر جہاں جہاں اس گھوڑے کا پاؤں پڑے تو وہاں سے مٹی اٹھالے، پھر بنی اسرائیل کے لئے ایک گوسالہ تراش اور جب تو یہ مٹی گوسالے میں ڈالے گا تو اس گوسالے میں زندگی کے آثار پیدا ہو جائیں گے اور وہ کسی زندہ گوسالے کی طرح ڈکرانے لگے گا۔"

سامری پر یہ انکشاف کرنے کے بعد عزازیل وہاں سے چلا گیا۔ سامری ایک طرف ہو کر بڑے غور اور انہماک سے جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ پھر جب جبرائیل امین علیہ السلام اللہ کے احکامات موسیٰ علیہ السلام کو پہنچانے کے بعد وہاں سے جانے لگے تو سامری نے دیکھا کہ واقعی جہاں جہاں ان کے گھوڑے کے پاؤں پڑتے تھے وہاں زمین سبزہ اُگلنے لگتی تھی۔ سو سامری لپک کر آگے بڑھا اور جس جگہ پاؤں پڑے وہاں سے مٹھی بھر مٹی اٹھا کر ایک کپڑے میں باندھ کر محفوظ کر لی۔

❋❋❋❋❋❋❋

خداوند کی طرف سے یہ احکامات آنے کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا۔"میں کوہستان سینا پر ایک ماہ کے روزے رکھوں گا اور اعتکاف میں بیٹھوں گا۔ ایک ماہ کے بعد خداوند کی طرف سے مجھے تمہاری بہتری کے لئے دس احکامات عطا کئے جائیں گے جنہیں لے کر ایک ماہ کے بعد میں تمہارے پاس واپس آؤں گا۔ میرے بعد میرے بھائی ہارون علیہ السلام تمہارے درمیان موجود رہیں گے اور میری غیر موجودگی میں تمہارے احوال کے نگراں رہیں گے۔" اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو بھی ہدایات جاری کیں اور پھر وہ احکام خداوندی کے مطابق جبل سینا کی طرف چلے گئے۔

جب موسیٰ علیہ السلام کا ایک ماہ کا اعتکاف اور روزے ختم ہو گئے تو انہوں نے خداوند سے ہم کلام ہونے کی تیاری شروع کی۔ چونکہ گزشتہ ایک ماہ آپ مسلسل روزے ہی میں بسر کرتے چلے آرہے تھے اس لئے آپ اپنے منہ میں بو سی محسوس کرتے تھے لہٰذا انہوں نے پسند نہ کیا کہ اس حالت میں اپنے رب سے ہم کلام ہوں۔ سو انہوں نے جبل سینا پر اُگی ہوئی ایک خوشبودار گھاس کو چبایا اور اسے کھا بھی لیا تا کہ منہ کی بو ختم ہو جائے۔ جب موسیٰ علیہ السلام ایسا کر چکے تو وحی کے ذریعہ انہیں روک دیا گیا کہ اے موسیٰ تم نے خداوند کے حکم کے خلاف ہم کلامی سے پہلے روزہ کیوں افطار کیا؟

اس جواب دہی پر موسیٰ علیہ السلام کو خوف لاحق ہوا تاہم انہوں نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے اس کی وجہ بیان کی۔ تب انہیں حکم خداوندی ہوا کہ دس دن کے روزے اور رکھو اس کے بعد وہ احکامات عشرہ تمہیں عطا کئے جائیں گے ساتھ ہی خداوند کریم کی طرف سے ان پر یہ بھی واضح کیا گیا کہ یاد رکھو خداوند کو روزے دار کے منہ کی بو بھی مشک وعنبر کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔ یوں موسیٰ علیہ السلام کا وہ اعتکاف تیس دن کی بجائے چالیس دن میں تبدیل کر دیا گیا۔

اعتکاف کی مدت بڑھنے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عزازیل پھر سامری کے پاس پہنچا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا۔"اے سامری! فرشتہ حیات کے پاؤں تلے سے تو نے جو مٹی اٹھائی تھی اسے اب تو بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے کے لئے کام میں لاسکتا ہے۔"

اس پر سامری نے بڑے اشتیاق اور جستجو سے پوچھا۔"اے معزز عزازیل! اس مٹی کو میں کیسے بنی اسرائیل کو بھٹکانے میں استعمال کرسکوں گا؟"

عزازیل نے ناصحانہ انداز میں کہا۔"دیکھ موسیٰ علیہ السلام تیس دن کا وعدہ کر کے گئے تھے لیکن تیس دن گزر جانے کے بعد بھی وہ واپس نہیں آئے اس سے بنی اسرائیل میں ایک اضطراب اور بے چینی سی پھیل گئی ہے۔ سو اے سامری! تو اس اضطراب اور بے چینی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بنی اسرائیل میں موسیٰ علیہ السلام سے بھی بڑا مقام حاصل کرسکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ بنی اسرائیل کے لوگ مصر سے جو سونا اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں اس سے تو ایک بچھڑا بنا اور وہ مٹی جو تو نے فرشتۂ حیات کے پاؤں تلے سے اٹھائی ہے اس بچھڑے کے اندر ڈال دے۔ اس مٹی کی برکت سے وہ بچھڑا آوازیں نکالنے لگے گا۔ ایسا کرنے کے بعد تو بنی اسرائیل سے کہنا کہ موسیٰ علیہ السلام تو بھول ہی گئے تھے تمہارا اصل معبود اللہ نہیں بلکہ یہ بچھڑا ہے۔ چونکہ بنی اسرائیل اپنی آنکھوں سے اس سنہرے بچھڑے کو دیکھیں گے اور اپنے کانوں سے اس کی آوازیں سنیں گے تو اس کو اپنا معبود تسلیم کرلیں گے اور یوں تو نہ صرف بنی اسرائیل کو بھٹکانے میں کامیاب ہو جائے گا بلکہ بنی اسرائیل میں تو ایک اعلیٰ اور برتر مقام بھی حاصل کرلے گا۔"

سامری نے فوراً خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔"محترم عزازیل! میں ایسا ضرور کروں گا۔"

پھر ایک روز سامری نے بنی اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''اے بنی اسرائیل! میں دیکھ رہا ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام کے جبل سینا سے وقت مقررہ پر نہ آنے سے تم لوگوں کے درمیان ایک انقلاب کا اندیشہ ہے پس تم مجھے اپنے وہ زیورات لا دو جو تم نے مصریوں سے مستعار لئے تھے اور پھر وہ واپس نہیں کئے تھے، تو میں تمہارے فائدے کا ایک بہترین کام کروں گا۔''

بنی اسرائیل سامری کے کہنے میں آگئے اور وہ تمام زیورات جو مصر سے اپنے ساتھ لائے تھے سامری کے حوالے کر دیئے۔ اس سونے سے سامری نے ایک گوسالہ تیار کیا اور پھر اس میں وہ خاک ڈال دی جو اس نے فرشتۂ حیات کے قدموں تلے سے اٹھائی تھی۔

یوں اس ترکیب سے اس گوسالہ میں آثار حیات پیدا ہو گئے اور وہ ایک جاندار بچھڑے کی طرح بھائیں بھائیں کی آوازیں نکالنے لگا۔ اسے بولتا دیکھ کر بنی اسرائیل بڑے متاثر ہوئے۔

سامری نے بھی ان کی کیفیت سے بڑا فائدہ اٹھایا اور انہیں مخاطب کر کے کہا۔ اے بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام سے غلطی اور بھول ہوگئی ہے کہ وہ خدا کی تلاش میں جبل سینا کی طرف چلے گئے ہیں بلکہ میں تو دعوے سے کہتا ہوں کہ تمہارا معبود تو اس سنہری گوسالہ کی صورت میں تمہارے سامنے موجود ہے لہٰذا تم اسی کی پرستش اور عبادت کرو۔''

بنی اسرائیل چونکہ مصر میں غلامی کے دور سے بھی سنہری گائے کی پرستش میں دلچسپی رکھتے تھے جس کی بنا پر ان میں مشرکانہ رسومات اور عقائد نے جگہ لے لی تھی۔ گوسالہ پرستی مصر کا قدیم عقیدہ تھا اور اسے ان کے مذہب میں بڑی اہمیت دی جاتی تھی۔ مصر کے ایک بڑے دیوتا مو آس کا منہ بھی گائے کی شکل کا تھا۔ وہ یہ عقیدہ بھی رکھتے تھے کہ زمین گائے کے سر پر قائم ہے۔ سو وہ گائے کو پوجنے کے سلسلے میں بھی رغبت رکھتے تھے۔ چنانچہ جب سامری نے انہیں سنہری بچھڑے کی عبادت کرنے کو کہا تو وہ پرانے تاثرات کی بنا پر گوسالہ پرستی کی طرف مائل ہو گئے اور انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ اور خداوند کریم کو پس پشت ڈال کر سنہری گوسالہ کو اپنا معبود تسلیم کر لیا تھا۔

موسیٰ علیہ السلام کے بعد چونکہ بنی اسرائیل کو راہ راست پر رکھنے کی ذمہ داری ہارونؑ پر تھی۔ لہٰذا جب انہوں نے دیکھا کہ سامری نے ایک ایسا سنہری گوسالہ تیار کیا ہے جس سے اصل بچھڑے کی سی آوازیں سنائی دیتی ہیں تو انہوں نے بنی اسرائیل کو سمجھایا کہ یہ بچھڑا جس کی تم خدا کو چھوڑ کر پوجا پاٹ کرنے لگے ہو۔ سامری کے فریب اور دھوکے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ انہوں نے بنی اسرائیل پر زور دیا کہ وہ بچھڑے کی طرف مائل نہ ہوں اور خدائے واحد کی عبادت پر قائم رہیں لیکن بنی اسرائیل نے ہارونؑ کی اس نصیحت پر کوئی کان نہ دھرا۔ بلکہ بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے ہارونؑ سے صاف صاف کہہ دیا کہ اگر تم نے ہمیں گوسالہ پرستی سے روکا تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔ ہارونؑ نے جب دیکھا کہ خود ان کے روکنے کی وجہ سے بنی اسرائیل دو گروہوں میں بٹ گئے ہیں اور اندیشہ ہے کہ بنی اسرائیل کے اندر خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ اس بنا پر وہ خاموش رہے اور بڑی بے چینی سے موسیٰ علیہ السلام کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔

موسیٰ علیہ السلام کا چالیس روزہ اعتکاف جب پورا ہو چکا تو وہ جبل سینا کی چوٹی پر پہنچے وہاں خداوند کریم ان سے ہمکلام ہوئے۔ انہیں وہاں تختیوں پر لکھے ہوئے وہ احکامات عشرہ عطا کئے گئے۔ جنہیں بنی اسرائیل میں نافذ کیا جاتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام کو یہ بھی بتایا گیا کہ جب کوئی قوم ہدایت پر پہنچے اور اس کی صداقت پر دلائل اور حجت آ جانے کے باوجود بھی سمجھ سے کام نہیں لیتی اور گمراہی اور باپ دادا کی بری رسومات پر قائم رہتی ہے تو پھر ہم بھی ایسی قوم کو اس کی گمراہی میں چھوڑ دیتے ہیں اور ہمارے پیغام میں اس کے لئے کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ اس لئے کہ اس نے قبول حق کے معاملہ میں بغاوت اور سرکشی اختیار کر لی ہوتی ہے۔ جو لوگ ناحق اللہ کی زمین میں سرکشی کرتے ہیں۔ ہم اپنی نشانیوں سے ان کی نگاہیں پھرا دیں گے۔ ایسے لوگ دنیا بھر کی نشانیاں دیکھ لیں۔ تب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے اگر وہ دیکھیں کہ ہدایت کی سیدھی راہ سامنے ہے تو کبھی اس پر نہ چلیں اور اگر دیکھیں کہ گمراہی کی ٹیڑھی راہ سامنے ہے، تو فوراً اس پر چل پڑیں۔ ان کی ایسی حالت اس لئے ہوتی ہے کہ ہماری نشانیاں جھٹلاتے ہیں اور ان کی طرف سے غافل رہتے ہیں اور جن لوگوں نے بھی ہماری نشانیاں جھٹلائیں اور آخرت کے پیش آنے سے بے فکر رہے تو ان کے سارے کام غارت گئے۔ آخرت میں جو کچھ انہیں ملے گا وہ ان کرتوتوں کی سزا میں ملے گا جو وہ دنیا کے اندر کرتے رہے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام کو احکامات عشرہ عطا کرنے کے بعد خداوند نے ان سے پوچھا۔ ''اے موسیٰ علیہ السلام تو نے ہماری طرف آنے میں جلدی کیوں کی اور اپنی قوم کو پیچھے کیوں چھوڑ آئے؟''

اس پر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ ''اے خداوند! میں نے ایسا اس لئے کیا کہ تیرے پاس جلد حاضر ہو کر قوم کیلئے ہدایت حاصل کروں۔''

خداوند نے فرمایا۔ ''اے موسیٰ علیہ السلام جس قوم کی ہدایت کے

لئے تم اس قدر مضطرب اور بے چین ہو وہ گمراہی میں مبتلا ہو چکی ہے تیری غیر موجودگی میں بنی اسرائیل نے اپنے لئے ایک سنہری گوسالہ تیار کرلیا ہے اور اب وہ میری بندگی اور عبادت کی بجائے اس گوسالہ کی پرستش کرتے ہیں۔"

خداوند کا یہ انکشاف سن کر موسیٰ علیہ السلام کو سخت صدمہ اور غم ہوا اور غصہ وندامت میں وہ کوہستان سینا سے اتر کر اس طرف بھاگے جہاں بنی اسرائیل کی خیمہ گاہ تھی۔ غصہ میں بھرے ہوئے جب موسیٰ بنی اسرائیل کے پاس آئے اور انہوں نے دیکھا کہ قوم واقعی ہی گوسالہ پرستی میں مبتلا ہو چکی ہے تو بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"اے میری قوم مجھ سے ایسی کونسی تاخیر ہوگئی ہے جو تم نے یہ آفت برپا کی؟"

موسیٰ علیہ السلام چونکہ انتہائی غصے اور غیظ وغضب کی حالت میں تھے اس لئے جو الواح انہیں خداوند کی طرف سے ملی تھیں وہ بھی ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر گئی تھیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی جواب طلبی پر بنی اسرائیل کے لوگوں نے اپنی حیثیت واضح کرتے ہوئے کہا۔

"اے موسیٰ علیہ السلام گوسالہ پرستی کو اپنانے میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔ مصریوں کے زیورات کا جو بوجھ ہم ساتھ لئے پھر رہے تھے۔ وہ سامری نے ہم سے مانگ کر ہمیں یہ کہا کہ موسیٰ علیہ السلام بھول گیا ہے جو جبل سینا پر اپنے رب کی تلاش میں گیا ہے اور اس نے یہ بھی کہا کہ میں تمہارے لئے مصریوں جیسا ہی ایک معبود تیار کرتا ہوں۔ سو اس نے اس سونے سے ہمارے لئے ایک گوسالہ تیار کر دیا جو جاندار بچھڑے کی طرح بھائیں بھائیں کی آوازیں نکالتا ہے۔ اس کی تکمیل کے بعد سامری نے ہم سے کہا کہ یہی تمہارا معبود ہے۔ اس کام میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔"

موسیٰ علیہ السلام بہت گرم مزاج کے انسان تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی کی گردن پکڑ لی اور جواب طلبی کے لئے اپنا ہاتھ ان کی داڑھی کی جانب بڑھایا۔

ہارون علیہ السلام نے فوراً اپنی صفائی پیش کی۔ "میرے بھائی اس گوسالہ پرستی میں میری مطلق کوئی خطا نہیں۔ میں نے انہیں ہر چند سمجھایا! مگر انہوں نے کسی بھی طرح میری بات نہ مانی اور کہنے لگے کہ جب تک موسیٰ علیہ السلام نہ آئے، ہم تیری بات قطعاً سننے والے نہیں۔ انہوں نے مجھے قتل کرنے کا بھی ارادہ کرلیا تھا جب میں نے یہ حالت دیکھی تو خیال کیا کہ اب اگر ان سے لڑائی کی جائے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم مجھ پر ہی الزام لگاؤ کہ میرے پیچھے قوم میں میرے بھائی نے تفرقہ ڈال دیا۔ اس لئے میں خاموشی کے ساتھ تیرا منتظر رہا۔ تو میرے سر کے بال نہ نوچ اور میری داڑھی پر ہاتھ پھیلا کر میرے معاملے میں دوسروں کو ہنسنے کا موقع فراہم نہ کر۔"

ہارون علیہ السلام کے معقول دلائل سن کر موسیٰ علیہ السلام کا غصہ جاتا رہا۔ وہ سامری کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے مخاطب کر کے فرمایا۔

"تو نے یہ کیا ڈھونگ رچایا ہے۔"

اس پر سامری نے کہا۔ "میں نے تیری ایسی بات دیکھی جو ان اسرائیلیوں میں سے کسی نے بھی نہیں دیکھی تھی۔ میں نے تو یہ دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے تھے تو وہ فرشتۂ حیات پر سوار تھے۔ وہ گھوڑے کی صورت میں تھا اور جس سمت کی طرف گزرتا تھا وہاں ہریالی ہوتی چلی جاتی تھی۔ میں نے آگے بڑھ کر اس کے قدموں کی خاک سے مٹھی بھر لی اور اس خاک کو اس گوسالہ میں ڈال دیا۔ پس اس میں بھی زندگی کے آثار پیدا ہو گئے۔ اس کے بھائیں بھائیں کرنے پر لوگ خود ہی بھاگے بھاگے اس کی طرف اُمڈے اور اسے اپنا معبود جان کر اس کی پرستش شروع کر دی تھی۔"

اس موقعے پر سامری کے لئے موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی جس کے جواب میں سامری کو مخاطب کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ "بنی اسرائیل کے اندر سنہری گوسالہ کی صورت میں تو نے شرک کی ابتدا کی ہے۔ اس لئے تیرے لئے دنیا میں یہ سزا تجویز کی گئی ہے کہ تو پاگلوں کی طرح مارا مارا پھرے گا اور جب کوئی انسان تیرے قریب آئے گا تو دور بھاگتے ہوئے یہ کہنے لگے گا کہ دیکھنا مجھ کو ہاتھ مت لگانا۔ یہ تو تیرا دنیاوی عذاب ہے اور قیامت کے روز تیرے جیسے نافرمانوں اور گمراہوں کے لئے جو عذاب میرے رب کی طرف سے مقرر ہے وہ ہر صورت میں پورا ہونے والا ہے۔" چنانچہ سامری کی یہ کیفیت ہوگئی کہ وہ صحراؤں میں پاگلوں اور دیوانوں کی طرح پھرنے لگا جو شخص اسے سامنے دیکھتا وہ اس سے دور بھاگتا اور یہ شور کرتا کہ مجھے ہاتھ مت لگانا۔ اس نے جو بچھڑا بنایا تھا اسے موسیٰ علیہ السلام نے آگ میں ڈال کر خاک کر دیا پھر اس خاک کو دریا میں پھینک کر نابود کر دیا گیا۔ ان معاملات سے فارغ ہونے کے بعد موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کی طرف متوجہ ہوئے اور التجا کی۔

"اے خداوند بنی اسرائیل کے وہ لوگ جو اس شرک اور بے دینی میں مبتلا ہوئے ہیں ان کی تیرے یہاں کیا سزا ہے۔؟"

خداوند نے موسیٰ علیہ السلام کو بتایا۔ "جن لوگوں نے شرک کیا ہے

انہیں اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑیں گے۔"

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا۔ "تمہاری توبہ کی صرف ایک ہی صورت مقرر کی گئی ہے کہ شرک میں مبتلا مجرم اپنے آپ کو اس طرح ختم کرلیں کہ جو شخص رشتہ میں جس سے زیادہ قریب ہے اپنے عزیز کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے یعنی باپ بیٹے کو بیٹا باپ کو اور بھائی بھائی کو۔"

آخر بنی اسرائیل کو خداوند کے اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اس طرح تین ہزار اسرائیلی جو گوسالہ پرستی میں مبتلا ہوئے تھے اپنے ہی باپ بیٹے اور بھائیوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

جب یہ کام ہو چکا تو موسیٰ علیہ السلام نے خداوند کریم کی طرف سے جو الواح ملی تھیں ان کی طرف اشارہ کرکے بنی اسرائیل سے کہا۔ "اے میری قوم یہ الواح مجھے خداوند کی طرف سے عطا کی گئی ہیں۔ تمہارا فرض ہے کہ ان پر جو احکامات ہیں ان کا تم اتباع کرو۔"

وہ بھی بنی اسرائیل ہی تھے۔ انہوں نے کہا۔ موسیٰ علیہ السلام ہم کیسے یقین کرلیں کہ یہ تختیاں اللہ کی طرف سے دی گئی ہیں صرف تیرے کہنے سے تو ہم نہیں مانیں گے۔ ہم تو جب ایمان لائیں گے جب اللہ کو خود اپنی آنکھوں سے بے حجاب دیکھیں گے اور وہ یہ کہے گا کہ واقعی یہ میری طرف سے ہیں اور تم اس پر ایمان لاؤ۔"

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا کہ یہ بے وقوفی سا سوال نہ کھڑا کرو۔ ان آنکھوں سے اللہ کو کس نے دیکھا ہے جو تم خداوند کو دیکھ سکو گے لیکن بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی کوئی بات نہ مانی اور اپنے اس اصرار پر بدستور قائم رہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ یوں ماننے والے نہیں ہیں تو انہیں مخاطب کرکے فرمایا۔ "یہ کیسے ممکن ہے کہ تم لاکھوں کی تعداد میں میرے ساتھ جبل سینا پر اس کی تصدیق کے لئے جاؤ! مناسب یہ ہے کہ میں تم میں سے چند سردار چن کر اپنے ساتھ لے جاتا ہوں۔ وہ اگر واپس آکر تصدیق کردیں تو پھر تم سب اسے تسلیم کرلینا اور چونکہ تم ابھی گوسالہ پرستی کے ایک بہت بڑے گناہ سے گزر چکے ہو۔ اس لئے اظہار ندامت اور آئندہ نیکی کے عہد کے لئے بھی یہ موقع مناسب ہے۔"

بنی اسرائیل اس کے لئے تیار ہو گئے اور انہوں نے اپنے ستر سردار چنے کہ ان سرداروں کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام جبل سینا کی طرف جائیں، اگر یہ ستر سردار آکر کہہ دیں کہ ہم نے اللہ کو دیکھا ہے اور یہ کہ احکامات جن کا ہمیں اتباع کرنے کو کہا جاتا ہے خداوند کی طرف سے ہیں تو ہم بھی انکو مان لیں گے اور جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ان پر عمل کریں گے۔

آخر کار ان ستر سرداروں کو لے کر موسیٰ علیہ السلام جبل سینا کی طرف روانہ ہوئے اور انہیں ایک طرف کھڑا کرنے کے بعد آگے بڑھ کر خداوند کے حضور ہمکلامی کے لئے التجا کی۔

ان ستر سرداروں نے دیکھا کہ جبل سینا پر سفید رنگ کے بادل کی طرح نور نمودار ہوا جس نے موسیٰ علیہ السلام کو گھیر لیا جب یہ بادل نما نور موسیٰ علیہ السلام پر پوری طرح چھا گیا تو موسیٰ علیہ السلام نے خداوند سے گزارش کی۔ "اے میرے اللہ تو بنی اسرائیل کے حالات کا دانا اور بینا ہے ان کی ضد پر ان کے ستر منتخب سرداروں کو اپنے ساتھ لایا ہوں۔ میرے اللہ کیا ہی اچھا ہو کہ وہ بھی اس حجاب نور سے میری اور آپ کی ہمکلامی کو سنیں تاکہ قوم کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرنے کے قابل ہو جائیں۔"

موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کے سرداروں کو بھی حجاب نور میں لے لیا گیا۔ انہوں نے خود اپنے کانوں سے موسیٰ علیہ السلام اور اپنے خداوند کی ہمکلامی کو سنا لیکن جب وہ پردۂ نور ہٹ گیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ان سرداروں کو دیکھا تو بنی اسرائیل کے سردار آپس میں مشورہ کرتے ہوئے اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہے اور اصرار کرتے رہے کہ جب تک ہم اپنے رب کو بے حجاب نہ دیکھ لیں اس وقت تک ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

بنی اسرائیل کے ان سرداروں کی اس احمقانہ ضد اور ہٹ دھرمی پر ان کے خلاف قہر خداوندی حرکت میں آیا۔ جبل سینا پر ہیبت ناک چمک، کڑک اور زلزلے نے انہیں آلیا اور ستر سردار جل کر خاک ہو گئے تھے۔

موسیٰ علیہ السلام نے جب ان کی یہ حالت دیکھی تو آپ سجدے میں گرے اور گڑگڑاتے ہوئے نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعا مانگی۔ "اے خداوند! اگر یہ بے وقوف بے وقوفی کر بیٹھے ہیں تو کیا آپ ہم سب کو ہلاک کردیں گے۔ اے خداوند اپنی رحمت سے تو انہیں معاف فرما تاکہ یہ واپس جا کر میرے حق میں گواہی دینے والے بنیں اور بنی اسرائیل میں، میں تیرے احکامات کے فروغ کے لئے کام کرسکوں۔"

موسیٰ علیہ السلام کی یہ عاجزی قبول ہوئی اور اللہ نے جل کر ختم ہونے والے ان ستر سرداروں کو دوبارہ حیات تازہ بخشی۔

جب یہ سردار موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل میں واپس آئے تو انہوں نے قوم سے اپنے ختم ہو جانے اور پھر حکم الٰہی سے دوبارہ زندہ کئے جانے کے سارے واقعات سنا ڈالے اور انہیں یقین دلایا کہ موسیٰ

علیہ السلام جو کچھ کہتے ہیں حق ہے۔ موسیٰ علیہ السلام بلاشبہ خداوند کے فرستادہ ہیں۔

سرداروں کی گواہی کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ سارے لوگ اللہ کا شکر بجالاتے اور اپنے اوپر اس کے فضل وکرم کے پیش نظر فرمانبرداری اور قبولیت کے ساتھ اس کے سامنے سر تسلیم خم کردیتے۔ مگر انہوں نے اپنی ہٹ دھرمی اور ضد باقی رکھی اور اپنے نمائندوں کی تصدیق کے باوجود انہوں نے خداوند کے احکامات کو قبول کرنے میں معاندانہ پس وپیش شروع کردی۔

جب بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہ رویہ اختیار کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور یہ گزارش کی۔ ''اے میرے اللہ میں نے تو ہر طرح سے اس ضدی اور ہٹ دھرم قوم کو اطمینان دلانے کی کوشش کی۔ یہ لوگ حقیقت کو اپنے سامنے دیکھ کر گواہی دینے والوں پر بھی اعتبار نہیں کرتے۔ مولا کریم انہیں سیدھی راہ دکھا۔'' خداوند کی طرف سے حکم ہوا۔ ''اے موسیٰ علیہ السلام ان نافرمانوں کے لئے تجھے ایک حجت اور معجزہ عطا کرتا ہوں جس میں جبل سینا پر تو مجھ سے ہم کلام ہوتا رہتا ہے۔ میں اس پہاڑ کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور سائبان کی طرح بنی اسرائیل کے سروں پر چھاجائے اور زبان حال سے یہ اعلان کرے کہ موسیٰ علیہ السلام خدا کا سچا پیغمبر ہے اور یہ کہ تورات بلاشبہ اللہ کی سچی کتاب ہے۔

جونہی خداوند کا یہ تکوینی فیصلہ ہوا جبل سینا بنی اسرائیل کے سروں کے اوپر سائبان کی طرح چھا گیا۔ بنی اسرائیل نے جبل سینا سے سنا کہ انہیں پکار کر کہا جارہا ہے۔

''اے بنی اسرائیل اگر تم میں عقل وشعور باقی ہے اور اگر تم حق وباطل کی تمیز رکھتے ہو تو غور سے سنو کہ میں اپنے خداوند کا نشان بن کر تمہیں یقین دلاتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام نے بارہا مجھ پر کھڑے ہوکر خداوند کے ساتھ ہم کلامی کا شرف حاصل کیا اور تورات کی صورت میں جو تمہارے لئے رشد وہدایت کا قانون نازل کیا گیا ہے وہ بھی موسیٰ علیہ السلام کو میری ہی پیٹھ پر عطا ہوا ہے۔ غفلت میں پڑنے والو! میری یہ کیفیت اور ہیبت جو تمہارے لئے پریشان اور حیران کن بن رہی ہے یہ اس امر کی شہادت ہے کہ جب انسان کے سینے میں دل کی نرمی سختی میں بدل جاتی ہے تو پھر وہ دل پتھر کا ٹکڑا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت بن جاتا ہے اور رشد وہدایت اس میں کسی جانب سے بھی سرایت نہیں کرپاتی۔ اے بنی اسرائیل! میری طرف عبرت کی نگاہ سے دیکھو! میں پتھروں پر مشتمل ایک کوہستان ہوں لیکن اپنے رب کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کئے کس طرح عبودیت کا مظاہرہ کررہا ہوں لیکن تم ہو کہ اپنی انانیت اور خودی کے گھمنڈ میں کسی حالت میں بھی ''نہیں'' کو ''ہاں'' میں تبدیل کرنے کے لئے تیار نہیں ہو!''

بنی اسرائیل نے جب جبل سینا کو اپنے اوپر معلق دیکھا اور اس کی آواز کو سنا تو ان پر خوف ودہشت چھاگئی جس کے نتیجے میں بنی اسرائیل تورات کے احکامات کی جانب متوجہ ہوئے اور موسیٰ علیہ السلام سے تورات کے احکامات کی تعمیل کا اقرار کیا! تب خداوند کی طرف سے وحی نازل ہوئی جس میں بنی اسرائیل کو مخاطب کرکے کہا گیا۔

''اے بنی اسرائیل ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو احکامات موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ تم لوگوں کو دیئے گئے ہیں ان کی تعمیل کرو تاکہ تم پرہیزگار اور متقی بن سکو۔'' یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بنی اسرائیل تورات کو تسلیم کرنے پر رضامند ہوگئے تھے۔

❖❖❖❖❖❖❖

یوناف اور یوام حمص سے نکل کر انطاکیہ سے ہوتے ہوئے جبل طاروس سے گزر کر ایک روز ٹرائے شہر کے پاس نمودار ہوئے جو بحیرۂ روم کے کنارے ایک بڑا شہر تھا۔ اس کے اطراف میں اس قدر مضبوط اور چوڑی فصیلیں تھیں کہ ان پر گھوڑے تک دوڑائے جاسکتے تھے۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ سمندر کے کنارے ایک کوہستانی سلسلے کے بڑے بڑے پتھروں کے اوپر ایک عظیم عمارت بنی ہوئی تھی۔

یوناف نے یوام کو مخاطب کیا۔

''یہ کوئی قدیم پراسرار اور عظیم عمارت لگتی ہے! آؤ پہلے اس عمارت کی طرف جاتے ہیں اور اس کے متعلق جاننے کی کوشش کرتے ہیں اس کے بعد شہر کا رخ کریں گے۔''

یوام نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور پھر دونوں میاں بیوی اپنے گھوڑوں کو ایڑ لگا کر عمارت کی طرف بڑھنے لگے جب وہ دونوں کوہستانی سلسلے کے مغربی جانب گئے تو انہوں نے دیکھا کہ سمندر کے کنارے سے خوب چوڑی اور خوبصورت سیڑھیاں پہاڑ کے اوپر عمارت کی طرف جاتی تھیں جو کوہستانی سلسلے کو تراش کر بنائی گئی تھیں۔ سیڑھیوں کے پاس جاکر یوناف اور یوام اپنے گھوڑوں سے اتر گئے۔

ابھی وہ کوئی فیصلہ بھی نہ کرپائے تھے کہ سیڑھیوں سے ایک ڈھلتی عمر

کا آدمی انہیں نیچے اترتا دکھائی دیا۔ قریب آ کر اس نے پوچھا۔ ''تم دونوں مجھے اجنبی لگتے ہو کیا ابھی یہاں آئے ہو؟''

یوناف نے کہا۔ ''میرا نام یوناف ہے اور میرے ساتھ میری بیوی یوام ہے۔ ہم دونوں بحر مردار کے ایک جزیرہ اللسان سے اس طرف آئے ہیں۔ اب ہم ٹرائے شہر سے کسی جہاز میں بیٹھ کر مصر کی طرف روانہ ہو جائیں گے کیونکہ ہمارا آبائی گھر مصر میں ہی ہے۔ اس راستے مصر جانے کا مقصد سیاحت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔''

عمارت سے آنے والے شخص نے اسے بتایا۔ ''یہ کوہستانی سلسلہ جس کے پاس تم دونوں اس وقت کھڑے ہو جبل ایدا ہے۔ یہ عمارت زیوس دیوتا کا معبد ہے اگر تم واقعی معبد کو دیکھنا چاہتے ہو تو میرے ساتھ اوپر چلو۔''

پجاری نے آگے بڑھ کر دونوں کے گھوڑوں کو پتھروں کے ساتھ باندھ دیا اور کہا۔ ''آپ دونوں کے گھوڑے یہیں رہیں گے۔''

کوہستان ایدا پر چڑھنے سے قبل یوناف کی نگاہ سیڑھیوں کے دائیں جانب اٹھ گئی۔ وہاں کا منظر دیکھ کر اس کے چہرے پر تشویش ابھر آئی وہاں سیاہ رنگ کی ہولناک چٹانیں تھیں۔ جن میں لوہے کے حلقے نظر آرہے تھے ان کے ساتھ آہنی زنجیریں لٹک رہی تھیں۔ ان کا ایک ایک سرا تو ان حلقوں کے اندر تھا جب کہ دوسرے سرے نیچے زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ سیاہ چٹانوں کے سامنے ریتلی زمین پر انسانی کھوپڑیاں ڈھانچے اور مختلف انسانی اعضاء ادھر اُدھر بکھرے پڑے تھے۔

یوناف نے مڑ کر یوام کی طرف دیکھا اور کسی قدر فکر مند ہو گیا کیونکہ یوام بھی اس کی نگاہوں کے تعاقب میں اُدھر ہی دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر بے شمار تفکرات اور ان گنت خدشات رقص کر رہے تھے۔

یوناف نے فوراً پجاری کو مخاطب کر کے پوچھا۔ ''چٹانوں کے نیچے جو انسانی اعضاء بکھرے پڑے ہوئے ہیں ان کا کیا راز ہے؟''

پجاری نے شاید یوناف اور یوام کے چہروں پر پھیلی پریشانی اور تجسس کو بھانپ لیا تھا اس نے ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں کہا۔ ''یہ زیوس دیوتا کے اس معبد کی قربان گاہ ہے جہاں ہر سال کوئی انتہائی خوبصورت لڑکی قربان کی جاتی ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو زیوس دیوتا کی طرف سے ٹرائے شہر اور گردونواح میں طرح طرح کے عذابات شروع ہو جاتے ہیں۔''

یوناف نے پوچھا۔ ''کیا تم اس کی کچھ تفصیل بتاؤ گے؟''

پجاری نے کہا۔ ''ہر سال ان علاقوں سے ایک حسین لڑکی چنی جاتی ہے جسے ان سیاہ چٹانوں کے پاس زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ زیوس دیوتا سمندر سے ایک عفریت کی صورت نمودار ہوتا ہے اور زنجیروں میں جکڑی ہوئی لڑکی کا کام تمام کر دیتا ہے۔ یوں یہ قربانی انجام کو پہنچتی ہے اور ٹرائے شہر اور اس کے گردونواح میں بسنے والے لوگ عذاب و آفات سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔''

پجاری سے یہ حالات سننے کے بعد یوناف اور یوام کے اندیشے جاتے رہے۔ دونوں میاں بیوی پجاری کے ساتھ ہو لئے تھے۔ اس نے پہلے ان دونوں کو عمارت کا سارا احاطہ دکھایا اور پھر انہیں عمارت کے اندرونی حصے میں لے گیا جہاں معبد میں کام کرنے والے پجاریوں اور ان لڑکیوں کی رہائش گاہیں تھیں جو زیوس دیوتا کے معبد کے لئے وقف کر دی جاتی تھیں اور دیوداسیاں کہلاتی تھیں، ان لڑکیوں کے ذمے عمارت اور زیوس دیوتا کے بت کی دیکھ بھال کے علاوہ معبد کے پجاریوں کی خدمت کرنا بھی تھا۔ معبد کے یہ حصے دکھانے کے بعد پجاری یوناف اور یوام کو اس خاص کمرے میں لایا جہاں زیوس دیوتا کا بت رکھا ہوا تھا۔ وہ ایک بہت بڑا اور اونچا بت تھا جو بیٹھنے کی حالت میں بنایا گیا تھا۔ یہ اس قدر بڑا تھا کہ بیٹھے ہونے کے باوجود اس کے پاؤں عمارت کے فرش پر تھے اور سر سنگی عمارت کی چھت سے ٹکرا رہا تھا۔

یوناف اور یوام دونوں اس بت کو غور سے دیکھنے لگے جس کو بہت سی دیوداسیاں گھیرے ہوئے تھیں۔ ان میں سے کچھ دیوداسیاں تو پوجا پاٹ اور مذہبی رسومات ادا کر رہی تھیں۔ کچھ دوسری دیوداسیاں زیوس دیوتا کے بت کی جھاڑ پھونک کرنے میں مصروف تھیں۔ بت کے بائیں طرف لمبے لمبے بانسوں سے بنی ہوئی ایک سیڑھی رکھی ہوئی تھی جو شاید زیوس دیوتا کے بت کی صفائی کے لئے تھی۔

اس وقت ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور شہد گھولتی آواز میں بولی۔

''میں چاہتی ہوں کہ تھوڑی دیر کے لئے تم سے علیحدہ ہو کر اس معبد کے متعلق تفصیلات اور حقیقت حال معلوم کروں۔''

یوناف نے اجازت دیدی اور ابلیکا یوناف کی گردن سے علیحدہ ہو گئی۔

پجاری نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''کیا تم معبد کے بڑے پجاری طوفار سے ملنا پسند کرو گے جو بہت بڑا ساحر اور بے شمار سری اور مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہے۔''

یوناف نے کہا۔"میں پجاری سے ضرور ملوں گا لیکن اس سے قبل کیا تم مجھے ٹرائے کے متعلق ضروری اطلاعات فراہم نہ کرو گے۔"؟

پجاری نے خوش دلی سے کہا۔"کیوں نہیں میں ابھی تمہیں ضروری اطلاعات فراہم کرتا ہوں۔" تھوڑی دیر رک کر وہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔"ٹرائے کے مغرب میں بحیرۂ روم اور اس کے مشرق میں سکمندر نام کا دریا ہے۔ یہاں جو لوگ بستے ہیں انہیں ٹروجن کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ آج سے برسوں پہلے دردانوس نام کا ایک رئیس بلبن شہر سے نکل کر گھومتا پھرتا ان علاقوں کی طرف آیا اور یہاں سے جنوب میں ایک چھوٹے سے شہر مائسیا میں آ کر آباد ہو گیا۔ یہاں اس رئیس نے اپنی بہادری شجاعت اور شرافت کی بنا پر مائسیا کے بادشاہ طوسر کی بیٹی سے شادی کر لی جو گذر یا بادشاہ کے نام سے مشہور تھا۔ آلوس اسی دردانوس کے پوتے کا ایک بیٹا تھا۔ جس نے دریائے سکمندر کے کنارے بلندیوں پر یہ شہر اور زیوس دیوتا کا معبد تعمیر کیا تھا۔ یہ بت بھی اسی اکوس بادشاہ کے وقت میں بنایا گیا تھا۔ ٹروجن قوم زیوس کے علاوہ اور بہت سے چھوٹے چھوٹے دیوتاؤں کی پرستش کرتی ہے لیکن زیوس کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔ کیوں کہ ہمارے ہاں زیوس کو دیوتاؤں کا دیوتا اور خداؤں کا خدا تسلیم کیا جاتا ہے۔"

پجاری ذرا رکا پھر یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔ "کیا تم یہ پسند کرو گے کہ تمہاری بیوی یہیں زیوس دیوتا کے پاس ان دیوداسیوں کے ساتھ رہے اور تم میرے ساتھ اکیلے بڑے پجاری کے پاس چلو۔ اس لئے کہ طوفار عورتوں کا اپنے کمرے میں آنا پسند نہیں کرتا۔"

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔"میری بیوی یہیں رک کر میرا انتظار کرے گی۔"

اس کے ساتھ ہی پجاری زیوس دیوتا کے بت کی صفائی میں مصروف دیوداسیوں کی طرف گیا اور بڑی رازداری کے ساتھ ان سے گفتگو کرنے لگا۔

یوناف نے اپنے پہلو میں کھڑی یوام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا"تم یہیں رک کر میرا انتظار کرو۔ وہ پجاری یہاں کام کرنے والی دیوداسیوں کو تلقین کرنے گیا ہے کہ میرے بعد وہ تمہارا خیال رکھیں۔ میں جلد ہی لوٹ آؤں گا۔ تم فکرمند نہ ہونا۔" یوناف کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ کیونکہ وہ پجاری دیوداسیوں کو کچھ سمجھانے کے بعد واپس آ گیا تھا۔ اس کے ساتھ کچھ دیوداسیاں بھی تھیں۔ جنہوں نے بڑی خوش طبعی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یوام کو اپنے حلقے میں لے لیا۔

جہالت و گمراہی کے گھپ اندھیروں میں ایک چراغ کی طرح جل رہا ہے۔اس چراغ کی روشنی گھر گھر پہنچانے میں ہمارا تعاون کیجئے۔

تعاون کی صورتیں

- ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خریدار بنئے۔
- ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خریدار بنایئے۔
- مکتبہ روحانی دنیا، دیوبند کی کتابیں خریدئے
- مکتبہ روحانی دنیا کی کتابیں خرید کر لائبریریوں کو دیجئے یا اپنے حلقۂ احباب میں تقسیم کیجئے
- ماہنامہ طلسماتی دنیا کی لائف ممبری قبول کیجئے۔
- ماہنامہ طلسماتی دنیا کے لئے اشتہارات فراہم کیجئے۔

المعلن

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند یوپی

طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

دارالعلوم نے پورے کرۂ ارض کو سیراب کیا ہے

ایشیا کی قدیم درسگاہ میں مولانا فضل الرحمٰن کا خطاب

دیوبند ۲۱ مئی (اشرف عثمانی) (ایس این بی) پاکستان حزب اختلاف کے لیڈر اور جمعیۃ علماء اسلام کے صدر مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ پاکستان میں ہماری حکومت آتی ہے تو ہماری خارجہ پالیسی امن وسلامتی اور دوستانہ رویوں پر مبنی ہوگی۔ مولانا فضل الرحمٰن دارالعلوم وقف دیوبند میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرر ہے تھے۔ مولانا نے کہا کہ ہندوپاک کے مابین تعلقات بہتر ہور ہے ہیں لیکن ''پیس پروسیس'' میں اور زیادہ گرمی اور تیزی آنی چاہئے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ ہم امریکہ کے بھی دشمن نہیں ہیں، ہمارا مقصد امن عالم کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے اشارتاً کہا کہ امریکہ کو اپنی اسلام مخالف پالیسی کو بدل دینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ پاکستان میں مدارس اسلامیہ پر کسی قسم کی پابندی ہے، پاکستان حکومت یہ واضح کر چکی ہے کہ وہاں مدارس میں کسی قسم کی دہشت گردی نہیں ہے۔ قبل ازیں دارالعلوم دیوبند کی مسجد رشید میں منعقدہ استقبالیہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند نے ہمیں امن وسلامتی، محبت واخوت اور انسانی دوستی کا درس دیا ہے، ہم اسی مشن سے وابستہ ہیں۔ مولانا نے کہا کہ دارالعلوم نے پورے کرۂ ارض کو سیراب کیا ہے اور انسانیت کو اس فریضہ سے آگاہ کیا ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں پاکستان کا نورکنی وفد آج کل دیوبند آیا ہوا ہے۔ پاکستان کے رکن پارلیمانی ڈاکٹر خالد محمود نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی استعمار مسلمانوں کو ختم کردینا چاہتا ہے لیکن یہ ظلمت اب جلد ہی ختم ہوجائے گی اور صبح کا سورج جلد نمودار ہوگا۔ قابل ذکر ہے کہ دارالعلوم وقف دیوبند میں منعقدہ پروگرام میں دونوں اداروں کے ذمہ داران اور طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

غزہ پٹی میں تشدد کا معاملہ

حماس سے بات چیت ایک ہفتہ میں : عباس

شرم الشیخ ۲۱ مئی (اے پی) فلسطینی صدر محمود عباس نے کہا ہے کہ وہ غزہ پٹی میں تشدد پر روک لگانے کے لئے ایک ہفتہ کے اندر حماس کے رہنماؤں سے بات چیت شروع کریں گے۔

مصر کے بحر احمر کی ساحل پر آباد اس آرام گاہ میں عالمی اقتصادی فورم کے موقع پر ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے عباس نے کہا کہ ''یہ بحران ہے۔ ہمیں اس کا حل تلاش کرنا ہے...... آئندہ چار یا پانچ دنوں میں بات چیت شروع کی جائے گی۔''، فلسطینی صدر نے کہا کہ ان کے عوام کے پاس اسرائیل سے امن چاہنے کے علاوہ آگے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ محمود عباس نے کہا کہ ''میرے پاس امن کی راہ کے علاوہ کوئی اور متبادل نہیں ہے...... امن کے لئے ہمارے ہاتھ بڑھے رہیں گے۔ امن ہمارا واحد متبادل ہے۔ ☆

TILISMATI DUNIYA

(URDU MONTHLY)

ABULMALI, DEOBAND-247554 (U.P.)

R.N.I.66796/92, RNP/SHN/139/2006-08

ماہنامہ طلسماتی دُنیا دیوبند

ماہنامہ طلسماتی دُنیا کے خصوصی نمبرات

ہمزاد نمبر

Rs.50/=

امراضِ جسمانی نمبر

Rs.50/=

استخارہ نمبر
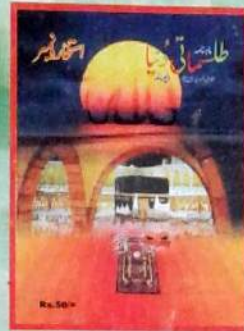
Rs.50/=

رُوحانی ڈاک نمبر

Rs.40/=

رُوحانی مسائل نمبر

Rs.50/=

جنات نمبر

Rs.40/=

حاضرات نمبر

Rs.50/=

شیطان نمبر

Rs.40/=

جادو ٹونا نمبر

Rs.60/=

موکلات نمبر

Rs.50/=

خاص نمبر
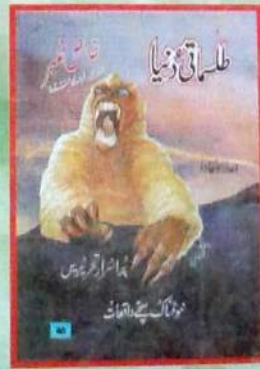
Rs.50/=

عملیاتِ محبت نمبر

Rs.80/=